COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK
۱۳۷
بوتل میں بند ناگ
اے حمید
PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

بوتل میں بند ناگ

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قیمت: ۵۰/۷ روپے

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

ناشر: مکتبہ اقراء، ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ
طابع: تاج دین پرنٹرز، آبکاری روڈ لاہور

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

پیارے ساتھیو!

عنبر ناگ ماریا کیٹی اور تھیوسانگ کی حیرت انگیز اور دلچسپ داستان جاری ہے۔ ان کا ایڈونچر سے بھرپور سفر بھی جاری ہے۔ بعض دوستوں نے ہمیں لکھا ہے کہ عنبر ناگ ماریا کو خلائی سیاروں میں لے جائیں؛ کچھ دوست کہتے ہیں کہ عنبر ناگ ماریا کو آج کے کمپیوٹر کے دور میں لائیے۔ اکثر دوست یہی اصرار کرتے ہیں کہ عنبر ناگ ماریا پرانے تاریخی زمانے میں سفر کرتے اچھے لگتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی رائے ہمیں ضرور لکھئے گا۔ تاکہ ہم عنبر ناگ ماریا تک آپ کی فرمائش پہنچا سکیں اور پھر دیکھیں گے کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ اور کس طرف سفر کرتے ہیں۔

آپ کا انکل
اے حمید
۴۵۴-این راہ چمن سمن آباد لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ترتیب

کالا چہرہ، گورا بدن
کیٹی غائب ہو گئی
موم بتی کا طلسمی دھواں
بوتل میں بند ناگ
جنازے میں زندہ آدمی

کالا چہرہ، گورا بدن

جادوگر گمباش نے کہا۔

"اِسے ایسی شے کھلاؤں گا کہ وہیں بے ہوش ہو جائے گی اب باہر آ جاؤ۔ کہیں کیٹی کو شک نہ پڑ جائے۔"

عمارہ کنیز جلدی سے باہر کیٹی کے پاس چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد جادوگر گمباش بھی باہر آ کر کیٹی کے سامنے بیٹھ گیا اور اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگا۔ کیٹی کو جادوگر گمباش ایک عام سا آدمی لگا۔ اُس نے اسے کوئی اہمیت نہ دی اور ناگ عنبر کے بارے میں سوچتی رہی۔ پھر اُٹھتے ہوئے عمارہ سے کہا۔

"اچھا اب میں اپنے بھائی کی تلاش میں جاتی ہوں"

گمباش کو موقع ہاتھ آگیا۔ جلدی سے پوچھا۔

"کیا تمہارا بھائی گم ہو گیا ہے بیٹی؟"

کیٹی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"گم تو نہیں ہوا بس راستہ بھول گیا ہے۔ مل جائے گا"

گمباشس جھٹ بولا۔

"تم بیٹھو میں ابھی زائچہ بنا کر بتا دیتا ہوں کہ تمہارا بھائی کہاں ہے"

کیٹی بڑی خوش ہوئی۔ بولی۔

"کیا آپ زائچہ بنا لیتے ہیں؟"

"کیوں نہیں" عمارہ نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا "میرا بھائی تو ستاروں کا علم بھی جانتا ہے"

کیٹی نے سوچا شاید یہ زائچہ بنا کر ناگ عنبر ماریا کا کچھ پتہ بتا دے۔ اس نے گمباشس سے کہا کہ زائچہ بنا کر بتاؤ کہ میرا بھائی کہاں ہے۔ گمباشس نے اسی وقت زمین پر چند آڑی ترچھی لکیریں کھینچیں اور غور کرنے والا چہرہ بنا لیا۔ پھر اس نے کیٹی سے کہا۔

"مجھے کوٹھڑی کے اندھیرے میں جا کر کچھ منتر پڑھنے پڑھیں گے تب زائچہ بولے گا۔ زائچہ ابھی تک نہیں بول رہا۔ میں ابھی منتر پڑھ کر آتا ہوں"

یہ کہا اور جادوگر گمباشس اٹھ کر کوٹھڑی میں چلا گیا۔ اندر جاتے ہی اس نے اپنے سر کے چند بال کاٹ کر انہیں جلایا۔ ان کی راکھ ہتھیلی پر رکھ کر جادو کے چار پانچ منتر پڑھ کر ان پر آہستہ سے پھونک ماری۔ راکھ مٹھی میں بند کی اور ایک منٹ کے بعد باہر نکل آیا۔ کیٹی اس

کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی۔ گمباشس بولا۔

"اب زائچہ اپنے آپ تمہارے بھائی کا پتہ بتا دے گا"

پھر وہ کیٹی کے بالکل قریب ہو کر بیٹھ گیا اور بولا۔

"بیٹی! اس جگہ زمین پر جو خانہ بنا ہوا ہے اس پر آنکھیں بند کر کے انگلی رکھ دو"

کیٹی کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور زمین پر ایک جگہ انگلی لگا دی۔ جادوگر گمباشس بولا۔

"جب تک میں نہ کہوں آنکھیں مت کھولنا"

اور پھر وہ اونچی آواز میں کچھ منتر پڑھنے لگا۔ ساتھ ہی اس نے اپنی مٹھی میں پکڑی ہوئی راکھ کو سامنے پڑے مٹی کے پیالے میں ڈال دیا اور کہا۔

"اب آنکھیں کھول دو"

کیٹی نے آنکھیں کھول دیں۔ جادوگر گمباشس نے فوراً پیالے میں دو گھونٹ پانی ڈالا اور کیٹی کی طرف پیالہ بڑھا کر کہا۔

"اس پانی کو میں نے دم کر دیا ہے۔ اسے پی جاؤ۔ پینے کے بعد تمہاری آنکھوں میں تمہارے بھائی ناگ کی تصویر آ جائے گی اور وہ تمہیں خود بتا دے گا کہ میں کس شہر میں کہاں پر ہوں"

کیٹی کو ذرا بھی شک نہ ہوا۔ وہ انہیں اپنا ہی سمجھ رہی تھی۔ یہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کی سب سے بڑی غلطی تھی۔ کیونکہ ہمیں کبھی اتنی جلدی کسی اجنبی پر اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔ کیٹی پیالے کا پانی پی گئی۔ پانی پیتے ہی اسے ایسا چکر آیا کہ سب سے پہلے اس کی آنکھوں میں اندھیرا چھایا اور پھر اس کے بدن نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور وہ بے ہوش ہو کر وہیں ڈھیر ہو گئی۔

عمارہ حیران ہو گئی کہ گمباشس نے اسے اتنی جلدی کیسے بے ہوش کر لیا۔ جادوگر گمباشس جلدی سے اُٹھا اور بولا۔

"عمارہ اس کو بوری میں ڈال کر ہمیں اپنی جھونپڑی میں لے جانا ہو گا۔ کہیں سے کوئی بوری نکالو"

عمارہ کوٹھڑی میں سے ایک خالی بوری لے آئی۔ انہوں نے مل کر بے ہوش کیٹی کو بوری میں بند کر دیا۔ گمباشن نے اسے اُٹھا کر عمارہ کے مکان کے صحن میں ایک طرف کھڑے گدھے کے اوپر لادا اور اسے ہنکاتا ہوا جنگل میں اپنی جھونپڑی کی طرف چل پڑا۔

جھونپڑی میں پہنچ کر اس نے بوری اتاری۔ بے ہوش کیٹی کو جھونپڑی کے فرش پر لٹایا۔ اس کے سرہانے کی طرف ایک دیا جلایا۔ اور اس کے پاؤں کی طرف بیٹھ کر طلسمی منتروں کا جاپ شروع کر دیا۔ آدھ گھنٹے تک وہ تیز تیز منتر پڑھتا رہا۔ جب منتروں کا عمل پورا ہو گیا تو اس نے ایک تھالی میں تھوڑی سی ہرمل ڈالی۔ اسے آگ دکھائی ہرمل کو آگ دکھائی جائے تو اس میں سے دھواں نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ گمباش

نے ایک منٹ تک کیٹی کی ناک کے قریب لا کر ہرمل کی دھونی دی۔ ہرمل کا دھواں کیٹی کے سانس کے ساتھ اس کے جسم میں داخل ہوتا رہا۔ دھونی دینے سے کیٹی کے سانس کے ساتھ اس کے جسم میں داخل ہوتا رہا۔ دھونی دینے سے کیٹی کے اندر یہ تبدیلی آئی کہ اس کی پرانی یادداشت گم ہو گئی۔ اس کے بعد گمباشس جادوگر نے دوبارہ منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ اب اس نے کیٹی کے ناک کے قریب لے جا کر تین بار زور سے پھونک ماری۔ اس پھونک سے یہ اثر ہوا کہ کیٹی کے خالی ذہن میں گمباشن کے خیالات داخل ہو گئے۔ اس کے بعد گمباشن نے لکڑی کے پرانے صندوق میں سے ایک پرانی کھوپڑی نکالی۔ یہ کھوپڑی افریقہ کی ایک سیاہ فام حبشی عورت کی تھی جس سے جادوگر گمباشس نے شادی کی تھی۔ شادی کے بعد جب مر گئی تو گمباشس نے اس کا سر کاٹ کر اس کی کھوپڑی نکال کر اپنے پاس رکھ لی تھی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کبھی نہ کبھی وہ اس کھوپڑی پر جادو کر کے اس سے بہت کام لے سکتا ہے۔ چنانچہ اب وہ وقت آ گیا تھا۔

جادوگر گمباشس نے اپنی مردہ بیوی کی کھوپڑی کو بے ہوش کیٹی کے سر کے اوپر ٹکا دیا۔ اب اس نے دوبارہ منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ گمباشس جادوگر کے پاس چلہ کاٹنے کے بعد صرف یہی ایک جادو تھا۔ جس کو وہ بڑی محنت سے کیٹی پر آزمانا چاہتا تھا اور آزما رہا تھا۔ اسے پورا یقین تھا کہ اس کا جادو ضائع نہیں جائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گا۔ جب اِسے منتر پڑھتے پڑھتے مزید ایک گھنٹہ گزر گیا تو اس نے آنکھیں کھول کر کیٹی کے ماتھے کے اوپر رکھی ہوئی اپنی سیاہ فام حبشی بیوی کی کھوپڑی پر آہستہ سے پھونک ماری۔

پھونک کے لگتے ہی حبشی بیوی کی کھوپڑی نے ہلنا شروع کر دیا۔ گمباشس کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ وہ کامیاب ہو گیا تھا۔ اب وہ دنیا کے سامنے ایک ایسا عجوبہ پیش کرنے والا تھا جس کا کبھی کسی کو یقین نہیں آ سکتا تھا۔ وہ اپنی بیوی کی کھوپڑی کو غور سے تکنے لگا۔ کھوپڑی کچھ دیر تک ہلتی رہی۔ پھر اس نے آہستہ آہستہ کیٹی کے سر کو اس طرح ڈھانپنا شروع کر دیا۔ جیسے کوئی سر پہ ٹوپی پہن کر اسے نیچے کھینچ لیتا ہے۔ پھر کھوپڑی نے کیٹی کے چہرے کو پورے کا پورا ڈھانپ لیا۔ اب کیٹی کا گورا گورا نیلی آنکھوں والا چہرہ گمباشس کی حبشی بیوی کی کھوپڑی میں چھپ گیا تھا۔ پھر اس کھوپڑی پر کھال اور سر پر بال اُگنا شروع ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد کیٹی کے سر پر اس کے اپنے چہرے کی بجائے گمباشس کی سیاہ کالی حبشی بیوی کا سر لگا ہوا تھا۔ کیٹی کا اپنا سر غائب ہو چکا تھا۔ کیٹی بے ہوش پڑی تھی۔ اب وہ ایک ایسی عورت بن چکی تھی جس کا سارا جسم گورا تھا مگر سر ایک سیاہ فام حبشی عورت کا تھا۔

جادوگر گمباشس نے اُچھل کر کامیابی کا نعرہ لگایا اور کیٹی کو کاندھے پہ ڈال کر جھونپڑی سے باہر روشنی میں لے آیا۔ وہ اِسے جھک کر دیکھنے لگا۔ اس نے دنیا کا ایک انوکھا عجوبہ تیار کر لیا تھا۔ اس نے ایک عورت تیار کر لی تھی جس کا سارا جسم گورا مگر چہرہ گردن تک سیاہ کالا تھا۔ آج تک دنیا میں ایسی عورت پیدا نہیں ہوئی تھی کہ جس کے دو رنگ ہوں۔ یعنی جس کا جسم گورا ہو اور گردن تک چہرہ کالا سیاہ ہو۔

جادوگر گمباشس اب یہ پتہ کرنا چاہتا تھا کہ اس عورت کیٹی کا ذہن بھی اس کی بیوی کا بن گیا ہے کہ نہیں؟ اس نے چشمے سے پانی لا کر کیٹی کے منہ پر چھینٹا مارا۔ کیٹی نے آنکھیں کھول دیں اور گمباشس کی طرف دیکھا۔ پھر مسکراتے ہوئے بولی۔

"میرے پیارے شوہر گمباشس! میں بے ہوش ہو گئی تھی کیا؟"

گمباشس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ وہ کیٹی کا دماغ اپنی بیوی کے دماغ میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ وہ اب ایک اور بات کا یقین کرنا چاہتا تھا کہ کہیں کیٹی کو اس کا اپنا باقی جسم بھی گورا تو نظر نہیں آتا۔ کیونکہ جادو کے اثر سے کیٹی کو اپنا باقی کا گورا بدن بھی کالا حبشی عورت ایسا ہی نظر آنا چاہیے تھا۔ جیسا کہ اس کا چہرہ بن چکا تھا۔ گمباشس نے کیٹی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس کی کلائی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"ورشا کھا! تم اچانک بے ہوش ہو گئی تھیں۔ تم گر پڑیں۔ دیکھو تمہاری کلائی پر یہ خراش سی بھی آ گئی ہے۔"

ورشا کھا جادو گمباشس کی مرحوم بیوی کا نام تھا۔ کیٹی نے اپنی کلائی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی طرف دیکھا۔ اِسے اپنی کلائی کا رنگ بالکل کالا نظر آیا۔ کیٹی کو اب کچھ یاد نہیں رہا تھا کہ اس کا نام کیٹی ہے اور وہ ناگ عنبر تھیوسانگ اور ماریا کی دوست ہے۔ اس کی کھوپڑی میں جادوگر گمباشس کی بیوی وشاکھا کا دماغ داخل ہو چکا تھا۔ اور وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ وہ وشاکھا ہے گمباشس کی بیوی ہے اور اس کے ساتھ جنگل کی اس جھونپڑی میں کئی برسوں سے رہ رہی ہے۔ جادوگر گمباشس اپنی کامیابی پر پھولا نہیں سما رہا تھا۔ وہ کیٹی کے جسم کو گورا دیکھ رہا تھا۔ دنیا کے ہر آدمی کو کیٹی کے جسم کا رنگ گورا ہی نظر آئے گا۔ مگر کیٹی خود جب اپنے جسم کو دیکھے گی تو وہ اِسے کالا دکھائی دے گا۔ کوئی اسے لاکھ کہے کہ تمہارا چہرہ سیاہ مگر باقی بدن گورا ہے تو کیٹی کو کبھی یقین نہیں آسکتا تھا۔ کیونکہ وہ تو اپنے جسم کے رنگ کو کالا سیاہ دیکھ رہی تھی۔

جادوگر گمباشس نے کیٹی کو بالکل اپنی بیوی کی طرح بلایا اور کہا۔

"وشاکھا! اب تو ہوش میں آگئی ہے۔ اُٹھ کر میرے لیے گرم گرم قہوہ بنا کر رکھ۔ میں تیری سہیلی عمارہ کو لے کر آتا ہوں۔ وہ تمہارے بے ہوش ہو جانے سے بڑی پریشان تھی۔"

کیٹی نے وشاکھا کی آواز میں کہا۔

"ابھی بناتی ہوں۔ مگر تو جلدی آجا۔ تیرے بغیر میں اُداس ہو جاؤں گی۔"

گمباشس جادوگر ہنستا ہوا گدھے پر سوار ہو کر چلا گیا۔

عمارہ کو جا کر جب اس نے یہ بات سنائی تو عمارہ کو پہلے یقین نہ آیا۔ جادوگر گمباشس نے کہا۔

"تو خود چل کر کیٹی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ۔ اس کا گورا جسم کیٹی ہی کا ہے۔ تو اسے صاف پہچان لے گی مگر اس کا سر میری مردہ بیوی وشاکھا کا ہے۔ جسم گورا اور چہرہ کالا سیاہ —— جب میں اس انوکھی عورت کی نمائش کروں گا۔ تو لوگ مجھ پر سونے کے سکوں کی بارش کر دیں گے۔ آج تک کبھی کسی نے ایسی عورت نہیں دیکھی ہوگی۔ چل میرے ساتھ —— اور کیٹی کا ذہن بھی میں نے بدل دیا ہے وہ اپنے آپ کو میری بیوی ہی سمجھتی ہے۔"

عمارہ جب کیٹی کی جھونپڑی کے پاس آئی تو دیکھا کہ واقعی سامنے دنیا کا آٹھواں عجوبہ چولہے کے آگے بیٹھا قہوہ تیار کر رہا تھا۔ یہ کیٹی تھی۔ جسم گورا اور چٹا سفید کیٹی کا تھا مگر چہرہ حبشی عورت کا بالکل سیاہ کالا تھا۔ بال بھی حبشی عورتوں ایسے گھنگھریالے تھے۔ عمارہ کو دیکھ کر کیٹی مسکرائی

"بہن عمارہ! میں بے ہوش ہو گئی تھی۔ گمباشس کہتا ہے کہ تم بھی بڑا فکر کر رہی تھیں۔"

عمارہ اس کے قریب بیٹھ گئی اور بولی۔

"ہاں بہن وشاکھا۔ مجھے فکر تو ہونی ہی تھی۔ آخر تم میرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"پیارے منہ بولے بھائی" گمباشس کی بیوی وشاکھا ہو۔"
کیٹی نے ہنس کر کہا۔
"کیوں نہیں۔ میں تمہارے بھائی کی بیوی وشاکھا ہی ہوں
اور تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ تم نے میرے بارے میں
فکر کی۔ اب میں ہوش میں آگئی ہوں۔ گمباشس نے
جانے کون سی دوا پلائی کہ ایک دم سے اچھی بھلی ہو گئی۔
لو۔ قہوہ پیئو۔"
گمباشس بھی قریب ہی بیٹھ گیا۔ اور وہ تینوں مٹی کی پیالیوں میں
گرم گرم قہوہ پینے لگے۔ عمارہ نے گمباشس کے اشارے پر یہ تصدیق بھی
کر لی کہ کیٹی کا صرف پورے کا پورا سر اور دماغ ہی نہیں بدل گیا تھا
بلکہ اسے اپنا جسم گورا نہیں بلکہ کالا سیاہ ہی نظر آتا تھا۔ یہ جادوگر
گمباشس کی بہت بڑی کامیابی تھی اور عمارہ کو یقین تھا کہ اگر گمباشس
اسے تو یونان یا ایران کے بادشاہ کے دربار میں کیٹی کو پیش کر کے
بہت دولت اور انعام حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ بعد
میں عمارہ نے گمباشس سے کہا کہ وہ اسے بھی اپنے ساتھ رکھے اور کیٹی
کو ایران کے بادشاہ کے دربار میں پیش کرے۔ بادشاہ ایسے عجوبے
کو دیکھ کر کہ جس کا جسم گورا اور سر کے اوپر چہرہ اصلی کالا ہے گمباشس
کو مالا مال کر دے گا۔ گمباشس نے مکاری سے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں اتنا احمق نہیں ہوں کہ ایک ہی بار اس قیمتی شے کو کسی بادشاہ کے

حوالے کر کے ساری زندگی کے لیے فارغ ہو جاؤں۔ میں
تو کیٹی کے اس عجوبے کی دنیا بھر کے ملکوں میں نمائش کروں گا
اور اتنا کماؤں گا کہ تم دنگ رہ جاؤ گی۔"
عمارہ کہنے لگی۔
"یہ تو کمال کا منصوبہ ہے گمباشس! کیا تم مجھے یہاں اکیلی چھوڑ
جاؤ گے؟"
گمباشس نے کہا۔
"تم میری دوست اور ہمدرد ہو اور پھر اب میری راز
دار بھی بن گئی ہو۔ بھلا تمہیں میں اکیلی کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟
تم میرے ساتھ ہی رہو گی۔ ہم کل منہ اندھیرے کیٹی کو لے
کر یہاں سے سپاٹا شہر کی طرف کوچ کر جائیں گے۔ کیونکہ سپارٹا
کے لوگ جادوگروں اور شعبدہ بازوں کے کرتب بڑے
شوق سے دیکھتے ہیں۔"
عمارہ کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ وہ تیار ہو گئی۔ رات کو گمباشس
کی بیوی یعنی کیٹی نے گمباشس سے پوچھا کہ وہ اپنا شہر چھوڑ کر سپارٹا
کیوں جانا چاہتا ہے؟"
گمباشس کہنے لگا۔
"وشاکھا! تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میرے ایک جادو کی
وجہ سے تمہارا آدھا جسم کالا اور آدھا گورا ہو گیا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وشاکھا کیٹی نے تعجب سے اپنے جسم پر نگاہ ڈالی۔ مگر اسے اپنا جسم گورا ہی نظر آیا۔ کہنے لگی۔

"مجھے تو اپنا جسم بالکل کالا نظر آتا ہے۔ میں تو ساری کی ساری کالی ہوں۔"

گمباش بولا۔

"یہی تو میرے جادو کا کمال ہے۔ لوگوں کو تمہارا آدھا جسم کالا اور آدھا گورا نظر آئے گا۔ اور ایسی عورت دنیا میں سوائے تمہارے اور کہیں نہیں ہے۔"

وشاکھا کیٹی نے پوچھا

"تو تم کیا چاہتے ہو؟"

گمباش نے کہا۔

"وشاکھا! ہم سپارٹا جا کر تمبو لگائیں گے۔ اور تمہاری نمائش کریں گے۔ لوگ ایک دو رنگی عورت کو دیکھ کر دنگ رہ جائیں گے اور ہم خوب دولت کمائیں گے۔ ذرا سوچو تمہیں کوئی محنت نہیں کرنی پڑے گی۔ بس تم تمبو کے اندر کرسی پر بیٹھی رہو گی۔"

وشاکھا مسکرانے لگی۔ وہ اپنے خاوند گمباش کی بڑی وفادار تھی۔ اگرچہ وہ کیٹی ہی تھی۔ اس کا گردن سے نیچے کا سارا جسم کیٹی کا تھا۔ مگر اس کی کھوپڑی وشاکھا یعنی گمباش کی بیوی کی تھی۔ اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر تم مجھ پر طلسم کر کے دولت کمانا چاہتے ہو تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے!"

گمباش نے کہا۔

"میری دوست عمارہ بھی ہمارے ساتھ رہے گی۔ وہ نمائش کی دیکھ بھال اور بندوبست کرنے میں ہماری مدد کرے گی۔"

وشاکھا یعنی کیٹی خاموش رہی۔

اسی روز منہ اندھیرے گمباش جادوگر نے اپنی بیوی وشاکھا یعنی کیٹی اور رازدار کنیز اور پرانی دوست عمارہ کو ساتھ لیا اور یونان کے دوسرے بڑے شہر سپارٹا کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہ ایک گھوڑا گاڑی پر بیٹھے سفر کر رہے تھے۔ اونچے نیچے پہاڑی میدانوں میں سے وہ سارا دن گزرتے رہے۔ شام ہوئی تو وہ یونان کے دارالسلطنت ایتھنز پہنچ گئے۔ عمارہ نے گمباش کو مشورہ دیا کہ آج کل ایتھنز میں ایک میلہ لگا ہوا ہے اور دوسرے شہروں سے بھی لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ کیوں نہ ہم سپارٹا سے پہلے اس شہر میں وشاکھا کی نمائش لگائیں؟ گمباش نے دیکھا کہ ایتھنز کے شہر میں بڑی رونق تھی۔ بازاروں میں روشنی ہو رہی تھی۔ ایک میدان میں سرکس والوں نے اپنے تمبو لگا رکھے تھے۔ گمباش کو عمارہ کی تجویز پسند آگئی۔ چلتے وقت گمباش نے اپنی نقلی بیوی وشاکھا یعنی کیٹی کے سارے بدن پر سیاہ چادر اس طرح اوڑھا دی تھی کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کا گورا جسم کہیں سے بھی نظر نہیں آتا تھا۔ ہاتھوں پہ بھی اس نے دستانے پہنا دیئے تھے۔ صرف اس کا کالے رنگ والا چہرہ ہی خالی تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بغیر ٹکٹ کے کوئی آدمی وشاکھا کیٹی کا جسم دیکھے جو گورا تھا۔

گمباش نے ایتھنز میں ٹھہرنے کا ارادہ کر لیا۔ اور جس میدان میں سرکس اور کھیل تماشہ دکھانے والوں کے خیمے لگے تھے وہیں ایک طرف اپنا خیمہ لگا دیا اور وشاکھا سے کہا کہ وہ خیمے سے ہرگز باہر نہ نکلے۔ ایک چھوٹا سا خیمہ اس نے ساتھ ہی بنا دیا جہاں ایک لکڑی کا تخت رکھ دیا۔ دوسرے روز وہاں وشاکھا کیٹی کو بٹھا کر وہ اس کی نمائش کے لیے ٹکٹ لگانے والا تھا۔

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ عنبر ماریا اور تھیوسانگ بھی اس وقت ایتھنز ہی کے شہر میں یودوکا کے مکان پر رہ رہے تھے اور کیٹی اور ناگ کی تلاش میں تھے۔ جونہی کیٹی ایتھنز میں وشاکھا کی شکل میں داخل ہوئی سب سے پہلے ماریا نے اس کی خوشبو محسوس کی اور خوشی سے بولی۔

"عنبر تھیوسانگ! مجھے کیٹی کی خوشبو آنے لگی ہے"

اب جو عنبر اور تھیوسانگ نے سانس لے کر دیکھا۔ تو واقعی فضا میں کیٹی کی خوشبو تھی۔ وہ تو خوشی سے اچھل پڑے۔

"چلو اس خوشبو کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ خدا کا شکر

ہے کہ ناگ نہیں ملا تو کم از کم کیٹی تو اس شہر میں آ گئی"

شام کا وقت تھا۔ عنبر اور ماریا اور تھیوسانگ، یودوکا کے گھر سے سیر کرنے کا بہانہ بنا کر نکلے اور کیٹی کی خوشبو کے تعاقب میں چل پڑے۔ یہ خوشبو انہیں شہر سے باہر اس میدان میں لے آئی جہاں سرکس والوں نے اپنے خیمے لگا رکھے تھے۔ عنبر اور تھیوسانگ میدان میں آتے ہی رک گئے۔ عنبر نے ماریا سے کہا۔

"ایسا کرو ماریا کہ تم کیٹی کی خوشبو کے پیچھے جا کر دیکھو کہ کیٹی یہاں کس خیمے میں ہے؟ کیونکہ خوشبو ان خیموں کی طرف سے آ رہی تھی۔ معلوم کرو کہ وہ کس حال میں ہے۔ کیونکہ لگتا ہے کہ اسے ہماری خوشبو نہیں آ رہی۔ ورنہ وہ ہماری خوشبو پا کر فوراً خیمے سے باہر نکل آتی"

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ کیٹی کو عنبر تھیوسانگ اور ماریا کی خوشبو نہیں آئی تھی۔ اس لیے اگرچہ اس کا جسم کیٹی ہی کا تھا مگر سر کے اوپر کھوپڑی جادوگر گمباش کی مرحوم بیوی وشاکھا کی تھی۔ اور چہرہ بھی وشاکھا ہی کا تھا۔ اور چہرے کا رنگ بھی کالا سیاہ تھا۔ عنبر ناگ ماریا اور تھیوسانگ اس کا چہرہ دیکھ کر کبھی نہیں پہچان سکتے تھے۔ کہ یہ کیٹی ہے۔ ہاں اس کا اگر گورا جسم دیکھتے تو پہچان سکتے تھے۔ مگر وشاکھا یعنی کیٹی نے گمباش کے کہنے پر اپنا گورا جسم کالی چادر سے سارے کا سارا ڈھانپ رکھا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا، کیٹی کی خوشبو لیتی آخر گمباش کے خیمے میں آ گئی۔ گمباش اور
عمارہ خیمے میں تخت پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ باہر لیمپ جل رہا تھا۔
وشاکھا یعنی کیٹی چولہے کے پاس بیٹھی تھالیوں میں کھانا ڈال رہی تھی۔
نے خیمے میں داخل ہوتے ہی عمارہ کو دیکھا وہ کیٹی نہیں تھی۔ پھر اس
چولہے کے پاس بیٹھی عورت کو دیکھا۔ اس کا چہرہ کالا اور بال کالے گھنگ
تھے۔ یہ بھی کیٹی نہیں تھی۔ ماریا نے سوچا۔ حالانکہ وہی کیٹی تھی۔ مگر چونکہ
اس کا چہرہ۔ بدل چکا تھا اس لیے ماریا اسے پہچان نہیں سکتی تھی۔ اس
نے اپنا گورا جسم بھی جو اصل میں کیٹی کا جسم تھا۔ سیاہ چادر سے ڈھ
رکھا تھا۔ ماریا تو اسے بالکل ہی نہیں پہچان سکتی تھی۔ ماریا نے اب
کیٹی کی خوشبو کا سہارا لے کر یہ پتہ لگانا چاہا کہ یہ خوشبو کہاں سے آ
ہے؟ کیٹی کی خوشبو اسے چولہے کے پاس بیٹھی کھانا ڈالتی عورت وشا
کے پاس لے گئی۔ کیٹی کی خوشبو اسی عورت کے جسم سے آ رہی تھی۔
ماریا بڑی حیران ہوئی کہ اگر یہ کیٹی نہیں ہے تو پھر اس کے جسم
کیٹی کی خوشبو کیوں آ رہی ہے؟ کیسے آ رہی ہے؟ ماریا نے قری
سے جا کر سونگھا۔ کیٹی کی خوشبو اسی عورت وشاکھا کے جسم سے آ
تھی۔ ماریا تو پریشان ہو گئی۔ چونکہ ماریا کو کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا۔
لیے اس نے بڑے قریب سے ہو کر وشاکھا کا چہرہ دیکھا۔
ایک کالی حبشی عورت کا چہرہ تھا۔ آنکھیں سیاہ تھیں۔ ناک مو
اور چپٹی تھی۔ یہ کسی طرح سے بھی کیٹی نہیں تھی۔ ماریا ذرا پرے ہ

کر کھڑی ہو گئی۔ جادوگر گمباش نے اس عورت کو وشاکھا کے نام
سے بلایا۔ اب ماریا کو بہت جلد معلوم ہو گیا کہ یہ عورت جس کے جسم
سے کیٹی کی خوشبو آ رہی ہے اس آدمی گمباش کی بیوی ہے۔ اور دوسری
عورت کا نام عمارہ ہے جو ان کی دوست یا رشتے دار ہے۔ جب
اس سے زیادہ ماریا کو کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا تو وہ خیمے سے باہر نکل کر
سیدھی عنبر اور تھیوسانگ کے پاس پہنچی۔ سارا حال جا کر انہیں بتایا۔
وہ بھی بڑے حیران ہوئے۔ عنبر نے کہا۔

”تمہیں وہاں ٹھہر کر معلوم کرنا چاہیئے تھا کہ آخر یہ لوگ
یہاں کیسے آئے ہیں؟ یہ میدان تو کھیل تماشہ دکھانے
والوں کا ہے۔ کیا یہ لوگ بھی کوئی سرکس یا کھیل
تماشہ دکھانے والے ہیں“

ماریا نے کہا۔

”وہ تو میں ابھی جا کر معلوم کر لیتی ہوں مگر یہ معمّہ کیسے حل
ہو گا کہ ایک کالی حبشی عورت کے جسم سے کیٹی کی خوشبو
کیسے آنے لگی؟“

تھیوسانگ سر کھجا رہا تھا۔ کہنے لگا۔

”ہو سکتا ہے اس میں کسی طلسم یا جادو کا دخل ہو۔ یہ
بھی ہو سکتا ہے کہ اتفاق سے اس عورت کے جسم کی خوشبو
کیٹی کی خوشبو سے مل گئی ہو۔“

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کہا۔

"ایسا آج تک کبھی نہیں ہوا۔ پھر اب کیسے ہو سکتا ہے؟"

اس کے بعد اُس نے ماریا سے کہا کہ وہ خیمے میں جاکر معلوم کرے کہ یہ عورت جس کا نام وشاکھا ہے اپنے خاوند کے ساتھ یہاں کس لیے آئی ہے اور انہوں نے سرکس والوں کے خیموں کے پاس اپنا خیمہ کیوں لگایا ہے؟ ماریا نے کہا۔

"ابھی جاکر معلوم کرتی ہوں"

ماریا تیزی سے واپس وشاکھا کیٹی کے خیمے میں آگئی۔ اس وقت وہ سب کھانا کھا رہے تھے۔ ماریا یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وشاکھا نام کی جس حبشی عورت کے جسم سے کیٹی کی خوشبو آرہی ہے اس کے دونوں ہاتھ گورے ہیں۔ کیونکہ وشاکھا کیٹی اس وقت ہاتھ سے کھانا کھا رہی تھی۔ یہ ایک عجیب بات ماریا کو دکھائی دی تھی۔ وہ وشاکھا کے بالکل قریب آگئی۔ اسے ایک جھٹکا سا لگا۔ کیونکہ غور سے دیکھنے سے اسے محسوس ہوا کہ یہ گورے ہاتھ کیٹی کے ہیں۔ وہ کیٹی کے گورے اور لمبی لمبی انگلیوں والے ہاتھوں کو بھلا کیسے بھول سکتی تھی۔ دوسری جس بات پر وہ پریشان تھی یہ تھی کہ اگر اس عورت کا چہرہ حبشی عورتوں ایسا کالا سیاہ ہے تو اس کے ہاتھ کیسے گورے ہیں؟

وہ ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی کہ اس کے خاوند جادوگر گمباش نے

کھانا کھاتے ہوئے وشاکھا سے کہا۔

"وشاکھا! اس وقت تم کھانا کھا رہی ہو مگر کھانا کھانے کے فوراً بعد اپنے گورے گورے ہاتھ دستانوں میں چھپا لینا۔ کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ وقت سے پہلے کسی کو یہ راز معلوم ہو کہ تمہارے چہرے کا رنگ سیاہ اور جسم کا رنگ گورا ہے۔"

وشاکھا نے ہنس کر کہا۔

"کہاں میرا جسم گورا ہے۔ مجھے تو اپنے ہاتھ اور جسم بھی چہرے کے رنگ کی طرح بالکل کالا دکھائی دے رہا ہے۔"

گمباش قہقہہ لگا کر بولا۔

"صرف تمہیں اپنا جسم کالا دکھائی دیتا ہے۔ باقی سب لوگوں کو تمہارا صرف چہرہ کالا نظر آئے گا۔ اور باقی سارا جسم گورا دکھائی دے گا۔"

وشاکھا کیٹی نے سر جھٹک کر کہا۔

"یہ جادو تو میری سمجھ میں بالکل نہیں آیا۔ لگتا ہے تم کسی طلسم کی مدد سے لوگوں کی نگاہوں پر قابو کر لو گے۔"

عمارہ بولی۔

"یہی تو گمباش کے جادو کا کمال ہے کہ سوائے تمہارے سب کو تمہارا جسم گورا اور چہرہ کالا دکھائی دے گا۔"

ماریا کا ماتھا ٹھنکا۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ یہ عورت اصل میں کیٹی ہو اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس آدمی گمباشں نے اس پر جادو کر رکھا ہو اور جادو کے اثر سے اس کا چہرہ بدل کر سیاہ اور جسم ویسے ہی گورا رہنے دیا ہو؟ ماریا اب اس عورت کا باقی جسم دیکھ کر یہ ثابت کرنا چاہتی تھی کہ کیا واقعی یہ کیٹی کا جسم ہے۔ اس نے تھوڑی دیر انتظار کیا۔ جب وشاکھا کیٹی کھانا کھا چکی تو ماریا نے پیچھے سے آکر اس کی کمر پر زمین سے گھاس کا سخت تنکا اُٹھا کر آہستہ سے پھیرا۔ وشاکھا نے ہاتھ اُلٹا کر کے انگلی سے کمر پر کھجلی کی۔ ماریا نے ایک بار پھر تنکے کو اس کی کمر پر پھیرا۔

وشاکھا پریشان ہو کر کمر کھجاتی ہوئی اُٹھی اور بولی۔

"معلوم ہوتا ہے میرے کرُتے کے اندر کوئی چیونٹا گھس گیا ہے۔ میں ابھی اندر جا کر قمیض جھاڑ کر آتی ہوں"

وشاکھا کیٹی تیزی سے دوسرے چھوٹے خیمے میں چلی گئی۔ ماریا اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ خیمے میں آتے ہی وشاکھا کیٹی نے چادر اتاری اور پھر قمیض بھی اتار دی۔ اور اسے زور زور سے جھاڑنے لگی۔ ماریا یہ دیکھ کر ہکا بکا رہ گئی کہ اس سیاہ فام چہرے والی حبشی عورت کا باقی کا سارا گورا چٹا تھا۔ ماریا نے پہچاننے میں ذرا سی بھی غلطی نہ کی کہ یہ جسم کیٹی کا تھا۔ ماریا تو حیرت میں ڈوب گئی۔ یا خدا یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں۔ جسم کیٹی کا ہے مگر اس کے اوپر سر ایک حبشی سیاہ فام عورت کا لگا ہوا ہے؟

ماریا تیزی سے خیمے سے نکلی اور سیدھی عنبر تھیو سانگ کے پاس آگئی۔ انہیں جب یہ ماجرا سنایا تو عنبر سوچ میں پڑ گیا۔ تھیو سانگ بولا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہ کیٹی ہی ہے۔ اس شخص نے جادو کے ذریعے اس کا سر بدل دیا ہے۔ اور اب اس کی نمائش کر کے لوگوں سے پیسے بٹورنا چاہتا ہے"

ماریا نے کہا۔

"مگر اس نے ایسا کیوں کیا؟"

تھیو سانگ بولا۔

"جہاں تک میرا اندازہ ہے۔ اس جادوگر نے کیٹی کا سر کاٹا نہیں ہوگا۔ کیونکہ اگر وہ سر کاٹتا تو کیٹی کا باقی کا جسم زندہ نہیں رہ سکتا تھا"

ماریا نے کہا۔

"اگر اس جادوگر نے کیٹی کا سر نہیں کاٹا تو پھر وہ کہاں چلا گیا؟ کیونکہ کیٹی کے جسم پر جو سر لگا ہوا ہے۔ وہ تو حبشی عورت کا سر ہے"

عنبر بولا۔

"ہمیں خود چل کر کیٹی کو دیکھنا ہوگا"

تھیو سانگ نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہمیں مسافر بن کر وہاں جانا چاہیئے۔ ہم یہی ظاہر کریں گے کہ وہاں میلہ دیکھنے آئے ہیں اور ہمیں پیاس لگی تو پانی پینے آ گئے ہیں۔"

عنبر بولا۔

"یہ ٹھیک رہے گا۔ آؤ میرے ساتھ۔"

عنبر تھیوسانگ اور ماریا میدان کنارے سے اُٹھے اور ماریا کے بتاتے پر اس چھوٹے سے خیمے کی طرف بڑھے جس کے اندر کیٹی ایک عجیب روپ میں موجود تھی۔ خیمے کے باہر ایک لیمپ روشن تھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کیٹی غائب ہو گئی

عنبر اور تھیوسانگ خیمے کے آگے رک گئے۔

اس وقت گمباشش باہر نکل کر ہاتھ دھو رہا تھا اور ورشاکھا کیٹی یعنی اس کی نقلی بیوی اور اصلی کیٹی اس کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہی تھی۔ ماریا نے عنبر کے قریب ہو کر کہا۔

"یہی کیٹی ہے۔"

گمباشش نے عنبر اور تھیوسانگ کو دیکھا تو پوچھا۔

"کیا بات ہے بھائی؟ کس سے ملنے آئے ہو؟"

عنبر کے ذہن میں ایک اسکیم آ گئی تھی۔ اس نے کہا۔

"بھائی صاحب! میرا نام عنبر ہے۔ یہ میرا بھائی تھیوسانگ ہے۔"

گمباشش کپڑے سے منہ صاف کرتے ہوئے بولا۔

"تو پھر میں کیا کروں؟"

عنبر بولا۔

"بات یہ ہے کہ میں میلے میں لوگوں کے سامنے ایک تماشہ دکھانا چاہتا ہوں مگر مجھے پتہ نہیں کہ یہاں کس آدمی سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ملوں کہ جو میرے تماشہ دکھانے کا انتظام کرے۔"

گمباشس بے نیازی سے بولا۔

"تم کیا تماشہ دکھاؤ گے میاں؟ کیا تم آگ پر چل سکتے ہو؟"

عنبر نے فوراً کہا۔

"جی ہاں بھائی صاحب۔ میں آگ پر چل سکتا ہوں۔ میرے پاس یہی ایک کرتب ہے۔ میں یہ کرتب دوسرے شہروں میں بھی دکھا چکا ہوں۔"

گمباشس کا لہجہ فوراً بدل گیا۔ روپے پیسے کا لالچی آدمی تھا۔ سوچا کہ اس شخص کی مدد سے بھی روپیہ کمایا جا سکتا ہے۔ جلدی سے تخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"بیٹھو میاں۔ یہاں بیٹھو۔ کیا تمہارا یہ بھائی بھی کوئی کرتب جانتا ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"جی نہیں۔ میرا بھائی تھیوسانگ کوئی کرتب نہیں جانتا صرف میرے پاس آگ پر چلنے کا کرتب ہے جو میں یہاں لوگوں کو دکھا کر چار پیسے کمانا چاہتا ہوں۔"

اتنے میں عارہ بھی باہر آ گئی۔ گمباشس نے عنبر کا تعارف اس سے کرایا اور کہا۔

"اس کا نام عنبر ہے۔ یہ کہتا ہے کہ میں آگ پر چلنے کا کرتب

جانتا ہوں۔"

عنبر اور تھیوسانگ تخت پر بیٹھ گئے۔ ماریا ان کے قریب ہی کھڑی رہی۔ اس اثنا میں عنبر اور تھیوسانگ نے بڑی گہری نگاہوں سے گمباشس کی بیوی وشاکھا کو دیکھا۔ اس کا چہرہ بالکل کالی حبشی عورت کا تھا۔ جسم کالی چادر میں چھپا ہوا تھا۔ ہاتھوں پر دستانے تھے۔ اس کے جسم سے بڑی صاف کیٹی کی خوشبو آ رہی تھی۔ گمباشس نے عنبر سے پوچھا۔

"بھائی عنبر! میں بھی یہاں لوگوں کو ایک عجیب و غریب کرتب دکھانے آیا ہوں۔ میں تمہیں بھی اپنے ساتھ شامل کر لیتا ہوں۔ مگر میری ایک شرط ہے؟"

عنبر نے پوچھا۔

"وہ شرط کون سی ہے جناب۔"

گمباشس بولا۔

"شرط یہ ہے کہ تمہارے کرتب سے جو آمدنی ہوگی اس میں سے آدھی رقم میری اور آدھی تمہاری ہوگی۔ اگر تمہیں منظور ہے تو میں تمہیں اپنے ساتھ شامل کرنے کو تیار ہوں۔"

عنبر نے کہا۔

"مجھے منظور ہے۔"

ماریا اور تھیوسانگ کو عنبر کی یہ اسکیم بہت پسند آئی۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی وجہ سے وہ کیٹی کے جسم اور کیٹی کی خوشبو والی عورت کے پاس زیادہ سے زیادہ دیر تک رہ کر اس معمے کو حل کر سکتے تھے۔ گمباش نے عنبر اور تھیوسانگ سے بڑی خوشی سے ہاتھ ملایا اور بولا۔

"میرا نام گمباش ہے۔ یہ میری بیوی وشاکھا ہے اور یہ میری دوست عمارہ ہے۔ ہمارا خیمہ چھوٹا ہے تم دونوں اس میں نہیں رہ سکتے۔ ایسا کرتے ہیں کہ میں تمہیں اپنے خیمے کے پیچھے ایک چھوٹا سا خیمہ لگا دیتا ہوں۔ تم دونوں بھائی اس میں رہو گے۔ ٹھیک ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"شکریہ گمباش بھائی۔ تم نے ہماری بہت بڑی پریشانی دور کر دی۔ کرتب تو میرے پاس تھا مگر میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں اکیلا یہ کرتب کیسے دکھاؤں گا"

وشاکھا خیمے کے اندر چلی گئی۔ عمارہ اور گمباش وہیں بیٹھ گئے۔ گمباش نے عنبر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم آگ پر کیسے چلتے ہو؟ کیا تمہارے پاس کوئی جادو ہے؟"

عنبر بولا۔

"نہیں بھائی۔ جادو تو نہیں ہے بس ایک خاص منتر ہے۔ جس کو پڑھ کر میں آگ پر چل پڑتا ہوں اور اس منتر کی وجہ سے آگ مجھ پر اثر نہیں کرتی"

گمباش خاموش رہا۔ تھیوسانگ نے پوچھا۔

"گمباش بھائی! تمہارے پاس کون سا کرتب ہے؟"

گمباش ہنس کر بولا۔

"یہ تمہیں وقت پر بتاؤں گا۔ بلکہ کل جب میں اپنے کرتب کو لوگوں کے سامنے پیش کروں گا۔ تو تم بھی اسے دیکھ لو گے"

اس کے بعد گمباش نے اندر سے ایک خیمے کا کپڑا نکالا اور ——اسے عنبر کی مدد سے اپنے خیمے کے پیچھے جا کر لگا دیا۔ عنبر اور تھیوسانگ اس خیمے میں آ گئے۔ زمین پر دری بچھا دی گئی تھی۔ دونوں دری پر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ ماریا نے آہستہ سے کہا۔

"عنبر بھیا! تم نے ایسی ترکیب لڑائی ہے کہ میں تو حیران رہ گئی۔ اس طرح تو ہم کیٹی کے قریب رہ سکیں گے"

تھیوسانگ نے بھی عنبر کی اسکیم کی تعریف کی۔ پھر کہنے لگا۔

"ماریا! تم نے بالکل ٹھیک کہا تھا۔ اس عورت کا جسم تو ہو بہو کیٹی کا ہے۔ مگر سر حبشی عورت کا ہے اگرچہ اس نے ہاتھوں پر دستانے پہن رکھے ہیں۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اس کا جسم گورا ہو گا"

ماریا نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم خود کل دیکھ لینا جب یہ جادوگر گمباش لوگوں کے سامنے اس کی نمائش کرے گا۔"

عنبر کہنے لگا۔

"سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیٹی ہے۔ تو اس کا سر حبشی عورت کا کیسے لگا دیا گیا ہے۔ اور پھر اس کی یادداشت بھی ختم ہو چکی ہے۔ اس نے ہماری خوشبو بھی محسوس نہیں کی اور ہمیں پہچانا بھی نہیں۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"یہ اس جادو کا اثر ہے جو اس گمباش نے اس پر کر رکھا ہے۔ بہرحال اس معمے کو ہمیں ہر حالت میں حل کرنا ہوگا۔ اور سب سے پہلے ہمیں اس عورت وشاکھا یا کیٹی سے بات کرنی ہوگی۔ ممکن ہے وہ کوئی بات ہمیں بتا دے۔"

عنبر نے کہا۔

"یہاں آگئے ہیں تو کیٹی سے بات بھی کر لیں گے صبح ہونے دو ذرا۔ دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔"

ماریا کہنے لگی۔

"اگر یہ کیٹی ہی ہے تو ناگ کہاں ہوگا؟ ناگ تو کیٹی کے ساتھ ہی تھا۔"

تھیوسانگ بولا۔

"ہو سکتا ناگ پر بھی کوئی طلسم کر دیا گیا ہو یا پھر وہ کسی دوسری مصیبت میں کہیں پھنس گیا ہو۔ مگر سب سے پہلے ہمیں کیٹی کا راز حل کرنا ہوگا۔"

رات اسی طرح باتیں کرتے گزر گئی۔

دوسرے روز میدان میں جگہ جگہ کھیل تماشے والوں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ کہیں کوئی آدمی تنی ہوئی رسی پر چل رہا تھا۔ تو کوئی قلابازیاں لگا کر لوگوں کو خوش کر رہا تھا۔ لوگ خوش ہو کر ان کی طرف چاندی کے سکے پھینک رہے تھے۔ سرکس والے اپنے تمبو کے اندر جانوروں کے تماشے دکھا رہے تھے۔ گمباش نے بھی اپنے خیمے کے ساتھ والے خیمے کے اندر وشاکھا یعنی کیٹی کو تخت پر بٹھا دیا تھا۔ باہر ماریا پردہ گرا کر بیٹھ گئی تھی عنبر اور تھیوسانگ سامنے بیٹھے تھے۔ گمباش لوگوں کی طرف دیکھ کر بلند آواز میں کہہ رہا تھا۔

"بھائیو! دنیا کا آٹھواں عجوبہ دیکھو۔ ایک عورت دیکھو جس کا چہرہ حبشی عورت کا اور جسم یونان کی گوری عورت کا ہے۔"

لوگ چاندی کا ایک سکہ دے کر خیمے کے اندر داخل ہو رہے تھے۔ جب خیمے کے اندر کافی لوگ جمع ہو گئے تو گمباش بھی اندر آگیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس وقت وشاکھا پر چادر ڈال دی گئی تھی۔ لوگ شور مچانے لگے۔

"ہمیں وہ عورت دکھاؤ۔ جس کا چہرہ حبشی عورت کا اور جسم یونانی عورت کا ہے"

گمباش نے آگے بڑھ کر وشاکھا کیبٹی کے اوپر سے چادر ہٹا دی۔ لوگ حیرانی سے اسے تکنے لگے۔ چادر کے نیچے سچ مچ ایک ایسی عورت تخت پر بیٹھی تھی کہ جس کا چہرہ تو حبشی عورت کالا سیاہ تھا مگر باقی سارا جسم گورا اور سرخ و سپید تھا۔ وشاکھا نے صرف نیکر اور بنیان پہن رکھی تھی۔ کئی لوگوں نے شک دور کرنے کے لیے قریب سے جا کر بھی وشاکھا کیبٹی کو دیکھا واقعی عورت آدھی حبشی عورت اور آدھی گوری یونانی عورت تھی۔ لوگ حیرانی کا اظہار کرتے باہر نکل گئے۔ اس کے بعد دوسرے لوگ چاندی کے ایک سکے کا ٹکٹ لے لے کر اندر آنے لگے۔ شام تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ پھر گمباش نے عنبر سے کہا۔

"عنبر بھائی! اب شام ہونے لگی ہے۔ اب تمہارے کرتب دکھانے کا وقت آگیا ہے۔ میں خیمے کے اندر آگ جلانے لگا ہوں"

گمباش نے خیمے میں سے وشاکھا کو چادر اوڑھا کر دوسرے خیمے میں بھیج دیا اور وہاں زمین پر آگ جلا دی۔ عمارہ نے باہر لوگوں

سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بھائیو! اب ہمارا ایک ساتھی آگ پر چلے گا مگر آگ اُسے کچھ نہیں کہے گی"

لوگ بڑے شوق سے یہ تماشہ دیکھنے ٹکٹ خرید کر خیمے کے اندر جمع ہو گئے۔ لکڑیاں پوری طرح سے جل چکیں تھیں اور وہاں سرخ انگارے دہک رہے تھے۔ گمباش نے عنبر کو اشارہ کیا کہ اپنا کرتب دکھائے۔ تھیوسانگ اور ماریا بھی عنبر کے قریب ہی کھڑے تھے۔ عنبر نے آہستہ سے جوتا اتار کر پرے رکھ دیا۔ اور خاموشی سے دہکتے ہوئے۔ انگاروں پر پاؤں رکھ کر چلنے لگا۔

لوگوں نے یہ دیکھ کر اپنے سانس روک لیے۔ انہوں نے آج تک کسی انسان کو آگ پر یوں اطمینان سے چلتے نہیں دیکھا تھا۔ عنبر نہ صرف یہ کہ آگ پر سے گزر گیا۔ بلکہ دہکتے ہوئے انگاروں کے بالکل درمیان میں جا کر کھڑا ہو گیا اور لوگوں کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا۔ لوگوں نے زور زور سے تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ یہ کرتب دیکھ کر گمباش بھی حیران رہ گیا۔ اگرچہ وہ تھوڑا بہت طلسم جادو جانتا تھا مگر آگ پر چلنے کا جادو اِسے بھی نہیں آتا تھا۔

جب عنبر آگ پر چہل قدمی کرنے کے بعد واپس آکر جوتی پہن کر بیٹھ گیا تو گمباش نے اسی وقت ذہن میں فیصلہ کر لیا کہ اس نوجوان سے وہ آگ پر چلنے کا کرتب ضرور معلوم کرلے گا۔ رات کے دس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بجے تک یہ کرتب جاری رہا۔ جب تماشہ ختم ہوگیا تو گمباش نے وعدے کے مطابق عنبر کے تماشے کی آدھی آمدنی اس کے حوالے کر دی۔ رات کو جب وہ کھانا کھانے بیٹھے تو گمباش نے عنبر کو راز داری سے پوچھا۔

"عنبر! یہ زبردست منتر تم نے کہاں سے سیکھا ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"یہ مجھے افریقہ کے ایک بوڑھے جادوگر نے بتایا تھا"

گمباش نے کہا۔

"اگر تم یہ منتر مجھے بتا دو تو میں تمہارا شاگرد بن جاؤں گا"

عنبر نے مسکرا کر تھیوسانگ کی طرف دیکھا اور کہا۔

"گمباش بھائی! تھیوسانگ کے پاس تو اس سے بھی بڑا منتر اور کرتب ہے۔ تم کس کس کی شاگردی کرو گے؟"

عمارہ اور گمباش اب تھیوسانگ کی طرف تکنے لگے۔ عمارہ نے پوچھا۔

"تھیوسانگ کے پاس کون سا کرتب ہے؟"

تھیوسانگ سر کھجاتے ہوئے بولا۔

"عنبر یونہی مذاق کر رہا ہے۔ میرے پاس کوئی کرتب نہیں ہے"

ماریا پاس ہی کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھی۔ وشاکھا کیٹی بھی چولہے کے پاس بیٹھی کھانا کھا رہی تھی۔ عنبر نے کہا۔

"تھیوسانگ شرمیلا ہے۔ اس کے پاس جو کرتب ہے وہ اس دنیا میں کسی کے پاس نہیں ہے"

گمباش کی بے چینی میں اضافہ ہوگیا۔ اس نے کہا۔

"اگر تم مجھے تھیوسانگ کے کرتب کا منتر بھی بتا دو تو میں تم دونوں کو اپنے کاروبار میں پتی دار رکھ لوں گا۔ جو منافع ہوگا آدھا تمہارا اور آدھا میرا ہوگا۔ مگر تھیوسانگ کو پہلے یہ بتانا ہوگا کہ اس کا کرتب کیا ہے؟"

عنبر نے گمباش کے قریب ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ میں سب کے سامنے نہیں بتا سکتا۔ اکیلے میں بتاؤں گا"

گمباش نے فوراً کہا۔

"ابھی باہر چلتے ہیں۔ باہر چل کر مجھے بتا دینا۔ آؤ میرے ساتھ"

اور گمباش عنبر کو لے کر خیمے سے باہر آگیا۔ خیمے کے باہر آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔ خیموں کے آگے لیمپ روشن تھے۔ وہ عنبر کو لے کر ایک درخت کے نیچے آگیا اور بولا۔

"اب بتاؤ تمہارے کرتب کا منتر کیا ہے اس کے بعد تھیوسانگ کے کرتب کے بارے میں بات کریں گے۔"

عنبر نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں اس شرط پر تمہیں بتاؤں گا کہ تم بھی مجھے وہ منتر بتا دو جس کی مدد سے تم نے اپنی بیوی کا آدھا چہرہ سیاہ اور آدھا گورا کر دیا ہے"

گمباش وہیں چپ سا ہو کر عنبر کو تکنے لگا۔ پھر مسکرا کر بولا۔

"پہلے تم مجھے اپنا منتر بتاؤ۔ جب میں نے تمہارا منتر پڑھ کر آگ پر چل کر دیکھ لیا تو پھر میں تمہیں وہ منتر بتا دوں گا۔ جسے میں نے وشاکھا پر پھونکا ہے"

عنبر اِسے کون سا منتر بتاتا؟ اس کے پاس تو کوئی منتر نہیں تھا اگر وہ جھوٹ موٹ کوئی منتر بتاتا تو گمباش آگ پر پاؤں رکھتے ہی جلنے لگتا۔ اس نے کہا۔

"اچھا گمباش تم مجھے منتر نہ بتاؤ۔ لیکن میری ایک بات کا جواب دے دو۔ کیا یہ عورت وشاکھا تمہاری اصلی بیوی ہے یا تم نے اِسے کہیں سے اغوا کیا ہے؟"

گمباش جادوگر پر یہ سوال بجلی بن کر گرا۔ اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ عنبر اس سے یہ سوال پوچھ بیٹھے گا۔ اس نے عنبر کی آنکھوں میں گھورتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ سوال کیوں پوچھا ہے؟" "تمہیں میری بیوی سے کیا دلچسپی ہے؟"

عنبر نے جلدی سے کہا۔

"دلچسپی تو کوئی نہیں ہے۔ بھلا مجھے تمہاری بیوی سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ میں نے تو اس لیے یہ سوال کیا ہے کہ مجھے محسوس ہوا تھا کہ وشاکھا تمہاری بیوی نہیں ہے"

"یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟" گمباش نے غصے سے کہا۔

عنبر نے بڑے سکون سے جواب دیا۔

"اس لیے کہ اس عورت کا آدھا جسم یونانی عورت کا ہے اور چہرہ یونانی عورت کا نہیں۔ یہ تمہاری بیوی نہیں ہو سکتی"

گمباش نے چونک کر جواب دیا۔

"خبردار جو آئندہ مجھ سے ایسا سوال کیا۔ میرے پاس تو ایسا جادو ہے کہ اگر میں چاہوں تو تمہارا چہرہ بھی حبشی ایسا کالا کر سکتا ہوں"

عنبر نے سوچا کہ اس آدمی سے دشمنی مول نہیں لینی چاہیے۔ کیونکہ ابھی تک کیٹی کا معمہ حل نہیں ہوا تھا۔ عنبر نے مسکرا کر کہا۔

"گمباش بھائی تم تو ناراض ہو گئے۔ میں نے تو یونہی اپنا تجسس دور کرنے کے لیے یہ سوال کر دیا تھا۔ بھول جاؤ میرے سوال کو۔ اچھا۔ میں خواب میں اپنے گورو جادوگر کی روح سے پوچھ کر تمہیں آگ والا منتر بتاؤں گا۔ کیونکہ میں اپنے جادوگر گورو کی اجازت کے بغیر یہ منتر تمہیں نہیں بتا سکتا"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گمباش نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے اٹھ کر واپس خیمے میں چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد ماریا نے جو پاس ہی کھڑی تھی عنبر سے کہا۔

"یہ تو بڑا ضدی اور غصیلا شخص ہے۔ یہ ایسے نہیں بتائے گا۔ اسے اپنے قبضے میں کرنا ہوگا۔"

عنبر نے کہا۔

"جادوگر ہے۔ کہیں کوئی منتر پڑھ کر نہ پھونک دے مجھے اپنا تو نہیں لیکن تھیوسانگ کا فکر ہے۔ کیونکہ اس پر جادو کا اثر ہو جاتا ہے۔"

ماریا چڑ کر بولی۔

"اس طرح تو ہم کیٹی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اِسے کبھی حاصل نہ کر سکیں گے۔ ہمیں کوئی نہ کوئی قدم ضرور اُٹھانا ہوگا۔"

عنبر نے کہا۔

"جو قدم بھی اُٹھائیں ہمیں اس پر غور کر لینا چاہیئے۔"

ماریا نے کہا۔

"میں نے سب کچھ سوچ لیا ہے۔ میں تھیوسانگ سے بات کرتی ہوں۔ تم خاموشی سے بس تماشہ دیکھو۔"

ماریا نے رات کو تھیوسانگ کے ساتھ مل کر ایک منصوبہ تیار کر

دوسرے روز جب تماشہ دکھانے کا وقت آیا تو ماریا نے تھیوسانگ کے قریب جا کر کہا۔

"وقت آگیا ہے کہ تم اپنا کرتب دکھاؤ۔ مگر کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیئے کہ یہ کام تمہارا ہے۔"

تھیوسانگ نے آہستہ سے کہا۔

"ماریا! تم فکر ہی نہ کرو۔ گمباش اور عمارہ کے فرشتوں کو بھی پتہ نہ چل سکے گا کہ یہ کام کس نے کیا ہے۔"

اتنا کہہ کر تھیوسانگ نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ گمباش نے وشاکھا کو خیمے کے اندر لے جا کر تخت پر بٹھا دیا تھا اور اس کے اوپر چادر اوڑھا دی تھی۔ پھر وہ باہر آگیا۔ اور عمارہ کے ساتھ مِل کر لوگوں کو بلند آواز میں بلاتے ہوئے جمع کرنے لگا۔

"آؤ بھائیو اور بہنو! دنیا کا آٹھواں عجوبہ دیکھو......"

عنبر بھی اس کے پاس ہی کھڑا تھا۔ تھیوسانگ موقع پاتے ہی خاموشی سے خیمے کے اندر کھسک گیا۔ اندر وشاکھا اس طرح بیٹھی تھی کہ اس کا سارا جسم کالی چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔ وہ دیکھ نہیں سکتی تھی کہ کون خیمے میں داخل ہوا ہے۔ تھیوسانگ کھسکتا ہوا اس کے قریب گیا۔ اور پیچھے جا کر اپنی انگلی اس کے جسم کے ساتھ لگا دی۔ انگلی کے لگتے ہی وشاکھا کیٹی انگلی جتنے سائز کی چھوٹی ہوگئی۔ وہ چادر کے اندر ایک ننھے چوہے کی طرح اُچھلنے اور باریک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آواز میں گمباش کو آوازیں دینے لگی۔ تھیو سانگ بھاگ کر خیمے سے باہر آکر ایک طرف کو ہو کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں عمارہ کسی کام سے خیمے کے اندر گئی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اندر وشاکھا نہیں تھی۔ وہ تو پریشان ہو کر باہر کو بھاگی۔ گمباش کو ایک طرف لے جا کر گھبرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"وشاکھا خیمے میں نہیں ہے"

"کیا کہہ رہی ہو؟"

گمباش گھبرا کر خیمے کے اندر داخل ہوا۔ وہاں اس کی مرحوم بیوی واقعی نہیں تھی مگر وہ یہ دیکھ کر ٹھٹھک گیا کہ کالی چادر کے نیچے کوئی چیز گیند کی طرح اچھل رہی تھی۔ جب وہ قریب گیا تو اسے پتلی باریک آواز سنائی دی۔

"گمباش میری مدد کرو۔ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ میری مدد کرو"

یہ آواز وشاکھا کی تھی۔ گمباش نے جلدی سے چادر پرے ہٹائی دی۔ اس کے نیچے عمارہ اور گمباش نے دیکھا کہ وشاکھا کا قد اس کی انگلی کے برابر ہو گیا ہے۔ اور وہ بے چینی سے تخت پر اچھل کود رہی ہے اور باریک آواز میں مدد کے لیے پکار رہی ہے۔ عمارہ تو دہشت زدہ ہو کر خیمے کے دوسری طرف منہ کر کے بھاگی۔ گمباش نے وشاکھا کیٹی کو اٹھا کر اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا اور وہ اسے غور سے دیکھنے لگا۔ وہ یہ سمجھا کہ اس کا جادو کیٹی پر الٹا پڑ گیا

مگر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ یہ ایک عجیب سی مسکراہٹ تھی۔ اس نے عمارہ کو قریب بلاتے ہوئے کہا۔

"عمارہ کیٹی نے یہ روپ اختیار کر کے ہماری آمدنی میں اضافہ کر دیا ہے۔ ہم ٹکٹ بڑھا دیں گے۔ کیونکہ ایسی عورت تو ساری دنیا میں کہیں نہیں ہو گی"

گمباش نے کیٹی کے پاؤں دھاگے سے لکڑی کے تخت کے باہر کو نکلے ہوئے کیل سے باندھ دیئے۔ اور آہستہ سے بولا۔

"وشاکھا! میری پتنی! تم گھبراؤ نہیں۔ جادو الٹا ہو گیا ہے۔ اس کے لیے مجھے چالیس دن کا چلہ کرنا ہو گا۔ مگر اس وقت تک ہم تماشہ ضرور دکھائیں گے تاکہ ہم بھوکے نہ مریں"

وشاکھا کیٹی نے عاجزی سے باریک آواز میں کہا۔

"گمباش! دیوتا کے لیے مجھ پر مہربانی کرو۔ میں اتنی چھوٹی بن کر نہیں رہ سکتی"

گمباش نے کہا۔

"تم بالکل فکر نہ کرو۔ میں آج ہی سے چلہ شروع کر دیتا ہوں۔ مگر لوگوں کو ہم تماشہ دکھاتے رہیں گے"

گمباش تیزی سے باہر آگیا۔ اور لوگوں کی طرف دیکھ کر بولا۔

"بھائیو! تم خیمے میں ایک ایسی عورت دیکھو گے جو تمہاری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انگلی کے برابر ہوگی۔ مگر زندہ عورت ہوگی۔ یہ دنیا کا نواں عجوبہ ہے۔ اس لیے ٹکٹ دوگنا ہوگا۔"

لوگ انگلی کے برابر عورت دیکھنے کے شوق میں دھڑا دھڑ دوگنے پیسے دے کر ٹکٹ خریدنے لگے۔ ماریا نے تھیوسانگ سے کہا۔

"معاملہ تو اُلٹ پڑ گیا۔"

عنبر سمجھ گیا کہ یہ تھیوسانگ کی کارستانی تھی۔ اس نے تھیوسانگ کے قریب ہو کر کہا۔

"تم نے جو چالاکی کی تھی وہ گمباش کے حق میں بہتر ہو گئی ہے۔ اب وہ زیادہ دولت کمائے گا۔ وشاکھا اس کی بیوی نہیں ہے۔ اسے اس سے کیا ہمدردی ہو سکتی ہے بھلا۔"

تھیوسانگ سر کھجاتے ہوئے بولا۔

"تم ٹھیک کہتے تھے۔ اب کوئی دوسری چال چلنی پڑے گی۔"

عنبر نے کہا۔

"دوسری چال اب یہی ہو سکتی ہے کہ ماریا اسے غائب کر دے۔ پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔"

ماریا یہ سب کچھ سن رہی تھی۔ اس نے کہا۔

"میں ابھی جاکر وشاکھا کو اُٹھا لیتی ہوں۔ وہ غائب بھی ہو جائے گی اور اس کی چیخ و پکار بھی کسی کو سنائی نہیں دے گی۔"

عنبر نے آہستہ سے کہا۔

"نہیں ابھی نہیں۔ لوگ شوق سے پیسے خرچ کر کے خیمے میں انگلی جتنے سائز کی عورت کو دیکھنے گئے ہیں۔ انہیں تماشہ دیکھ لینے دو۔ اس کے بعد تم اسے غائب کر دینا۔"

گمباش اور عمارہ اس وقت خیمے کے اندر تھے۔ لوگ تخت پر ایک بہت ہی چھوٹی عورت کو اِدھر اُدھر چلتے پھرتے۔ بازو ہلاتے۔ باریک آواز نکالتے دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ واقعی انہوں نے آج تک اتنی چھوٹی عورت کبھی نہیں دیکھی تھی۔ جب وشاکھا کا تماشہ ختم ہو گیا اور عنبر کے کرتب دکھانے کا وقت آیا تو عنبر نے کہا۔

"گمباش بھائی! آج میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ آج میں آگ پر نہیں چلوں گا۔"

گمباش بولا۔

"مگر ہم تو تمہارے تماشے کا اعلان کر چکے ہیں۔ لوگ تو ہمارے خیمے اُکھاڑ پھینکیں گے۔"

عنبر سر پہ ہاتھ پھیرنے لگا۔ پھر بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"صرف تمہاری خاطر میں تیار ہو جاتا ہوں۔" مگر یہ بتاؤ کہ تمہاری بیوی کو اتنا چھوٹا کس نے بنایا؟ کیا یہ تمہارا کوئی دوسرا منتر تھا؟"

گمباش نے سینے پر ہاتھ رکھ کر بڑے فخر سے کہا۔

"عنبر بھائی۔ ابھی میرے ایسے ایسے جادو ہیں کہ تم دیکھو تو دنگ رہ جاؤ گے۔ اچھا اب تم تیاری کرو میں آگ جلانے لگا ہوں۔"

جب عنبر کا تماشہ بھی ختم ہو گیا۔ تو یہ سب خیمے میں آکر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔

تھیوسانگ بار بار گمباش کو کہہ رہا تھا۔

"گمباش! تم واقعی بہت بڑے جادوگر ہو۔ دنیا میں کوئی جادوگر ایسا نہیں کہ جو انسان کو اتنا چھوٹا کر دے۔ میں تو تمہیں مان گیا ہوں۔"

گمباش نے گردن اکڑا لی تھی۔ کہنے لگا۔

"ارے میرا مقابلہ تو سامری جادوگر بھی نہیں کر سکتا۔ میرے پاس ایسے ایسے منتر ہیں کہ ایک منتر پڑھ کر پھونکوں تو سمندر میں آگ لگ جائے۔"

عنبر بھی اس کی تعریف میں واہ واہ کرنے لگا۔ عمارہ پر کھانا لگا رہی تھی۔ گمباش کہہ رہا تھا۔

"میں نے سوچا کہ لوگوں کو کوئی نیا جادو دکھانا چاہیے۔ چنانچہ ایک خاص منتر پڑھ کر اپنی بیوی پر پھونک ماری اور وہ فوراً ننھی سی چڑیا جتنی بن گئی۔"

اور گمباش قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔ تھیوسانگ کی طرف دیکھ کر بولا۔

"کیا تمہیں بھی منتر پھونک کر چوہے جتنا بنا دوں؟"

تھیوسانگ مسکرانے لگا۔

"گمباش بھائی! مجھ پر تو رحم ہی کرو۔ میں تو تمہارا شاگرد ہوں۔"

اس وقت وشاکھا کیٹی پاس ہی ایک چھوٹی سی چوکی پر سرہانے کے اوپر لیٹی ہوئی تھی۔ عمارہ نے بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کے منہ میں دودھ کی چھ سات بوندیں ٹپکائیں تھیں۔ یہ اس کا رات کا کھانا تھا۔ وشاکھا کیٹی کا دودھ کی سات بوندیں پی کر پیٹ بھر گیا تھا۔ اور وہ سو گئی تھی۔ ماریا اس کے قریب گئی۔ اور بڑے آرام سے اسے سرہانے کے اوپر سے اٹھا کر اپنی قمیض کی جیب میں ڈال لیا۔

عنبر نے سرہانے کے اوپر سے وشاکھا کیٹی کو غائب ہوتے دیکھ لیا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ ماریا نے اپنا کام دکھا دیا ہے۔ اس نے اچانک سرہانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گھبراہٹ میں کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ارے گمباش تمہاری بیوی وشاکھا کہاں چلی گئی؟"

عمارہ اور گمباش نے چونک کر سرہانے کی طرف دیکھا۔ سرہانہ خالی تھا۔ وہ گھبرا کر اٹھے اور سرہانے کے نیچے ادھر اُدھر دیکھا۔ مگر وشاکھا کیٹی وہاں کہیں بھی نہیں تھی۔ گمباش نے لیمپ پکڑا اور اس کی روشنی میں دونوں جیسے چھان مارے لیکن وشاکھا کیٹی کہیں نہ ملی۔ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ عمارہ کی طرف دیکھ کر بولا۔

"کم بخت تم نے بھی خیال نہ کیا۔ وہ اُتر کر چلی گئی۔ میں نے تمہیں بار بار تاکید کی تھی۔ کہ اس کے پاؤں کے ساتھ دھاگے سے کنکر پتھر وغیرہ باندھ دینا۔"

عمارہ مایوسی سے کہنے لگی۔

"ابھی تو میں نے اِسے دودھ پلایا تھا۔ اِسے تو جیسے زمین کھا گئی ہے۔ وہ کہاں جا سکتی ہے۔ میں ایک بار پھر اِسے تلاش کرتی ہوں۔"

عنبر اور تھیوسانگ بھی اِسے جھوٹ موٹ تلاش کرنے لگے۔ مگر تھوڑی دیر بعد سب تھک ہار کر بیٹھ گئے۔ گمباش کی تو ساری دُنیا لٹ گئی تھی۔ اب تو اس کے پاس تماشہ دکھانے کو کچھ بھی نہیں تھا۔ اس نے عنبر کی خوشامد شروع کر دی۔ کہنے لگا۔

"عنبر بھائی! میری بیوی کو کسی دوسرے جادوگر نے اٹھا لیا ہے۔ اس نے مجھ سے کسی شے کا بدلہ لیا ہے۔ کل

سے اب تم ہی آگ پر چلنے کا کرتب دکھاؤ گے۔"

عنبر آہستہ سے بولا۔

"میری تو طبیعت ٹھیک نہیں۔ شاید اب میں کچھ عرصہ اپنا کرتب نہیں دکھا سکوں گا۔"

گمباش اور عمارہ پریشان ہو گئے۔ گمباش نے کہا۔

"عنبر بھائی! تم فکر نہ کرو۔ بے شک دو دن آرام کر لو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اکٹھے ہی رہیں گے۔"

عنبر بولا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارے ساتھ رہ کر تماشہ دکھانے کو تیار ہوں۔ مگر مجھے میرے سوال کا جواب دے دو۔ کہ تم اس عورت وشاکھا کو کہاں سے اُٹھا کر لائے ہو؟"

عمارہ چونک کر گمباش کا منہ تکنے لگی۔ گمباش کی کمائی کا ذریعہ اس سے چھین لیا گیا تھا۔ اب اس کی نظر عنبر کے منتر کو چرانے پر لگی ہوئی تھی۔ گمباش یہی سمجھ رہا تھا۔ کہ کسی دوسرے جادوگر نے اس کی بیوی کو جادو کے زور سے اُڑا لیا ہے۔ اس نے ناراض ہوئے بغیر کہا۔

"بھائی! تم اپنا کرتب جاری رکھو۔ میں تمہیں یہ راز بھی بتا دوں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

موم بتی کا طلسمی دھواں

عنبر نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے اس راز پر سے پردہ اٹھاؤ۔ پھر میں آگ پہ چلنے کا کرتب دکھاؤں گا لوگوں کو۔"

گمباش بھلا اسے کیسے یہ راز بتا سکتا تھا۔ مگر وہ عنبر کو ہاتھ سے کھونا بھی نہیں چاہتا تھا۔ اس نے مکاری سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"اچھا میں کل صبح تمہیں یہ راز بتا دوں گا۔"

عنبر اور تھیوسانگ اپنے خیمے میں آ گئے۔ چوہیا جتنی وشاکھا کیٹی ماریا کی جیب میں تھی۔ وہ چلا رہی تھی شور مچا رہی تھی۔ مگر جب تک وہ ماریا کے پاس تھی اس کی شکل کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اور اس کی آواز بھی کوئی نہیں سن سکتا تھا۔ ماریا نے وشاکھا کیٹی کے کان پر انگلی رکھ دی۔ اب وہ ماریا کی آواز بھی نہیں سن سکتی تھی۔ اس نے عنبر سے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ بدمعاش گمباش تمہیں اپنی بیوی کا راز بتا دے گا؟ ہرگز نہیں وہ ضرور کوئی خطرناک چال چلنے والا ہے۔ ہمیں اس کی طلسمی چال سے ہوشیار رہنا ہوگا۔"

تھیوسانگ نے بھی ماریا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"گمباش کی کمائی کا ذریعہ ختم ہو گیا ہے۔ وہ اب عنبر کو قابو میں کرنے کی کوشش کرے گا۔ عنبر! تم خبردار رہنا!"

عنبر نے بے نیازی سے کہا۔

"میری تم فکر نہ کرو۔ مجھ پر کسی جادو طلسم کا اثر نہیں ہوتا۔ اگر اس نے کل کیٹی کا راز نہ بتایا تو میں اسے زندہ زمین میں گاڑ دوں گا۔"

دوسرے خیمے میں گمباش اور عمارہ پریشان بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ گمباش کہہ رہا تھا۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وشاکھا کہاں چلی گئی۔"

عمارہ بولی۔

"ہو سکتا ہے تمہارا جادو ایک بار پھر الٹ گیا ہو۔ پہلے جادو نے الٹ کر اسے چھوٹا بنا دیا۔ پھر الٹ کر اسے غائب کر دیا۔"

گمباش خاموش رہا۔ اب وہ عمارہ کو کیا بتاتا کہ یہ اس کا جادو نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھی ہو سکتا۔ وہ سوچنے لگا۔ اگر جادو نہیں اُلٹا تو پھر کس نے وشاکھا کیٹی کو وہاں سے غائب کر دیا؟ ساری رات وہ پریشان رہا۔ اس کی بڑی قیمتی شے اُس سے چھن گئی تھی۔ اس نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا طلسم کام میں لاتے ہوئے اپنی مُردہ بیوی کی کھوپڑی کیٹی کی گردن پر لگا کر اپنی بیوی وشاکھا کی شکل میں آدھی گوری آدھی کالی عورت کا روپ دیا تھا۔ اس کے بعد خدا جانے یہ طلسم کیسے اُلٹا پڑ گیا۔ اور وشاکھا کیٹی انگلی جتنی ہو گئی۔ لیکن وہ اس کے پاس تھی اور وہ اس کی مدد سے زیادہ دولت کما سکتا تھا۔ لیکن اب تو وہ بھی اس کے پاس نہیں رہی تھی۔ وہ بالکل مفلس ہو کر رہ گیا تھا۔ آخر ایسا کیسے ہو گیا؟ وشاکھا کیٹی کو کس نے غائب کر دیا۔ جب جادوگر گمباش کو کوئی راہ نہ دکھائی دی تو اس نے فیصلہ کیا کہ وہ "کالا چلّہ" کرے گا۔

کالا چلّہ اپنے جادوگر استاد کی روح کو بلانے کا چلّہ ہوتا ہے۔ گمباش اپنے استاد جادوگر کی روح کو بلا کر اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ وشاکھا کیٹی کو کون اُٹھا کر لے گیا ہے۔ یہ چلّہ اسے شہر سے دور کسی تنہا جگہ پر بیٹھ کر کرنا تھا۔ جہاں قریب ہی پانی بھی بہہ رہا ہو۔ صبح ہوئی تو وہ خاموشی سے جنگل کی طرف نکل گیا۔ وہاں سے دُور جنگل میں ایک جگہ شفاف پانی کی ندی بہہ رہی تھی۔ گمباش ندی کے کنارے درخت تلے بیٹھ گیا۔ اور اس نے کالا چلّہ شروع کر دیا۔

ایک گھنٹے تک وہ آنکھیں بند کئے جادوئی منتر پڑھتا رہا۔ پھر اس نے آنکھیں کھول دیں اور ندی کے پانی پر زور سے پھونک مار کر کہا۔

"اے میرے جادوگر استاد! مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ میرے پاس آکر میری مدد کر"

یہ جملہ گمباش نے ساتویں بار دہرایا تو ندی کے پانی پر ایک جگہ دُھند سی چھا گئی۔ پھر دُھند آہستہ آہستہ دُور ہونے لگی اور اس میں سے ایک آدمی کی شکل اُبھری جس کے لمبے لمبے سفید بال تھے اور گردن میں ایک سانپ لپٹا پھنکار رہا تھا۔ یہ گمباش کے استاد جادوگر کی روح تھی۔ گمباش نے ہاتھ باندھ کر سر کو جھکایا اور اپنے استاد کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

"میرے گورو استاد! میں بڑی مشکل میں ہوں۔ وشاکھا کیٹی کو میں نے تمہارے منتروں کے ذریعے اپنے قابو میں کیا تھا مگر کسی نے اسے چھوٹا کر کے غائب کر دیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اسے کون اُٹھا کر لے گیا ہے۔"

جادوگر استاد کا پتھر ایسا چہرہ خاموش تھا۔ پھر اس کے ہونٹ ہلے اور آواز آئی۔

"گمباش! تو جس کو ڈھونڈ رہا ہے وہ تیرے خیمے میں ہی موجود ہے۔"

گمباش نے چونک کر پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"گورو دیو! یہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟ مجھے تو وشاکھا کیٹی کہیں دکھائی نہیں دیتی۔"

جادوگر استاد نے کہا۔

"تیرے خیمے میں تین مہمان آئے ہوئے ہیں۔"

گمباش بولا۔

"مہاراج آپ کو شاید غلطی لگ رہی ہے۔ میرے خیمے میں تو صرف دو مہمان آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام عنبر ہے جو آگ پر چلنے کا کرتب دکھاتا ہے۔"

جادوگر استاد کی آواز آئی۔

"نادان گمباش غور سے سن! ان کے ساتھ ایک لڑکی بھی ہے۔ جس کا نام ماریا ہے۔ وہ کسی کو نظر نہیں آتی۔ وشاکھا کیٹی اس غیبی لڑکی ماریا کی جیب میں ہے۔"

گمباش تو دنگ ہو کر رہ گیا۔ بولا۔

"مہاراج! اس ماریا غیبی لڑکی سے میں اپنی وشاکھا کیٹی کیسے حاصل کر سکتا ہوں؟"

جادوگر استاد نے کہا۔

"تو جس کو وشاکھا کہہ رہا ہے۔ وہ ماریا کی بہن کیٹی ہے اور تمہارے پاس جو دو آدمی آئے ہوئے ہیں وہ بھی کیٹی کے بھائی ہیں۔ اور اسی کی تلاش میں تمہارے پاس آئے تھے۔

ان میں سے ایک کا نام عنبر اور دوسرے کا نام تھیو سانگ ہے۔ تھیو سانگ میں یہ طاقت ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنے ارادے سے جس شے کو جس آدمی کو اپنی انگلی سے چھوتا ہے وہ چھوٹے سائز کا ہو جاتا ہے۔ تمہاری وشاکھا کیٹی کو اسی نے اپنی انگلی سے چھو کر چھوٹا کر دیا تھا۔ اب وہ لوگ تم سے یہ راز معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ تم نے کیٹی پر کون سا جادو کیا ہے کہ وہ نہ صرف اپنی یادداشت بھول گئی ہے۔ بلکہ اس کا چہرہ بھی سیاہ حبشی عورت کا بن گیا ہے۔ اسی راز کو معلوم کرنے کی خاطر وہ تمہارے خیمے میں ابھی تک موجود ہیں۔ ورنہ وہ کیٹی کو لے کر اب تک جا چکے ہوتے۔"

اب جادوگر گمباش کی سمجھ میں ساری بات آ گئی تھی۔ اس کے جادوگر استاد کی روح نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا۔ اب اس نے اپنے استاد سے کہا کہ وہ اس کی مدد کرے کہ وہ ان لوگوں سے اپنی وشاکھا کیٹی دوبارہ واپس لے لے۔ استاد جادوگر کی روح نے کہا۔

"اب دن نکل آیا ہے۔ ابھی جب تم واپس اپنے خیمے میں جاؤ گے تو عنبر تم سے وہ منتر معلوم کرنے کی کوشش کرے گا۔ جس کی مدد سے تم نے وشاکھا کیٹی کو آدھا کالا اور آدھا گورا کر دیا تھا۔ تم اسے کہنا کہ میں یہ راز تمہیں آدھی رات کو بتاؤں گا۔ جب سب سو چکے ہوں گے۔ پھر جب رات

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آدھی گزر جائے اور عنبر تمہارے پاس بیٹھا ہو تو تم تھیوسانگ کو بھی وہاں بلا لینا۔ ظاہر ہے کہ غیبی لڑکی ماریا بھی وہیں آ جائے گی۔ پھر میں تم کو ایک منتر بتاتا ہوں تم وہ منتر پڑھ کر موم بتی کی لاٹ پر زور سے پھونک مار دینا۔ موم بتی بجھ جائے گی۔ اس میں سے ایک دم سے دھوئیں کا بادل اُٹھے گا۔ جس کے ساتھ عنبر تھیوسانگ اور ماریا بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس وقت تم غیبی لڑکی ماریا کو دیکھ سکو گے بس پھر تم وشاکھا کیٹی کو ماریا کی جیب سے نکال کر وہاں سے افریقہ کے ملک سوڈان کی طرف نکل جانا۔ عمارہ کی بھی پرواہ نہ کرنا۔ کیونکہ اگر عنبر اور تھیوسانگ یا ماریا کو ہوش آ گیا تو وہ تمہیں پکڑ لیں گے۔ پھر میرا کوئی منتر تمہاری مدد نہیں کر سکے گا۔"

گمباش نے کہا۔

"گورو جی! کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں ماریا کو ہمیشہ دیکھ لیا کروں۔ کیونکہ ممکن ہے وہ میری تلاش میں سوڈان بھی پہنچ جائے۔"

جادوگر استاد نے کہا۔

"موم بتی کے طلسمی دھوئیں کی وجہ سے تمہاری آنکھوں میں اتنی طاقت آ جائے گی کہ پھر تم ماریا کو دیکھ لیا کرو گے۔

اب میں واپس جاتا ہوں۔"

اتنا کہہ کر استاد جادوگر کی روح ندی کے پانی میں غائب ہو گئی۔ گمباش کو وشاکھا کیٹی کی گمشدگی کا راز معلوم ہو گیا تھا۔ وہ خوشی خوشی درخت کے نیچے سے اُٹھا اور اپنے خیمے والے میدان کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہاں عنبر تھیوسانگ عمارہ اور ماریا اس کا بے چینی سے انتظار کر رہے تھے۔ عمارہ پریشان تھی کہ گمباش کہیں اسے اکیلی چھوڑ کر چلا تو نہیں گیا۔

عنبر کو یہ پریشانی تھی کہ کہیں گمباش انہیں کیٹی کے طلسم کا کا راز بتائے بغیر تو غائب نہیں ہو گیا۔ جب انہوں نے گمباش کو آتے دیکھا تو ان کی جان میں جان آئی۔ ماریا نے آہستہ سے عنبر سے کہا۔

"وہ اب اسے ہاتھ سے مت جانے دینا۔ ہر حالت میں اس سے پتہ کرو کہ کیٹی پر اس نے کون سا طلسم کیا ہے۔"

ناشتہ سب نے مل کر کیا۔ ناشتے کے بعد عنبر نے گمباش کو ایک طرف لے جا کر کہا۔

"میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ میں صبح تمہیں آگ پر چلنے کا منتر بتاؤں گا اور تم نے بھی وعدہ کیا تھا کہ تم مجھے وہ منتر بتاؤ گے جس کو پھونک کر تم ایک عورت کو آدھا کالی اور آدھا گوری بنا دیتے ہو۔"

گمباش پہلے ہی سے تیار تھا۔ کہنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں تمہیں آج آدھی رات کے وقت وہ منتر بتاؤں گا۔ مگر تمہیں تھیوسانگ کو ساتھ رکھنا ہوگا۔ تاکہ وہاں کوئی گواہ موجود ہو تاکہ تم بعد میں یہ نہ کہہ سکو کہ میں نے تمہیں منتر نہیں بتایا تھا بلکہ تم پہلے ہی سے اسے جانتے تھے۔"

عنبر بڑا خوش ہوا بولا۔

"تم فکر نہ کرو۔ تھیوسانگ میرے ساتھ ہوگا۔"

رات کو عنبر نے آگ پر چلنے کا کرتب لوگوں کو دکھایا۔ جتنی آمدنی ہوئی عنبر نے وہ ساری کی ساری گمباش کے حوالے کر دی۔ وشاکھا کیٹی ابھی تک ماریا کی جیب میں تھی۔ عنبر نے تھیوسانگ اور ماریا کو بتا دیا تھا کہ گمباش آج رات کیٹی کا طلسم اسے بتانے والا ہے۔ ماریا اور تھیوسانگ بھی بڑے خوش تھے۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ مکار گمباش ان کے ساتھ ایک خطرناک چال چلنے والا ہے۔ رات کو عنبر اور تھیوسانگ گمباش کے خیمے میں آ گئے۔ گمباش نے انہیں ساتھ لیا اور میدان کی دوسری جانب ایک چٹان کی اوٹ میں ایک جگہ بیٹھ گیا۔ اس نے موم بتی جلا دی اور بولا۔

"میں ایک خاص منتر پڑھ کر موم بتی کا شعلہ بجھا دوں گا اس کے بعد تمہیں وہ منتر بتا دوں گا جس کے لیے تم سے وعدہ کیا ہے مگر اس کے بعد تمہیں بھی وعدے کے مطابق مجھے آگ پر چلنے کا راز بتانا ہوگا۔"

"میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ تمہیں اپنا راز ضرور بتاؤں گا۔"

گمباش نے تھیوسانگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تھیوسانگ! تم گواہ رہنا۔"

تھیوسانگ سر کھجاتے ہوئے بولا۔

"ہاں ہاں۔ میں گواہ رہوں گا۔ عنبر کو یہ راز تمہیں بتانا ہی ہوگا۔ مگر پہلے تم وشاکھا کا منتر بتاؤ گے۔"

گمباش بولا۔

"اس کا میں وعدہ کر چکا ہوں۔ اب میں اپنا منتر شروع کرتا ہوں۔"

گمباش نے اپنے جادوگر استاد کی روح کا بتایا ہوا منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ تھیوسانگ عنبر اور ماریا اس کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے۔ ماریا بھی قریب ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ جب گمباش نے سات بار منتر کا ورد کر لیا تو زور سے موم بتی کو پھونک مار دی۔ موم بتی کا شعلہ بجھ گیا۔ شعلے کے بجھتے ہی وہاں دھوئیں کا بادل تیزی سے اٹھا اور اس نے عنبر تھیوسانگ اور ماریا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یہ دھواں گمباش کی آنکھوں میں بھی لگا۔ اس نے دو تین بار آنکھیں جھپکا کر دیکھا کہ دھواں غائب ہو گیا تھا۔ اور اس کے سامنے عنبر اور تھیوسانگ بے ہوش پڑے تھے۔ ان کے قریب ہی گمباش کو ایک خوب صورت نیلی آنکھوں اور سنہری بالوں والی ایک نوجوان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لڑکی بھی بے ہوش پڑی نظر آئی۔ وہ سمجھ گیا کہ یہی غیبی لڑکی ماریا ہے۔ ماریا کے اردگرد روشنی کا ایک دھیما سا ہالہ تھا۔

گمباش نے جلدی سے ماریا کی جیب میں ہاتھ ڈال کر وشاکھا کیٹی کو باہر نکال لیا۔ وشاکھا کیٹی باریک آواز میں زور زور سے چلانے لگی۔

"گمباش! میرے پتی دیو! مجھے بڑا کرو۔ یہ تم نے مجھے کس کی جیب میں قید کر دیا تھا؟"

گمباش نے آہستہ سے کہا۔

"وشاکھا! فکر نہ کرو۔ اب تم آزاد ہو۔ میں تمہیں بڑا بھی کر دوں گا۔ میں اس خاص طلسم کی تلاش میں ہی یہاں سے جا رہا ہوں"

گمباش نے چھوٹے سائز کی وشاکھا کیٹی کو اپنی جیب میں رکھا اور چٹان کی اوٹ سے نکل کر اپنے خیمے کے پاس آگیا۔ عمارہ اندر بے خبر گہری نیند سو رہی تھی۔ گمباش کو اس کی ضرورت نہیں تھی۔ اس نے مختصر سا سامان جھولے میں ڈال کر گھوڑے پر رکھا۔ اس پر چھلانگ لگا کر سوار ہوا اور رات کے اندھیرے میں گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے بندرگاہ کی طرف چل دیا۔ بندرگاہ پر ایک تجارتی سامان سے لدا ہوا جہاز افریقہ کی طرف جانے کو بالکل تیار کھڑا تھا۔ گمباش اس جہاز کے کپتان سے ملا۔ اسے کافی چاندی کے سکے دے کر جہاز میں سوار ہونے کی اجازت لی اور گھوڑے کو وہیں چھوڑ جہاز پر چڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جہاز نے لنگر اٹھایا۔ اور افریقہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

جس وقت عنبر تھیوسانگ اور ماریا کو ہوش آیا تو گمباش کا بادبانی سمندری جہاز ایتھنز کی بندرگاہ سے کافی دور نکل چکا تھا۔ عنبر اور تھیوسانگ نے غور سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ ماریا نے کہا۔

"یہ — یہ گمباش کہاں چلا گیا؟ اس نے ہمیں بے ہوش تو نہیں کیا تھا؟"

عنبر بولا۔

"مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"وہ ہمیں دھوکہ دے کر نکل گیا ہے۔ ماریا۔ دیکھو کیٹی تمہاری جیب میں ہی ہے نا؟"

ماریا نے جلدی سے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ اس نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیٹی غائب ہے"

عنبر اور تھیوسانگ بھی پریشان ہو گئے۔ سمجھ گئے کہ یہ اسی جادوگر گمباش کی سازش تھی۔ عنبر کہنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"حیرانی کی بات یہ ہے کہ اس کو کیسے پتہ چل گیا کہ کیٹی، ماریا کی جیب میں ہے"

تھیوسانگ بولا۔

"اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ وہ ماریا کو دیکھ رہا تھا"

عنبر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس کے منتروں کی وجہ سے جو دھواں اُٹھا ہو اس دھوئیں میں اسے ماریا نظر آئی ہو اور اس نے ماریا کی جیب سے کیٹی کو نکال لیا ہو"

تھیوسانگ نے کہا۔

اب یہاں سے اُٹھو۔ گمباش کی تلاش کرتے ہیں وہ یہیں کہیں ہوگا"

ماریا بولی۔

"میں اسے تلاش کرتی ہوں۔ تم لوگ خیمے میں جاؤ"

عنبر اور تھیوسانگ وہاں سے بھاگ کر خیمے میں آئے۔ دیکھا کہ گمباش کہیں نہیں ہے۔ عمارہ بھی جاگ پڑی۔ اسے معلوم ہوا کہ گمباش چلا گیا ہے تو وہ بھی گھبرا گئی۔ عنبر نے تھیوسانگ کو ایک طرف لے جا کر کہا۔

"ماریا اس کی تلاش میں گئی ہے۔ وہ اسے ضرور کہیں نہ کہیں تلاش کرے گی"

پھر عنبر عمارہ کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔

"وہ ہمیں بھی بتا کر نہیں گیا۔ ہم سو رہے تھے۔ گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز آئی تو ہم جاگ پڑے۔ خیمے سے باہر نکل کر دیکھا کہ گمباش گھوڑے پر سوار بھاگا جا رہا ہے"

عمارہ کہنے لگی۔ پھر وہ جنگل میں کہیں کوئی چلہ کرنے گیا ہوگا۔ صبح ہونے تک واپس آجائے گا۔ تم لوگ آرام کرو"

عمارہ اپنے خیمے میں سونے کے لیے چلی گئی۔ مگر عنبر اور تھیوسانگ بے چین تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ گمباش کیٹی کو لے کر فرار ہوا ہے۔ اگر ماریا کو بھی اس کی کوئی خبر نہ ملی تو پھر کیٹی ان سے نہ جانے کتنی دور چلی جائے۔

ماریا، گمباش کی تلاش میں فضا میں اڑتی ہوئی شہر کے اوپر چکر لگانے لگی۔ پھر وہ شہر سے باہر پہاڑیوں کی طرف نکل گئی۔ اندھیرے میں اسے گمباش کا کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا۔ اگرچہ وہ اندھیرے میں دیکھ سکتی تھی مگر دن کی روشنی کے مقابلے میں رات کے اندھیرے میں وہ زیادہ تسلی سے گمباش کو تلاش نہ کر سکتی تھی۔ اسے خیال ہی نہ آیا کہ وہ ایتھنز کی بندرگاہ کی طرف نکل جائے۔ اس کا یہی خیال تھا کہ گمباش کیٹی کو لے کر ضرور یہیں کسی جنگل میں چھپا ہو گا۔ وہ واپس آگئی۔ اور عنبر تھیوسانگ کو بتایا کہ تمام رات سنسان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پڑے ہیں۔ گمباش کہیں بھی نہیں ہے۔

تھیو سانگ نے کہا۔

"وہ گھوڑے پر سوار ہو کر گیا ہے۔ کیونکہ اُس کا گھوڑا یہاں موجود نہیں ہے"

عنبر نے کہا۔

"مگر یہ بھی تو سوچو کہ وہ ہمیں آدھی رات کو بے ہوش کرنے کے بعد بھاگا تھا اور اب صبح ہونے ہی والی ہے وہ تو خدا جانے کہاں کا کہاں پہنچ گیا ہوگا"

تھیو سانگ کہنے لگا۔

"پھر تو ماریا ہی فضا میں اُڑ کر اسے ڈھونڈھ سکتی ہے"

ماریا نے کہا کہ ہو سکتا ہے وہ یہیں کہیں جنگل میں چھپا بیٹھا ہو۔ تھیو سانگ نے جواب میں کہا۔

"یہ ناممکن ہے۔ وہ راتوں رات اس علاقے سے نکل گیا ہوگا۔ وہ کیٹی کے ساتھ اس علاقے میں کبھی نہیں رہے گا۔ مصیبت یہ ہے کہ چھوٹے سائز کا ہونے کی وجہ سے کیٹی کی خوشبو بھی مدھم ہو گئی ہے۔ اور جب تک اس کے بالکل قریب نہ جایا جائے۔ اس کی خوشبو ہمیں نہیں آئے گی"

اچانک عنبر نے کہا۔

"ماریا! میرا خیال ہے کہ وہ بندرگاہ کی طرف گیا ہوگا۔ اور ضرور کسی جہاز میں سوار ہو کر یہاں سے دفع ہو گیا ہوگا"

ماریا نے چونک کر کہا۔

"اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا تھا۔ میں ابھی بندرگاہ پر جا کر پتہ کرتی ہوں کہ رات کو کوئی جہاز تو روانہ نہیں ہوا تھا۔ تم لوگ اسی شہر میں اسی جگہ رہنا۔ میں زیادہ دیر نہیں لگاؤں گی"

یہ کہہ کر ماریا نے اُڑان بھری اور ہوا میں اُڑتی ہوئی سیدھی بندرگاہ پر جا پہنچی۔ اب وہ کسی سے پوچھ نہیں سکتی تھی۔ وہ مسافروں اور مزدوروں کے درمیان چکر لگانے لگی۔ ایک جگہ اسے مزدوروں کی باتوں سے معلوم ہو گیا کہ ایک تجارتی جہاز مال لے کر افریقہ کے ملک سوڈان کی طرف روانہ ہوا ہے۔ ماریا نے وہیں سے اُڑان بھری اور ہوا میں اُڑتی ہوئی سمندر کے اوپر آ گئی۔ وہ بڑی تیز رفتاری کے ساتھ اُڑتی جا رہی تھی۔ بہت جلد اسے دُور کھلے سمندر میں ایک سمندری جہاز کے بادبان نظر آ گئے۔

ماریا غوطہ لگا کر جہاز کی طرف بڑھی۔

اس وقت گمباش جہاز کے عرشے پر دھوپ میں ایک طرف سامان کے ڈھیر کے پیچھے بیٹھا تھا۔ وشاکھا کیٹی اس کی جیب میں تھی۔ چونکہ اس کی آنکھوں میں موم بتی کا طلسمی دھواں پھر چکا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس لیے اب وہ غیبی ماریا کو دیکھ سکتا تھا۔ ایک بار جو اس کی نگاہ او
کی طرف گئی تو اُس نے ایک لڑکی کو ہوا میں اُڑتے ہوئے جہاز کی طر
آتے دیکھا۔ گمباش ایک دم سے چونک اُٹھا۔ اُس نے آسمان پر
دُور ہی سے ماریا کو پہچان لیا۔ یہ سوائے ماریا کے کوئی اور نہیں ہو سک
تھا۔ وہ اُس کی تلاش میں آئی تھی۔

گمباش تیزی سے جہاز کی نچلی منزل میں اُتر گیا۔ وہ ایک کیبن میں
آگیا۔ یہ کیبن جہاز کی سب سے نچلی منزل میں تھا اور اس میں بوریاں
ہی بوریاں بھری رکھی تھیں۔ گمباش کو معلوم تھا کہ ماریا ایک غیبی لڑکی ہے
اور وہ بڑی آسانی سے اس کیبن میں بھی آجائے گی۔ گمباش لپک کر
بوریوں کے پیچھے آگیا۔ اور ان کے درمیان چھپ کر بیٹھ گیا۔

اس وقت ماریا جہاز کے عرشے پر اُتر چکی تھی۔ اس نے گمباش
کو نیچے جاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ اِسے بھی کوئی نہیں دیکھ سک
تھا۔ چنانچہ وہ عرشے پر چل کر گمباش کو تلاش کرنے لگی۔ وہاں گمباش
نہیں تھا۔ ماریا کو کیٹی کی خوشبو بھی نہیں آرہی تھی۔ چھوٹی ہونے کی و
سے اس کی خوشبو ایک گز سے زیادہ دُور تک نہیں جاتی تھی۔

ماریا جہاز کے نیچے اُتر گئی۔ یہاں کیبن ساتھ ساتھ بنے ہوئے تھے۔
چونکہ یہ تجارتی جہاز تھا اس پر مسافر بالکل نہیں تھے۔ جہاز کے
ملاح ہی اِدھر اُدھر گھوم پھر رہے تھے۔ ماریا جہاز کے کچن میں
گئی۔ یہاں کچھ ملاح بیٹھے کھانا وغیرہ کھا رہے تھے۔ ماریا نے ایک

ایک کر کے دوسری منزل والے سارے کیبن دیکھ لیے۔ اِسے
گمباش کہیں نظر نہ آیا۔ اب صرف سب سے نچلی منزل ہی رہ گئی
تھی۔ ماریا نچلی منزل میں آگئی۔ یہاں صرف دو کیبن تھے۔ دونوں میں سامان
بھرا ہوا تھا۔

ماریا اِس کیبن میں بھی آئی جس کی بوریوں کے پیچھے گمباش چھپا
ہوا تھا۔ گمباش نے ماریا کے قدموں کی آہٹ سُن لی تھی۔ چونکہ وہ
اِسے دیکھ سکتا تھا اس لیے اس کے قدموں کی چاپ بھی سن سکتا
تھا۔ گمباش نے اپنا سانس روک لیا۔ اور بوریوں میں اور زیادہ سمٹ
کر بیٹھ گیا۔ ماریا نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ وہاں سامان کے سوائے اور
کچھ نہیں تھا۔ ماریا نے زور سے سانس لیا۔ اِسے کیٹی کی خوشبو بھی نہ
آئی۔ وہ سمجھ گئی کہ گمباش یہاں نہیں ہے۔ ماریا کیبن سے نکل کر
جہاز کے عرشے پر آگئی۔ وہ سوچنے لگی کہ اگر گمباش اس جہاز پر سوار
نہیں ہوا تو وہ کہاں اور کس طرف گیا ہوگا؟

ممکن ہے وہ ایتھنز شہر سے نکل کر یونان کے دوسرے شہر
سپارٹا کی طرف نکل گیا ہو۔ اسے گمباش کو سپارٹا کے شہر میں تلاش
کرنا چاہیئے۔ اس نے ایک بار پھر جہاز کو اچھی طرح سے دیکھا۔
اور پھر ہوا میں بلند ہو کر واپس ایتھنز شہر کی طرف پرواز کرنے
لگی۔ وہاں عنبر اور تھیوسانگ اس کی راہ میں دیکھ رہے تھے۔ ماریا
نے انہیں بتایا کہ گمباش جہاز پر نہیں تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میرا خیال ہے کہ وہ سپارٹا شہر کی طرف گیا ہوگا۔ ہمیں سپارٹا جا کر اسے تلاش کرنا چاہیئے۔"

تھیوسانگ خاموش رہا۔ عنبر بولا۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمیں اب سپارٹا کی طرف روانہ ہونا ہوگا۔"

"میری تو یہی رائے ہے۔" ماریا نے کہا "تھیوسانگ تمہارا کیا خیال ہے؟"

تھیوسانگ سر کھجا رہا تھا۔ کہنے لگا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ چلو سپارٹا چل کر دیکھ لیتے ہیں۔"

عنبر نے اسی وقت تیاری شروع کر دی۔ عمارہ سے اس نے پوچھا کہ اس کا کیا ارادہ ہے؟ کیونکہ دن کافی نکل آیا ہے اور گمباش ابھی تک واپس نہیں آیا۔ عمارہ کو بھلا کیا معلوم تھا کہ گمباش اسے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ مسکراتے ہوئے بولی۔

"گمباش میرا پرانا دوست ہے۔ میں اس کا انتظار کروں گی وہ دوپہر تک آجائے گا۔"

عنبر اور تھیوسانگ تو جانتے تھے کہ اب وہ وہاں کبھی نہیں آئے گا۔ مگر انہوں نے عمارہ سے ایسی کوئی بات نہ کی اور گھوڑوں پر سوار ہو کر عمارہ سے اجازت لی اور اس سڑک پر اپنے گھوڑے ڈال دیئے۔

جو ایتھنز کی پہاڑیوں سے ہوتی ہوئی یونان کے دوسرے بڑے شہر سپارٹا کی طرف جاتی تھی۔ ماریا، تھیوسانگ اور عنبر کو ہم یونان میں سپارٹا کی طرف جانے والی سڑک پر چھوڑتے ہیں۔ کیٹی اس وقت گمباش کی جیب میں بند کھلے سمندر میں سفر کرتی افریقہ کے ملک سوڈان کی طرف جا رہی تھی۔

اب ہم واپس ناگ کی طرف آتے ہیں۔

ناگ کو ہم نے سمندری چٹان والے لائٹ ہاؤس کے نیچے غار میں اس حالت میں چھوڑا تھا کہ وہ نیم مردہ سانپ کی شکل میں بے حس و حرکت بند غار کی ریت پر پڑا ہے اور اس کے پاس ہی برہمن کی بد روح ایک بوجھل نظر نہ آنے والے دھند کے گولے کی شکل میں زمین کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ برہمن نے ناگ اور کیٹی کو دھوکا دیا تھا اور اس کی سزا اسے یہ ملی تھی کہ جب مگرمچھ مر گیا تو برہمن کی روح مگرمچھ میں سے نکل کر اوپر آسمان کی طرف اڑنے کی بجائے وہیں بھاری ہو کر رہ گئی۔ یہ برہمن کی روح کے لیے بہت بڑا عذاب تھا۔ برہمن سمجھ گیا کہ اس کی روح بد روح بن چکی ہے۔

وہ قریب ہی پڑے ناگ کو بھی دیکھ رہی تھی۔ ناگ برہمن کی بد روح کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ناگ کا ذہن بڑی آہستگی سے کام کر رہا تھا۔ اسے آہستہ آہستہ عنبر تھیوسانگ اور ماریا کیٹی کا خیال آنے لگا۔ اسے یاد آیا کہ کیٹی کو وہ پیچھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک چٹان کے پاس چھوڑ کر یہاں آیا تھا کہ برہمن مگرمچھ کے چکر میں پھنس گیا۔ مگرمچھ تو مر چکا تھا مگر ناگ خود غار کے اندر اس حالت میں بند ہو کر رہ گیا تھا۔ کہ اس پر مگرمچھ کے معدے کے طلسمی تیزاب کا اثر ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتا تھا۔

برہمن کی بد روح نے اب کیڑے اور ناگ کا خیال بھلا دیا تھا۔ اور اسے اپنی روح کی نجات کی فکر پڑ گئی تھی۔ وہ یہی سمجھے ہوئے تھے کہ وہ مگرمچھ بنا دیا گیا تھا۔ اور اب چونکہ مگرمچھ مر چکا ہے۔ تو اسے روح کی شکل میں آسمان کی طرف چلے جانا چاہیے تھا۔ چونکہ آسمان کی طرف اس کی روح نہیں گئی۔ اس لیے اب وہ بد روح بن گیا ہے۔ اور وہ خدا جانے کب تک زمین کے ساتھ چمٹا عذاب جھیلتا رہے۔ برہمن کی بد روح کو جو منتر یاد تھے اس نے پڑھنے شروع کر دیئے۔ منتر پڑھنے سے برہمن کی روح میں ایک حرکت پیدا ہونے لگی۔ وہ زمین سے بلند ہو گئی۔ اب وہ دائیں بائیں گھوم سکتی تھی۔ برہمن کی بد روح کے اندر جب حرکت اور تھوڑی سی بہت طاقت آ گئی۔ تو اس نے ناگ کی طرف دیکھا جو بے حس و حرکت سانپ کی شکل میں غار کی زمین پر پڑا تھا۔

برہمن کی بد روح نے ناگ کو آہستہ سے اٹھا لیا۔

ناگ سانپ کی شکل میں برہمن کی بد روح کے ساتھ لٹکا ہوا

تھا۔ اور روح اسے لے کر غار کے منہ پر پڑے ہوئے چٹان کے بڑے ٹکڑے میں سے گزر گئی۔ روح نے محسوس کیا کہ ناگ کی وجہ سے اس کے لیے فضا میں بلند ہونا مشکل ہو رہا ہے۔ برہمن کی بد روح ناگ کو کسی ایسی حالت میں قید کر دینا چاہتی تھی۔ جہاں سے وہ زندگی بھر باہر نہ نکل سکے۔ بد روح نے ساحل سمندر کے پاس پتھروں کے بیچ میں آ کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ اِسے ایک جگہ شیشے کی بوتل پڑی دکھائی دی جس کا کارک بھی وہیں پڑا تھا۔

برہمن کی بد روح نے ناگ کو بوتل میں بند کر کے کارک سے بوتل کا منہ بند کر کے اسے سمندر کے وسط میں جا کر پھینک دیا۔ بوتل سمندر کی لہروں پر اوپر نیچے ہوتے ہوئے ایک طرف روانہ ہو گئی۔ بوتل میں ہوا ہونے کی وجہ سے وہ ڈوب نہیں سکتی تھی۔ ناگ سانپ کی شکل میں بوتل میں بند تھا۔ اور بوتل اسے لے کر سمندر کی لہروں کے ساتھ آہستہ آہستہ نامعلوم منزل کی طرف بہنے لگی۔ برہمن کی روح بوتل کو پھینکتے ـــــ ہی ہلکی ہو گئی۔ اب وہ بڑی تیزی اور آسانی سے آسمانوں کی طرف اُڑتی ہوئی جا رہی تھی۔ روح اِس دنیا سے جدا ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اوپر آسمانوں کی دنیا میں پہنچ گئی۔ جہاں فرشتے اس کا حساب کتاب لینے کی تیاریاں کر چکے تھے۔ یہاں اب روح کے اعمال کا حساب کتاب لیا جانے والا تھا۔ اور اس کے بعد روح کو اس کے اعمال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے مطابق جنہم یا جنت میں بھیجا جانا تھا۔ ناگ کو برہمن کی رو
سے نجات مل گئی تھی۔ مگر وہ خود بوتل میں بند سمندر کی بے کرا
وسعتوں میں بھٹکتا پھر رہا تھا۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

بوتل میں بند ناگ

ناگ کو سمندر میں بھٹکتے ہوئے ایک ہفتہ گزر گیا۔

سمندر میں اگر بوتل بند کر کے پھینکی جائے تو وہ ڈوبتی نہیں اور لہروں کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھتی ہے۔ مگر یہ سفر بے حد سُست رفتار ہوتا ہے۔ کیونکہ سمندر کے وسط میں لہروں کی رفتار بہت دھیمی ہوتی ہے۔ سمندر کے عین درمیان میں تو لہریں صرف اوپر نیچے ہی ہوتی رہتی ہیں۔ ناگ بوتل میں بند تھا۔ وہ سانپ کی شکل میں تھا۔ اور ابھی تک بے حس و حرکت تھا۔ وہ عنبر ماریا تھیوسانگ کے بارے میں اب پوری طرح سے سوچ سکتا تھا۔ اسے یہ بھی یاد تھا کہ وہ کیٹی کو چھوڑ کر لائیٹ ہاؤس چٹان پر آیا تھا کہ مگرمچھ نے اسے نگل لیا۔ پھر وہ مگرمچھ کے اندر سے آگ کی پھنکار کے ساتھ باہر نکل آیا۔ مگرمچھ مر گیا۔ اس کی بد روح نے ناگ کو زخمی اور بے حس کر دیا۔ اور اب اس سے اپنی موت کا بدلہ لیتے ہوئے اسے بوتل میں بند کر کے سمندر کے حوالے کر دیا تھا۔ ناگ بوتل کے اندر سے دیکھ رہا تھا۔ کہ وہ لہروں کے ساتھ ساتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آہستہ آہستہ بہتا چلا جا رہا تھا۔ ناگ کا منہ پوری طرح سے نہیں کھل رہا تھا۔ اس کے سانس کی رفتار بھی اتنی مدھم تھی کہ وہ زور سے سانس لے کر اپنی شکل تبدیل کرنے کا تجربہ نہیں کر سکتا تھا۔

جب اسے سمندر میں بھٹکتے دو ہفتے گزر گئے تو ناگ کی بوتل لہروں کے ساتھ تیزی سے بہنے لگی۔ ناگ سمجھ گیا کہ ضرور ساحل کے قریب آگیا ہے جس کی وجہ سے سمندری لہروں کی رفتار تیز ہو گئی ہے۔ ایک بار بوتل لہروں کے ساتھ اوپر ابھری تو ناگ نے بوتل کے شیشے کے اندر سے باہر دیکھا۔ اسے دور آسمان پر ایک سیاہ دھبہ نظر آیا۔ یہ کوئی جزیرہ تھا۔ سمندر کی لہریں تیزی سے جزیرے کے ساحل کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

آخر جزیرہ بہت قریب آگیا۔ جزیرے کے ساحل پر نوکیلی چٹانیں ابھری ہوئی تھیں۔ جن کے ساتھ موجیں زور شور سے ٹکرا کر جھاگ اڑا رہی تھیں۔ ناگ کی بوتل طوفانی رفتار کے ساتھ چٹانوں کی طرف بڑھی۔ اور بڑے زور شور سے چٹان سے جا کر ٹکرا گئی۔

چٹان سے ٹکراتے ہی بوتل ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور ناگ باہر پتھروں پر جا گرا۔ پتھروں پر گرتے ہی اس نے محسوس کیا کہ ابھی تک اس کے جسم میں پوری طاقت نہیں آئی اور اس کا جسم ویسے ہی بے حس ہے۔ ناگ پتھروں میں جہاں گرا تھا وہاں پہ ہی پڑا رہا۔

اس کے قریب سمندری پانی کا چھوٹا سا گڑھا بھر گیا تھا۔ موجیں چٹان سے ٹکراتیں تو پانی کی پھوار ناگ کے جسم پر پڑتی۔ کچھ دیر بعد ناگ نے محسوس کیا کہ سمندر کی اس پھوار کی وجہ سے اس کے جسم میں تھوڑی جان سی آگئی ہے۔ ناگ نے حرکت کرنے کی کوشش کی تو وہ اس میں کامیاب ہو گیا۔ وہ آہستہ آہستہ رینگنے لگا۔ وہ بالکل گھونگھے کی طرح رینگ رہا تھا۔

ناگ کے لیے اتنی کامیابی ہی بہت تھی۔ اب اسے امید پیدا ہو چکی تھی کہ بہت جلد اس کی طاقت واپس لوٹ آئے گی۔ مگر سب سے زیادہ پریشانی ناگ کو یہ تھی کہ اس کا سانس ابھی بے معلوم انداز میں چل رہا تھا۔ ناگ رینگتا رینگتا چٹان کے درمیان سے گزرتا ساحل سمندر کی ریت پر آگیا۔ دن کا وقت تھا آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ دھوپ بالکل نہیں تھی۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ اور ناریل اور پام کے درخت ہوا میں جھوم رہے تھے۔ ناگ کو کچھ اندازہ نہیں تھا کہ یہ کون سا جزیرہ ہے اور کس سمندر میں واقع ہے۔ ناگ کو تو صرف یہی فکر تھی۔ کہ کسی طرح سے اس کی طاقت لوٹ آئے۔

ریت گیلی تھی۔ ناگ اس پر بڑی آہستگی سے رینگتے ہوئے ریت سے گزر کر سامنے جزیرے کے ہرے بھرے درختوں کے درمیان آگیا۔ یہاں بڑا سبزہ تھا۔ گھنی جھاڑیاں اور اونچی اونچی گھاس ہوا میں لہرا رہی تھی۔ یہاں آس پاس کوئی آبادی نظر نہیں آتی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھی۔ ناگ نے سوچا کہ ممکن ہے یہ جزیرہ ویران اور بے آباد ہو۔ ناگ ایک درخت کے نیچے گھاس کے درمیان خاموشی سے لیٹ گیا۔

آسمان پر کالے کالے بادل چھانے لگے۔ سمندر کی جانب سے بادلوں کے سیاہ ٹکڑے آکر آسمان کو ڈھانپ رہے تھے۔ دن کی روشنی بہت مدھم ہو گئی۔ بارش نہیں ہو رہی تھی۔ ہوا بھی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ دن گزرتا چلا گیا۔ جب شام کا اندھیرا ساحل پر پھیلنے لگا تو ناگ کو ایسی آواز سنائی دی جیسے کچھ لوگ اداس آواز میں ماتمی گیت گاتے چلے آ رہے ہوں۔ ناگ آہستہ سے درخت پر چڑھنے لگا۔

ناریل کے درخت کے اوپر چڑھنے کے بعد ناگ نے دیکھا کہ ساحل پر تھوڑے فاصلے پر سے چار آدمی اپنے کاندھوں پر ایک جنازہ اٹھائے دھیمے سُروں میں کسی اجنبی زبان میں ماتمی گیت گاتے چلے آ رہے تھے۔ ناگ نے سمجھا کہ یہ جزیرے کے لوگ ہیں ان کا کوئی آدمی مر گیا ہے جس کو یہ یہاں دفن کرنے آ رہے ہیں۔ اس نے کوئی زیادہ خیال نہ کیا۔ اور معمولی دلچسپی کے ساتھ انہیں تکنے لگا۔ شام کے گہرے ہوتے اندھیرے میں بھی ناگ انہیں اچھی طرح سے دیکھ رہا تھا۔

جب یہ چاروں آدمی جنازہ لے کر اس درخت کے قریب آئے جس پر ناگ چڑھا ہوا تھا تو ناگ اچانک حیران رہ گیا۔

کیونکہ ان لوگوں نے جس آدمی کا جنازہ اُٹھا رکھا تھا وہ آدمی زندہ تھا اور آہستہ آہستہ ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔ اس کا منہ بندھا ہوا تھا اور جسم کو بھی رسّی کے ساتھ جنازے سے باندھ دیا گیا تھا۔ ناگ نے سوچا کیا یہ لوگ اس آدمی کو زندہ دفن کرنے کے لیے لائے ہیں؟ یہ آدمی تو زندہ ہے۔ ناگ کو بڑا افسوس ہوا کہ وہ اس آدمی کی کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ وہ خاموش تماشائی بن کر اسے دیکھ ہی سکتا تھا۔ ناگ کا منہ بھی پورا نہیں کھلتا تھا کہ وہ ان ظالم انسانوں کو جا کر ڈس ہی دیتا۔ چاروں آدمیوں نے لمبے لمبے کالے رنگ کے کرتے پہن رکھے تھے اور ان کے سر پہ درخت کی ٹہنیاں بندھی ہوئی تھیں۔ انہوں نے زندہ آدمی کے جنازے کو ساحل پر ایک جگہ رکھ دیا۔ پھر جنازے کے اندر سے کدالیں نکالیں اور زمین میں قبر کھودنی شروع کر دی۔

جنازے میں بندھا ہوا آدمی اسی طرح بے چینی سے ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔ ایک آدمی کے اشارے پر جنازے کے آدمی کے پاؤں اور ہاتھ بھی رسّی سے باندھ دیئے گئے۔ جب قبر کھُد کر تیار ہو گئی۔ تو ان آدمیوں نے جیب سے ایک ایک موم بتی نکالی اور تازہ کھُدی ہوئی قبر کے گڑھے کے چاروں طرف لگا کر انہیں جلا دیا۔ اب وہ جنازے کے گرد پھیل کر کوئی عجیب و غریب قسم کے اشلوک پڑھنے لگے۔ ان کی آواز اس سنسان جزیرے کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آسیبی شام کی فضا میں عجیب ڈراؤنا تاثر پیدا کر رہی تھی۔

ناگ درخت کے ساتھ چمٹا یہ عجیب و غریب تماشہ دیکھ رہا تھا۔ اسے بڑا افسوس ہو رہا تھا کہ ایک آدمی کو اس کی آنکھوں کے سامنے زمین میں زندہ دفن کیا جا رہا ہے اور وہ اس کو بچا نہیں سکتا۔ رات کا اندھیرا پھیل گیا تھا۔ قبر کے گرد کچھ چکر پورے کرنے کے بعد چاروں پُراسرار آدمی رُک گئے۔ ایک لمحے کے لیے وہ رُک کر جنازے میں لیٹے ہوئے زندہ انسان کو غور سے تکنے لگے۔ پھر وہ جھکے اور رسیاں کھول کر بدقسمت انسان کو گھسیٹتے ہوئے قبر کے پاس لائے اور اسے قبر کے گڑھے میں گرا دیا۔ چونکہ اس آدمی کا منہ کپڑے سے بندھا ہوا تھا۔ اس لیے اس کے حلق سے اس کی چیخیں باہر نہیں نکل رہی تھیں۔ قبر میں وہ ضرور تڑپ رہا ہوگا اسے قبر میں پھینکنے کے بعد ان پتھر دل آدمیوں نے تیزی سے مٹی قبر میں ڈالنی شروع کر دی۔ دیکھتے دیکھتے قبر کا گڑھا بند ہو گیا۔ پھر چاروں آدمی خالی جنازے کو اٹھا کر وہاں سے چل دیئے۔

ناگ کو خیال آیا کہ اسے اس بدقسمت آدمی کی مدد ضرور کرنی چاہیئے۔ اس نے اپنے آپ کو درخت سے الگ کر کے زمین پر گرا دیا۔ ریت پر گرتے ہی ناگ کے بے حس و حرکت جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے خون کی گردش تیز ہو گئی۔ اچا

ناگ نے محسوس کیا کہ اس کا منہ کھل گیا ہے اور وہ سانس لے سکتا ہے۔ ناگ نے فوراً سانس زور سے اندر کھینچا اور دوسرے لمحے وہ سانپ سے انسان بن گیا۔

ناگ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اس کی طاقت واپس آگئی تھی وہ تیزی سے قبر کی طرف لپکا۔ اس نے قبر کی ریت کو دیوانہ وار ہٹانا شروع کر دیا۔ ریت بھُربھُری تھی۔ بڑی جلدی ناگ نے قبر کو کھود ڈالا۔ نیچے زندہ انسان بے ہوش پڑا تھا۔ ناگ نے جلدی سے اسے قبر میں سے نکالا۔ اور سمندر کے پاس لے جا کر لٹا دیا۔ پھر اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ تازہ ہوا اور پانی کے چھینٹوں سے زندہ مُردے نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے ستاروں بھرے کھلے آسمان کی دھیمی روشنی میں اپنے قریب ایک نوجوان کو بیٹھے دیکھا۔ جو اسے ہمدردانہ نگاہوں سے تک رہا تھا۔ ناگ کو معلوم نہیں تھا کہ اس آدمی کی زبان کیا ہے۔ اس لیے وہ خاموش رہا۔ زندہ مردے نے فوزی کہا۔

"تم — تم کون ہو؟"

ناگ نے محسوس کیا کہ یہ نوجوان فونیقی زبان بول رہا ہے۔ فونیقی لوگ افریقہ کے شمال مغربی ساحل پر آباد تھے ناگ سمجھ گیا کہ نیل میں تیرتے ہوئے وہ افریقہ کے شمال مغربی ساحل کے آس پاس آگیا ہے۔

مگر اس زندہ مردہ کا رنگ کالا نہیں بلکہ زرد تھا۔ ایسا رنگ فونیقی لوگوں کا ہوتا ہے۔ جو آج کل الجزائر کے علاقے میں آباد ہیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے اسی زبان میں کہا۔

"میرا نام ناگ ہے۔ میں ملک ہندوستان کا رہنے والا ہوں۔ مگر تمہاری زبان سمجھ لیتا ہوں اور بول بھی لیتا ہوں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور یہ لوگ تمہیں زندہ دفن کیوں کر گئے ہیں؟"

وہ فونیقی نوجوان آہستہ سے اُٹھ کر بیٹھ گیا اور نقاہت سے بولا۔

"ناگ بھائی! میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے مجھے موت کے منہ سے نکال لیا۔ اگر تم یہاں نہ ہوتے تو میں تھوڑی دیر بعد مر گیا ہوتا۔ میرا نام جبال ہے۔ میری کہانی بڑی لمبی ہے۔ مجھے یہ بتاؤ کہ جو لوگ مجھے زندہ دفن کرنے لائے تھے وہ کہیں قریب ہی تو نہیں ہیں؟"

ناگ نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تھوڑی دیر پہلے یہاں سے جا چکے ہیں"

[illegible] نے ذرا گردن اُٹھا کر اس جگہ کی طرف دیکھا جہاں اس

علی مت رکھو۔ اسے فوراً مٹی

یسا بنا دو کہ جیسے وہ میری قبر ہو۔

کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میرے دشمن صبح میری قبر پر ضرور آئیں گے"

ناگ فوراً قبر کے پاس گیا۔ اور اس نے اس میں ریت ڈال کر گڑھے کو بھرا اور وہاں ویسے ہی قبر بنا دی جیسی کہ وہ لوگ بنا کر گئے تھے۔ اس کے بعد وہ فونیقی نوجوان جبال کے پاس واپس آگیا اور بولا۔

"اگر تم اُٹھ کر چل سکتے ہو تو میرے ساتھ جنگل میں چلے چلو۔ جہاں تم لیٹ کر آرام کر سکتے ہو"

جبال اُٹھ کر ناگ کے ساتھ جزیرے کے گھنے جنگل میں آگیا۔ پھر ناگ نے ایک پہاڑی ٹیلے کی اوٹ میں جھاڑیوں کے پیچھے جگہ بنا دی جہاں اس نے جبال کو لٹا دیا اور پوچھا کہ کیا وہ اس جزیرے پر ہی رہتا تھا؟

اب جبال نے ناگ کو اپنی کہانی بیان کی اور یوں کہا۔

"میرے محسن! میں اس جزیرے کا باشندہ نہیں ہوں۔ یہ جزیرہ ہمارے شہر سے سو کوس کے فاصلے پر ہے۔ ہمارا شہر یہاں سے دور افریقہ کے شمال مغربی ساحل پر آباد ہے۔ یہ چھوٹا سا شہر ہے۔ میرا باپ اس شہر کا سب سے امیر تاجر تھا۔ وہ مر گیا تو میرے باپ کی جائیداد پر میرے ظالم چچا نے قبضہ کر لیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں اس وقت چھوٹا سا تھا۔ جب میں بڑا ہوا تو میرے چچا نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی مگر ہر بار خدا نے مجھے بچا لیا۔ ایک بار اس نے مجھے اندھے کنوئیں میں پھنکوا دیا۔ جہاں سے ایک قافلے والوں نے مجھے نکال کر گھر پہنچا دیا۔ ایک بار میرے چچا نے ایک آدمی کو میرے ساتھ جنگل میں بھیجا کہ وہ مجھے قتل کر دے گا۔ مگر عین وقت پر اس آدمی کا ضمیر جاگ اُٹھا۔ اس دل میں خدا کا خوف بیدار ہو گیا اور اس نے مجھے آزاد کر دیا۔ اور خود شہر چھوڑ کر چل دیا۔ اس بار میرے چچا نے اپنے چار خاص آدمیوں کو مجھے زندہ دفن کرنے کے کام پر لگایا اور ان لوگوں نے مجھے اغوا کر لیا اور یہاں لے آئے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا تم جانتے ہو۔ خدا نے میری مدد کی اور عین وقت پر تمہیں بھیج دیا اور میری جان بچ گئی۔"

ناگ بڑے غور سے حبال کی سنسنی خیز کہانی سن رہا تھا

حبال نے ناگ سے پوچھا۔

"لیکن میرے دوست! تم نے اپنے بارے میں مجھے ابھی تک کچھ نہیں بتایا کہ تم کون ہو اور اس ویران اور بے آباد جزیرے پر کیسے آ گئے؟"

ناگ نے کہا۔

"میرے بھائی! میں بھی تمہاری طرح مصیبت کا مارا ہوں۔ میرا بھی اس دنیا میں ایک بھائی اور بہن کے علاوہ کوئی نہیں۔ میں ملک ہندوستان سے اپنے بھائی اور بہن سے ملنے ملک یونان کی طرف جا رہا تھا کہ سمندر میں طوفان آ گیا۔ اور ہمارا جہاز ڈوب گیا۔ میں نے بڑی مشکل سے ایک تختے پر بیٹھ کر اپنی جان بچائی اور سمندری لہروں نے مجھے اس جزیرے پر پھینک دیا۔ میں شام کے وقت ساحل سمندر کے پاس درخت کے نیچے بیٹھا تھا کہ تمہارے نقلی جنازے کو آتے دیکھا جب وہ لوگ تم کو زمین میں زندہ دفن کر کے چلے گئے۔ تو میں نے جلدی جلدی قبر کھودی اور تمہیں باہر نکال لیا۔ اس سے پہلے اس لیے سامنے نہ آیا کہ وہ چار آدمی تھے اور میں اکیلا تھا۔ پھر ان کے پاس تلواریں بھی تھیں۔ وہ مجھے ہلاک کر سکتے تھے۔"

حبال نے آہ بھر کر کہا۔

"خدا نے میری جان بچائی۔ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور تمہارا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مگر سوچتا ہوں کہ اب اپنے گھر نہیں جاؤں گا۔ اگرچہ وہاں میرے چچا کی بیٹی لیلا مجھ سے پیار کرتی ہے اور ہم ایک دوسرے سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شادی بھی کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن میرا ظالم چچا تو میرے ساتھ اپنی بیٹی کو بھی زندہ نہ چھوڑے گا۔ وہ تو ہر قیمت پر مجھے راستے سے ہمیشہ کے لیے ہٹانا چاہتا ہے تاکہ وہ میرے باپ کی کروڑوں روپے کی جائیداد، باغوں، زمین اور حویلیوں پر قبضہ کر سکے۔ وہ اپنی بیٹی کی شادی کیسے میرے ساتھ کر سکتا ہے۔ اسی خیال سے اب میرا گھر واپس جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"تمہارے باپ کی جائیداد پر تمہارا حق ہے اور پھر لیلیٰ تم سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ تمہیں ہمت نہیں ہارنی چاہیے اللہ پر بھروسہ رکھو۔ جس نے ہر بار تمہاری جان بچائی ہے۔ وہ اب بھی تمہاری مدد کرے گا۔"

جبال بولا۔

"میں اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔ اس بار اگر میں زندہ اپنے چچا کے سامنے گیا تو وہ خود تلوار کے وار سے میری گردن اتار دے گا۔ وہ کسی قیمت پر مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔"

ناگ نے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔"

جبال مسکرایا اور ناگ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بولا۔

"تمہاری مہربانی میرے بھائی! مگر میرا چچا تمہیں بھی زندہ نہیں چھوڑے گا۔ تم اسے نہیں جانتے وہ بڑا ظالم آدمی ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ تم میری فکر نہ کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارا حق تمہیں واپس دلایا جائے۔ اور تم خوش و خرم زندگی بسر کر سکو۔"

فونیقی نوجوان جبال، ناگ کا منہ تکنے لگا۔ وہ حیران تھا کہ اس نوجوان کے سینے میں کس قدر مضبوط اور دلیر دل دھڑک رہا ہے جو موت سے بھی نہیں گھبراتا۔ اس نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا۔

"مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ تم واقعی میرا حق واپس دلانے میں میری مدد کر سکو گے۔ مگر جب تک میرے چچا کے آدمی کل یہاں آکر میری قبر دیکھ کر واپس نہیں چلے جاتے ہم یہاں سے نہیں جائیں گے۔"

ناگ نے کہا۔

"ہم ان کے چلے جانے کے بعد یہاں سے نکلیں گے۔ لیکن کیا تم یہاں کسی کشتی کا انتظام کر سکتے ہو۔ کیونکہ ہم کو تمہارے شہر تک پہنچنے کے لیے کشتی کی ضرورت ہوگی۔"

جبال بولا۔

"میں تو کوئی انتظام نہیں کر سکتا۔ مگر میرا خیال ہے کہ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جزیرے کے جنوبی ساحل پر کچھ حبشی لوگ رہتے ہیں۔ ممکن ہے ان کے ہاں سے ہمیں کوئی کشتی مل جائے"
ناگ نے کہا۔

"اچھا اب تم آرام کرو۔ صبح اٹھ کر سوچیں گے"

جبّال وہیں گھاس پر لیٹ کر سو گیا۔ ناگ جاگ کر اس کی حفاظت کرتا رہا۔ رات کو بارش شروع ہو گئی۔ جبّال پر درخت پر سے پانی ٹپک ٹپک کر گرنے لگا تو وہ اٹھ بیٹھا۔

"بارش ہو رہی ہے ناگ؟" اس نے ناگ سے پوچھا۔
ناگ نے کہا۔

"چلو۔ اس سامنے والے درخت کے نیچے چلے جاتے ہیں۔ وہ زیادہ گھنا درخت ہے۔ وہاں بارش نہیں ہو گی"

جبّال اور ناگ وہاں سے اٹھ کر سامنے والے گھنے درخت کے نیچے آ گئے۔ درخت کے گھنے ہونے کی وجہ سے اس کے نیچے بارش کا پانی نہیں گر رہا تھا۔ باقی رات انہوں نے بیٹھ کر گزار دی۔ صبح ہوئی تو آسمان پر اسی طرح بادل چھائے ہوئے تھے۔ لیکن بارش رک گئی تھی۔ جبّال نے ناگ سے کہا کہ اس کے چچا کے لوگ میری قبر دیکھنے آتے ہی ہوں گے۔ بہتر یہی ہے کہ ہم کسی درخت پر چڑھ کر بیٹھ جائیں۔

تجویز معقول تھی۔ ناگ اور جبّال ایک درخت کی شاخوں میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ وہاں سے انہیں سمندر کا ریتلا ساحل دور تک نظر آ رہا تھا

ان کی مرطوب دھیمی روشنی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ جبّال نے ناگ سے کہا۔

"بس وہ لوگ آتے ہی ہوں گے"

تھوڑی دیر بعد وہی رات والے چاروں آدمی دور سمندر کے ساحل پر نمودار ہوئے۔ وہ اس طرف آ رہے تھے جہاں جبّال کی قبر بنی تھی۔ قبر کے پاس آ کر انہوں نے قبر کو غور سے دیکھا۔ دو آدمی جنگل سے کچھ پتھر لے آئے۔ یہ پتھر انہوں نے قبر کے اوپر لگا دیئے۔ جبّال اور ناگ دونوں درخت کی شاخوں میں چھپ کر ان آدمیوں کو دیکھ رہے تھے۔ اب ایسا ہوا کہ جبّال نے جس شاخ پر ہاتھ ڈال رکھا تھا۔ وہاں سے اس کا ہاتھ ذرا سا پھسل گیا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ دوسری شاخ پر ڈالا۔ تو ایک ٹہنی ٹوٹ کر نیچے گر پڑی۔

ٹہنی کے گرتے ہی چاروں آدمیوں نے چونک کر درخت کی طرف دیکھا۔ انہیں پتوں اور شاخوں میں کوئی آدمی تو دکھائی نہ دیا۔ مگر شک دور کرنے کے لیے ایک آدمی درخت کی طرف بڑھا۔ قریب آ کر وہ بڑی آسانی سے درخت میں چھپے ہوئے جبّال اور ناگ کو دیکھ سکتا تھا۔ اب ناگ کے ایکشن دکھانے کا وقت آ گیا تھا۔ اس نے جبّال سے کہا۔

"خبردار اپنی جگہ سے حرکت مت کرنا۔ میں نیچے چھلانگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگا کہ اس آدمی کو اپنے پیچھے لگا کر دیکھتے جا رہا ہوں"۔

اس کے ساتھ ہی ناگ نے درخت پر سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ وہ دھپ سے جھاڑیوں پر گرا تو وہ آدمی جو درخت کی ٹہنی گرتے دیکھ کر اپنا شک دُور کرنے وہاں پہنچا تھا۔ چلا اٹھا۔

"ایک آدمی ہے یہاں"۔

اس نے اپنے ساتھیوں کو بلایا تھا۔ ناگ جنگل کی طرف دوڑا اسے دوڑتا دیکھ کر باقی تین آدمی بھی اس کے پیچھے بھاگے۔ کسی کے دل میں یہ خیال بھی نہ آیا۔ کہ درخت کے اوپر جبّال بیٹھا ہے۔ جس کو انہوں نے اپنی طرف سے قبر میں دفن کیا تھا۔ انہیں یہ خیال آ بھی نہیں سکتا تھا۔ اور اب تو انہوں نے ایک آدمی کو درخت سے کُود کر جنگل میں دوڑتے بھی دیکھا تھا۔ انہیں یہ یقین ہو گیا تھا کہ یہ آدمی انہیں قبر میں زندہ آدمی دفن کرتے دیکھ چکا ہے اور اب اِسے بھی ہلاک کرنا ضروری ہو گیا تھا مگر انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ جس کے پیچھے وہ بھاگ رہے ہیں۔ وہ ناگ ہے۔ کوئی عام آدمی نہیں ہے۔

ناگ کی چال کامیاب رہی تھی۔ اور چاروں آدمیوں کی توجہ جبّال کی طرف نہیں گئی تھی۔ اور وہ ناگ ہی کا تعاقب کرنے لگے تھے۔ ناگ جان بوجھ کر تیز نہیں دوڑ رہا تھا۔ وہ آدمیوں کی نگاہوں کے سامنے رہنا چاہتا تھا تاکہ وہ خود بھی دیکھ سکے کہ آدمی اس

پیچھا کرتے کہاں تک آ گئے ہیں۔ جب وہ جنگل کے دوسرے کنارے پر آئے تو ناگ رُک گیا۔ چاروں آدمی اس کی طرف بڑھے۔ انہوں نے اپنے اپنے خنجر نکال لیے تھے۔ ناگ نے اُچھل کر ایک جھاڑی کے پیچھے چھلانگ لگا دی اور چھلانگ لگاتے ہی سانپ کی شکل اختیار کر لی۔ چاروں آدمی جھاڑی پر ٹوٹ پڑے۔ جب اِن میں سے دو آدمیوں کو ناگ نے ڈس دیا تو باقی دو بوکھلا کر ایک طرف کو دوڑے۔ وہ سانپ سانپ پکارتے جا رہے تھے۔ ان کے دو ساتھی وہیں مر گئے تھے۔

ناگ نے اِن کا پیچھا شروع کر دیا۔ یہ چاروں قاتل تھے۔ ناگ انہیں زندہ نہیں چھوڑنا چاہتا تھا اور وہ ناگ سے بھاگ کر کہیں جا بھی نہیں سکتے تھے۔ ناگ نے اُڑنا سانپ کی شکل بدلی۔ اور اُڑ کر ایک آدمی کی گردن پر ڈسا۔ اور پھر دوسرے کو ڈس دیا۔

چاروں قاتلوں کا قصہ ختم کرنے کے بعد ناگ واپس درخت کی طرف چلا درخت کے قریب ناگ نے انسانی شکل اختیار کر لی اور جبّال کو آواز دے کر کہا۔

"درخت سے نیچے آ جاؤ جبّال! دشمن یہاں نہیں ہے اب"۔

جبّال نے یہ سنا تو درخت سے اُتر آیا۔ ناگ نے کہا۔

"تمہارے دشمنوں کو قدرت نے ٹھکانے لگا دیا ہے۔ ایسا ہوا کہ میں اِن کے آگے بھاگا جا رہا تھا کہ اچانک ایک سانپ نکل آیا میں تو کسی طرح سانپ سے بچ گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مگر اپنے چچا کے چار آدمیوں کو سانپ نے ڈس کر ہلاک کر دیا۔"

جبال بڑا خوش ہوا۔ کہنے لگا۔

"تم نے تسلی کر لی تھی ان کی موت کی ناگ؟"

ناگ بولا۔

"ہاں بھائی۔ ان کی لاشیں جنگل میں پڑی ہیں۔ چل کر دیکھ لو۔"

ناگ نے جنگل میں لے جا کر جبال کو چاروں قاتلوں کی لاشیں دکھائیں تو جبال بولا۔

"یہ تو بڑا اچھا ہوا۔ خدا ہماری مدد کر رہا ہے۔ آؤ اب ہم ان کی کشتی پر بیٹھ کر یہاں سے نکل چلتے ہیں۔"

کشتی ساحل سمندر پر کھڑی تھی۔ ناگ اور جبال کشتی میں سوار ہو گئے اور کشتی کو سمندر کی لہروں کے حوالے کر دیا۔ اس کشتی میں اُن آدمیوں نے ایک دن کا کھانے پینے کا سامان رکھا ہوا تھا۔ کشتی سارا دن سمندر میں چلتی رہی۔ جبال خود کشتی کو چلا رہا تھا۔ وہ سمندری راستے سے باخبر تھا۔ شام کے قریب وہ افریقہ کے مغربی ساحل پر پہنچ گئے۔ جبال بولا۔

"یہ افریقہ کا مغربی ساحل ہے۔ یہاں سے ہم ساحل کے ساتھ ساتھ شمال کی طرف جائیں گے۔ کل کسی وقت ہم اپنے شہر میں پہنچ جائیں گے۔"

رات کو انہوں نے کشتی میں ہی تھوڑا بہت کھایا پیا۔ ساری رات کشتی ساحل کے ساتھ ساتھ شمال کی طرف چلتی رہی۔ دوسرے دن دوپہر کے بعد انہیں دور ایک پہاڑی پر کچھ مکان دکھائی دیئے۔ جبال نے کہا۔

"یہ میرے شہر کے مکان ہیں۔ مگر ابھی ہم شہر میں داخل نہیں ہوں گے۔ میرے چچا کے آدمیوں نے مجھے دیکھ لیا تو وہ ہمیں پکڑ کر لے جائیں گے۔ ہم جنگل میں کسی جگہ چھپ کر کوئی منصوبہ بنائیں گے۔"

ناگ خاموش تھا۔ جبال نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ناگ بھائی! ہم کیا منصوبہ بنا سکتے ہیں؟ میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا۔ میں تو تمہارے کہنے پر یہاں چلا آیا ہوں۔ میرا چچا ایک امیر جاگیردار ہے۔ شہر میں اس کا بڑا اثر ہے۔ شہر کا گورنر بھی اس کا دوست ہے۔ میں اپنا حق اس سے کیسے واپس لے سکوں گا؟"

ناگ نے مسکرا کر کہا۔

"جبال! خدا پر بھروسہ رکھو۔ وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ سب سے پہلے ہمیں جنگل میں کسی جگہ اپنا خفیہ ٹھکانا بنانا ہو گا۔ اس کے بعد سوچ لیں گے کہ کس منصوبے پر عمل کرتے ہوئے تمہیں تمہارا حق واپس دلایا جائے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شہر کی بندرگاہ سے کچھ فاصلے پر جبال نے ایک دریا میں کشتی ڈال دی جو جنگل میں سے نکل کر سمندر میں گر رہا تھا۔ یہاں سے وہ کشتی نکال کر جنگل کے اندر لے گیا۔ یہ افریقہ کا گھنا جنگل تھا۔ سمندر کے ساحل کے ساتھ ساتھ یہ جنگل دور تک چلا گیا تھا۔ شمال کی طرف کچھ فاصلے پر شہر شروع ہو جاتا تھا۔ دریا جنگل میں گھومتا ہوا ایک بہت ہی گنجان علاقے میں آگیا۔ یہاں جبال نے کشتی روک دی۔ وہ دونوں کشتی سے اُتر آئے۔ کشتی کو انہوں نے کھینچ کر جھاڑیوں میں چھپا دیا اور درختوں کی لٹکتی ہوئی جنگلی بیلوں میں سے گزرتے ایک چٹان کے نیچے آگئے۔ یہاں ایک قدرتی غار بنا ہوا تھا۔ جبال بولا۔

"یہ غار ہمارے لیے بہترین خفیہ کمیں گاہ ہو گی۔ ہم یہاں چھپ کر اپنا منصوبہ بنا سکتے ہیں۔"

غار میں مکڑیوں کے جالے لٹک رہے تھے۔ ناگ اور جبال نے مل کر جالے ہٹائے۔ غار کے فرش کو صاف کیا اور ایک جگہ اندر جا کر فرش پر سوکھا گھاس اور پتے بچھا دیئے۔ پھر کشتی میں سے نکال کر جو کھانا ساتھ لائے تھے وہ کھایا۔ چھاگل میں سے پانی پیا اور غور کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ ناگ نے کہا۔

"میرا منصوبہ یہ ہے کہ میں ایک مسافر بن کر تمہارے چچا کی حویلی میں جا کر نوکری تلاش کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر

نوکری مل گئی تو میں گھر کے سارے حالات معلوم کرنے کے بعد تمہارے لیے راستہ ہموار کروں گا۔"

جبال ناامیدی کے ساتھ بولا۔

"ناگ! یہ تو بڑا لمبا منصوبہ ہے۔ تم میرے لیے راستہ ہموار نہیں کر سکو گے۔ میرا خیال ہے کہ مجھے کسی دوسرے ملک کی طرف نکل جانا چاہیئے۔"

ناگ نے کہا۔

"تم اتنی جلدی مایوس کیوں ہو جاتے ہو جبال؟ خدا پر بھروسہ رکھو۔ کم از کم مجھے شہر میں جا کر کوشش تو کر لینے دو۔ میں کل صبح تمہارے چچا کی طرف جاؤں گا۔ تمہارے چچا کا نام کیا ہے؟"

جبال بولا۔

"خباش میرے چچا کا نام ہے۔ میرے چچا کا ایک مکار دوست دھارگ ہے اس سے خبردار رہنا۔ وہ بڑا چالاک اور تجربہ کار ہے۔ چچا نے اسے بھی زمین دے رکھی ہے اور کوئی کام اس سے مشورہ لیے بغیر نہیں کرتا۔"

ناگ نے کہا۔

"میں اس سے خبردار رہوں گا۔ تم فکر نہ کرو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رات انہوں نے غار میں ہی گزار دی۔ دوسرے دن ناگ نے حبّال کو غار کے اندر ہی رہنے کی تاکید کرتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں سے کہیں مت جانا۔ مجھے واپس آنے میں اگر دیر ہو گئی تو گھبرانا مت۔ میں تمہارے ہی کام میں مصروف ہوں گا۔ بہر حال میں تمہارے پاس واپس ضرور آؤں گا۔ اب میں جاتا ہوں"

ناگ نے حبّال سے رخصت لی اور جنگل سے نکل کر حبّال کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے لگا۔ اب اسے سامنے شہر کی دیوار اور دروازہ نظر آنے لگا تھا۔ ناگ انسانی شکل میں ہی چلتا جا رہا تھا۔ وہ شہر میں داخل ہو گیا۔ یہ شہر زیادہ بڑا نہیں تھا۔ مگر بازاروں میں بڑی رونق تھی۔ مکان خوب صورت تھے۔ لوگ گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار بازاروں میں سے گزر رہے تھے۔ یہ فونیقی قوم کے زرد چہروں والے لوگ بھی تھے اور حبشی قوم کے سیاہ فام لوگ بھی تھے۔ حبّال نے ناگ کو اپنے چچا حبّاش کی حویلی کا پتہ بتا دیا تھا۔ ناگ نے دور سے حبّال کے چچا کی حویلی کو دیکھا تو ایک طرف کھجور کے درخت کے نیچے رک گیا۔ وہ غور سے چچا حبّاش کی چار منزلہ عالی شان محل نما حویلی کو دیکھنے لگا۔ یہ حویلی حبّال کی ملکیت تھی۔ جس پر اس کے چچا نے زبردستی قبضہ کر رکھا تھا۔ ناگ سوچنے لگا کہ اسے کس حیثیت سے اس حویلی میں داخل ہونا چاہیئے؟

حویلی کے بڑے گیٹ پر دو حبشی نیزے لیے پہرہ دے رہے تھے۔ ناگ کسی طرح حبّال کے چچا پر اپنا اثر ڈال کر اس کا اعتماد حاصل کرنا چاہتا تھا اور اس کا ایک ہی طریقہ تھا۔ ناگ نے کھجور کے درخت کی طرف دیکھا۔ درخت کے ارد گرد کوئی نہیں تھا۔ ناگ نے سانس کھینچ کر چھوڑا اور وہ سیاہ عقاب بن کر فضا میں بلند ہو گیا۔ کافی بلندی پر جانے کے بعد ناگ نے نیچے غوطہ لگایا اور حویلی کے پچھلے باغ میں اتر آیا۔ یہاں زیتون اور ناشپاتیوں کے درخت تھے اور سنگ مرمر کے حوض میں فوارہ چل رہا تھا۔ ناگ نے حویلی کی طرف دیکھا۔ چار منزلہ حویلی کی کھڑکیوں پر چقیں پڑی تھیں۔

دھوپ میں آہستہ آہستہ گرمی آنے لگی تھی۔ ناگ حبّال کے چچا حبّاش کی تلاش میں تھا۔ وہ آہستہ سے اڑا اور حویلی کے سامنے کی جانب باغ میں آ گیا۔ اور ایک درخت پر بیٹھ کر نیچے دیکھنے لگا۔ نیچے حویلی کے سامنے ایک خوب صورت باغیچہ تھا۔ باغیچے کے درمیان میں سنگ مرمر کی روشوں کے درمیان حوض میں تین فوارے چل رہے تھے۔ سامنے سنگتروں کے درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں میں سنگ مرمر کے تخت پر مسند لگی تھی اور پاس ہی تپائی پر پینے کے لیے ٹھنڈے شربت کی صراحی اور پیالے رکھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حویلی کے اندر سے ایک بھاری بھر کم آدمی ریشمی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لباس پہنے نوکروں کے آگے آگے بڑی شان سے چلتا ہوا نکلا اور سنگترے کے درختوں کی چھاؤں میں سنگ مرمر کے تخت پر آکر نیم دراز ہو گیا۔

حبال نے اپنے چچا کا جو حلیہ بتایا تھا اس آدمی کا حلیہ بالکل ویسا تھا۔ یہ اس کا چچا حبّاش ہی تھا۔ نوکر اور کنیزیں اس کی خدمت میں لگ گئیں۔ کوئی اس کو پنکھا کرنے لگی۔ کوئی شربت پیالے میں ڈال کر پیش کرنے لگی۔ دو نوکر حبّاش کے پاؤں دبا رہے تھے چار نوکر اس کے پیچھے خنجر لگائے محافظ کے طور پر کھڑے تھے اتنے میں دوسری طرف سے حبّاش کا ذاتی دوست دھارگ آگیا اس نے سفید سوری رنگ کا ریشمی لباس پہن رکھا تھا۔ یہ ایک دبلا پتلا کرخت چہرے والا ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ حبّال نے ناگ کو اس کا حلیہ بھی بتا دیا تھا۔ ناگ تیزی سے اُڑ کر سنگترے کے درخت پر آکر بیٹھ گیا۔ اب وہ حبّاش چچا کے تخت کو صاف دیکھ رہا تھا اور اس کی آواز بھی سن سکتا تھا۔ حبّاش نے دھارگ کو آتے دیکھ کر کہا۔

"آؤ میرے دوست دھارگ! دیکھو یہاں کتنا سکون اور ٹھنڈک ہے۔ بیٹھو۔ شربت پیو۔"

دھارگ تخت کے پاس رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا حبّاش نے اشارے سے تمام نوکروں اور کنیزوں کو وہاں سے جانے

کا حکم دیا۔ جب سب نوکر کنیزیں چلی گئیں۔ تو چچا حبّاش نے دھارگ کی طرف جھک کر کہا۔

"حبّال کو لے کر جو لوگ جزیرے پر گئے تھے ابھی تک واپس نہیں آئے"

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جنازے میں زندہ آدمی

دھارگ نے اپنی مونچھوں کو مروڑتے ہوئے کہا۔
"میں نے ان کی خبر لینے اپنے ایک خاص آدمی کو بھیج رکھا ہے۔ وہ آتا ہی ہوگا۔"
حباش نے کچھ بے چین سا ہو کر کہا۔
"آخر انہوں نے اتنی دیر کیوں لگا دی؟ کہیں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گئی۔ دھارگ؟"
دھارگ بولا۔
"میرے دوست! کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے۔ حبال کو تو ہم نے خود باندھ کر یہاں سے اپنے آدمیوں کے ساتھ روانہ کیا تھا۔ اب تک تو حبال کی لاش قبر میں گلنے سڑنے لگی ہوگی۔ تم فکر مت کرو۔ تمہارا دشمن حبال ختم ہو چکا ہے۔"
ناگ عقاب کی شکل میں درخت پر بیٹھا یہ ساری گفتگو بڑے غور سے سن رہا تھا۔ اس مکروہ سازش کا ناگ کو پہلے ہی سے علم

تھا مگر اب اس کی تصدیق ہو گئی تھی۔ یعنی یہ بات ثابت ہو گئی تھی۔ کہ حبال کے خلاف اس قاتلانہ سازش کو حبال کا خونی چچا حباش نے اپنے مکار دوست دھارگ کے ساتھ مل کر تیار کیا تھا۔ یہ دونوں جائیداد کے حقیقی وارث اور بے گناہ حبال کو اپنی طرف سے قتل کر چکے تھے۔ مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ حبال کو خدا نے ناگ کے ذریعہ سے بچا لیا تھا۔

تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد جب دھارگ وہاں سے اٹھ کر حویلی کے اندر چلا گیا۔ تو ناگ نے اپنی اسکیم پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور ایک نگاہ نیچے ڈالی۔ اس وقت تخت پر حبال کا ظالم چچا حباش تکیئے کے ساتھ ٹیک لگائے اکیلا ہی بیٹھا شربت پی رہا تھا۔ ابھی وہاں کنیزیں اور نوکر نہیں آئے تھے۔ بڑا اچھا موقع تھا۔ چنانچہ ناگ درخت سے نیچے آگیا۔ جھاڑی میں آتے ہی ناگ نے عقاب کی شکل بدل کر سانپ کی شکل اختیار کی۔ اور تیزی سے رینگتا ہوا حباش کے تخت کی طرف آگیا۔ پھر قریب آکر اس نے اپنا پھن اٹھا کر زور سے پھنکار ماری۔

حباش نے ایک کالے سانپ کو پھن اٹھائے لہراتے جھومتے قریب آتے دیکھا۔ تو اس کی چیخ نکل گئی۔ وہ اٹھ کر دوڑنے ہی لگا تھا کہ ناگ نے لپک کر اس کے بازو پر ڈسا اور جھاڑیوں کی طرف دوڑ گیا۔ حباش کی چیخ سن کر حویلی میں شور مچ گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سب باغ کی طرف بھاگے۔ دھارگ بھی کام چھوڑ کر باہر کی جانب لپکا۔ اس نے دیکھا کہ خبّاشش گھاس پر پڑا تھا۔ اس کا رنگ سفید ہو رہا تھا اور منہ سے سبز رنگ کا جھاگ نکلنے لگا تھا۔ اس نے کپکپاتی آواز میں دھارگ سے کہا۔

"مجھے ـــ مجھے کالے سانپ نے ڈس لیا ہے"

اور اتنا کہہ کر وہ بے ہوش ہو گیا۔ ناگ نے جان بوجھ کر خبّاشش کے جسم میں صرف اتنا ہی زہر داخل کیا تھا کہ جس سے وہ صرف بے ہوش ہو جائے۔ اس کے منہ سے سبز جھاگ نکلے اور وہ مرے نہیں۔ دھارگ نے شور مچا دیا "حکیم کو بلاؤ۔ وید کو بلاؤ۔ جلدی کرو" اسی وقت شہر کے بہترین حکیم اور وید جمع ہو کر خبّاشش کا علاج کرنے لگے۔ مگر خبّاشش کی بے ہوشی ختم نہیں ہو رہی تھی۔ وہ ہوش میں نہیں آ رہا تھا۔ اور اس کے منہ سے جھاگ جاری تھا۔ اس کی بیٹی لیلیٰ نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا تھا۔ اس کی والدہ زندہ نہیں تھی۔ کنیزوں نے لیلیٰ کو حوصلہ دیا۔ اور دھارگ کے اشارے پر اُسے زبردستی وہاں سے لے گئیں۔ اس عرصے میں ناگ حویلی سے باہر جا چکا تھا۔

حویلی کے باہر سامنے والے باغ میں وہ سڑک کے کنارے عام انسانی شکل میں کھڑا حویلی کے گیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ گیٹ کے پہرے دار بھی اندر بھاگ کر چلے گئے تھے۔ حویلی میں نوکر ادھر

ادھر گھبرائے ہوئے بھاگ رہے تھے۔ اتنے میں ایک گھوڑا گاڑی وہاں آ کر رکی۔ اس میں سے لمبی ڈاڑھی والا ایک حکیم باہر نکلا اور لمبے لمبے قدم اُٹھاتا حویلی میں داخل ہو گیا۔ ناگ ابھی ان لوگوں کو وقت دینا چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ یہ سب لوگ اپنا اپنا علاج کر کے دیکھ لیں۔ اسے معوم تھا کہ یہ لوگ خبّاشش کا علاج نہیں کر سکیں گے۔ ناگ وہاں سے شہر کی طرف چل دیا۔ کافی دیر تک وہ شہر کے بازاروں میں گھومتا پھرتا رہا۔ جب دوپہر ہو گئی تو ناگ حویلی کی طرف آ گیا۔ ناگ نے ایک لمبا کرتا پہن رکھا تھا۔ اس نے حویلی کے گیٹ پر آ کر پہرے دار سے کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ تمہارے مالک کو کالے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ میں اس کا علاج کرنے آیا ہوں"

پہرے دار نے اندر اطلاع بھجوائی۔ ناگ کو فوراً اندر بلا لیا گیا۔ ناگ نے دیکھا کہ خبّاشش وہیں سنگترے کے درخت کے نیچے تخت پر بے ہوش پڑا تھا۔ اس کے سرہانے کی جانب خبّاشش کا خاص ساتھی مکار دھارگ بیٹھا تھا۔ دائیں بائیں کرسیوں پر کچھ حکیم اور وید بیٹھے تھے۔ ان کے نوکر کونڈیوں میں دوائیں گھوٹ رہے تھے۔ کنیزیں پنکھا کر رہی تھیں۔ ایک نوکر طشت میں چاندی کے گلاس لیے کھڑا تھا۔ ناگ کو پیش کیا گیا تو مکار دھارگ نے غور سے اسے دیکھا اور بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم کون ہو؟ کیا تم کوئی حکیم ہو؟ وید ہو؟ کیا تمہیں سانپ کے علاج کا کوئی تجربہ ہے؟"

ناگ دل میں مسکرایا کہ اس احمق کو معلوم ہی نہیں کہ میں کون ہوں اور یہ کہ میں نے خود حبّاش کو ڈسا ہے۔ ناگ نے کہا۔

"جناب! میں ایک سیّاح ہوں۔ ملک مصر کا رہنے والا ہوں۔ میرا باپ سانپوں کا کاروبار کرتا تھا۔ میں نے سانپ کے ڈسنے کا علاج اسی سے سیکھا ہے"

حکیم اور وید ناگ کو اُکتائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگے۔ ایک وید نے کہا۔

"دھارگ بھائی! یہ تو کوئی آوارہ گرد لونڈا ہے۔ ہم حبّاش صاحب کا علاج کر رہے ہیں۔ ہمیں علاج کرنے دیں"

دھارگ کو حبّاش کی زندگی کی اس لیے بھی فکر تھی۔ کہ حبّاش نے اس کو اپنی آدھی جائیداد دینے کا فیصلہ کر رکھا تھا۔ ابھی اس نے کاغذات پر دستخط نہیں کیے تھے۔ دھارگ چاہتا تھا کہ کسی طرح سے حبّاش کی زندگی بچالی جائے تاکہ وہ اس سے جائیداد پر ایک بار دستخط کرالے۔ اس نے ناگ سے کہا۔

"تم کیسے علاج کرو گے؟ میرے دوست کو بڑے زہریلے سانپ نے ڈسا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ موت کی طرف جا رہا ہے۔ اگر تم نے اسے بچا لیا تو میں تمہیں انعام و اکرام

دوں گا"

ناگ بولا۔

"میں کوشش کروں گا جناب۔ آپ ایسا کریں کہ ایک پیالے میں پانی ڈال کر تخت کے پاس رکھ دیں"

فوراً پانی سے بھرا ہوا پیالہ حبّاش کے تخت کے پاس تپائی پر رکھ دیا گیا۔ حکیم اور وید نفرت سے ناگ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ انہیں یہ بات پسند نہیں تھی کہ ایک عام سا لڑکا ان کے مریض کا علاج کرے۔ مگر دھارگ کو حبّاش کی زندگی عزیز تھی۔ ابھی وہ اسے زندہ رکھنا چاہتا تھا۔ اس کی اجازت سے ناگ حبّاش کے قریب تخت پر بیٹھ گیا۔ حبّاش بے ہوش تھا۔ اس کے منہ سے ابھی تک سبز جھاگ بہہ رہا تھا۔ جس کو ایک نوکر رومال سے صاف کرتا جاتا تھا۔ ناگ نے اسے پرے ہٹا دیا اور پیالے کے پانی میں انگلی ڈبو کر حبّاش کے ہونٹوں سے لگائی اور آنکھیں بند کر کے یہ ظاہر کیا جیسے وہ منہ میں خفیہ منتر پڑھ رہا ہے۔

اصل میں ناگ حبّاش کے جسم میں دوڑتے ہوئے اپنے زہر کو انگلی کے ذریعے باہر کھینچ رہا تھا۔ اس کے لیے یہ بڑی معمولی بات تھی۔ انگلی رکھتے ہی حبّاش کے جسم کا سارا زہر اس کے جسم سے نکل کر ناگ کی انگلی میں جمع ہونا شروع ہو گیا۔ ایک منٹ کے بعد حبّاش کے جسم میں سے سانپ کا سارا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زہر نکل کر ناگ کی انگلی میں جمع ہو گیا تھا۔ ناگ نے اپنی انگلی دھارگ کو دکھائی اور کہا۔

"حباش کا سارا زہر اس کے جسم سے نکل آیا ہے۔ یہ زہر میری انگلی میں جمع ہے۔"

ناگ نے انگلی سب کو دکھائی جو سیاہ ہو رہی تھی۔ ناگ نے انگلی کو پانی کے پیالے میں دبایا۔ تو سارا زہر پیالے میں نچڑ گیا۔ حباش نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے منہ سے جھاگ بہنا بھی بند ہو گیا تھا۔ حکیم اور وید شرمندہ سے ہو کر رہ گئے۔ دھارگ نے اطمینان کا سانس لیا۔ اور خباش کی طرف دیکھ کر کہا۔

"دیوتاؤں کا شکر ہے۔ میرے دوست کہ تمہاری جان بچ گئی۔"

حباش کے جسم کی ساری طاقت واپس آگئی تھی۔ وہ تخت پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور اپنے سامنے ناگ کو دیکھ کر بولا۔

"یہ نوجوان کون ہے؟"

دھارگ نے کہا۔

"یہ مصر کا سیاح ہے۔ تمہارا سُن کر حویلی میں آگیا اس نے تمہارا علاج کیا ہے اور تم صحت مند ہو گئے ہو۔"

خباش نے ناگ کا شکریہ ادا کیا اور حکم دیا کہ اسے ایک ہزار سونے کے سکے انعام میں دیے جائیں۔ دھارگ نے حکیموں اور ویدوں کو وہاں سے چلے جانے کی اجازت دے دی۔ حکیم اور وید بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ دھارگ نے ناگ سے کہا۔

"تم بھی حویلی کے مہمان خانے میں جاؤ۔ وہاں انتظار کرو۔ تمہیں ابھی تمہارا انعام مل جائے گا۔"

دھارگ نے نوکر سے اشارہ کیا کہ وہ ناگ کو مہمان خانے میں لے جائے۔ ناگ خاموشی سے نوکر کے ساتھ حویلی کے باغ میں بنے ہوئے مہمان خانے میں آگیا۔ وہ اپنے مقصد میں پورا کامیاب نہیں ہوا تھا۔ اسے حباش کے انعام و اکرام کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ تو اس کا اعتماد حاصل کر کے اس کے قریب رہنا چاہتا تھا۔ لیکن حباش ایک اکھڑ مزاج اور احسان ناشناس آدمی تھا۔ یعنی وہ کسی کے احسان کو نہیں مانتا تھا۔ اس نے ناگ کے علاج کے عوض اسے سونے کے سکے دے کر ٹرخانہ چاہا تھا۔ لیکن ناگ اتنا احمق نہیں تھا۔ اس کے ذہن میں ایک اور منصوبہ تیار ہو چکا تھا۔ جب نوکر اس کے لیے سونے کے سکے طشت میں بھر کر لایا تو اس نے طشت کو واپس کرتے ہوئے نوکر سے کہا۔

"اپنے مالک سے جا کر کہو کہ مجھے دولت کی ضرورت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں۔ میں اس سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"
نوکر نے یہ بات جا کر حباش سے کہہ دی۔ حباش نے اسے اپنے خاص کمرے میں بُلا لیا۔ اس وقت وہ اپنی بیٹی لیلیٰ کے پاس بیٹھا تھا اور گرم دودھ پی رہا تھا۔ ناگ کو آتے دیکھ کر بولا۔
"تم نے میرا علاج کیا۔ میں نے تمہیں اس کا معاوضہ بھجوا دیا۔ اب تم مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہو؟"
ناگ کو غصّہ تو بہت آیا۔ مگر وہ پی گیا اور بولا۔
"میں آپ کو صرف یہ کہنے آیا ہوں۔ کہ میرا تجربہ یہ کہتا ہے۔ کہ جس سانپ نے آپ کو ڈسا ہے۔ اسے آپ کا خون لگ ہے۔ اب وہ دوبارہ بھی آپ کو ڈسنے آئے گا"
یہ سنتا تھا کہ حباش کا رنگ اُڑ گیا۔ اُس کی بیٹی لیلیٰ بھی پریشان ہو گئی۔ بولی۔
"ابا جان! دیوتا آپ کو اپنی حفاظت میں رکھیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے"
پھر ناگ کی طرف متوجہ ہو کر بولی۔
"میرے بھائی! کیا تم اِس سانپ کو ڈھونڈھ کر ہلاک کر سکتے ہو؟"
حباش نے جلدی سے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو؟ اگر تم نے میرے دشمن سانپ کو ہلاک کر دیا تو میں تمہیں مالا مال کر دوں گا"
اتنے میں دھارگ بھی وہاں آ گیا۔ اس نے ناگ کی گفتگو سن لی تھی۔ ٹھٹک کر بولا۔
"یہ لڑکا خواہ مخواہ تمہیں ڈرا رہا ہے۔ حباش! یہ تم سے کچھ اور دولت بٹورنا چاہتا ہے"
پھر ناگ کی طرف دیکھ کر بولا۔
"تم بڑے مکار معلوم ہوتے ہو۔ تمہیں تمہارا انعام دے دیا گیا ہے۔ اب یہاں سے چلتے بنو اور خبردار دوبارہ اس حویلی کا رخ نہ کرنا"
ناگ نے دھارگ کی آنکھوں میں گھور کر دیکھا اور کہا۔
"جاتا ہوں جناب ـــــ مجھے دولت کی ضرورت نہیں ہے۔ سونے کے سکے آپ میری طرف سے غریبوں اور بیواؤں میں خیرات کر دیجیئے گا"
یہ کہہ کر ناگ تیزی سے باہر نکل گیا۔ لیلیٰ دوڑتی ہوئی اس کے پیچھے آئی۔
"بھائی! ناراض ہو کر مت جاؤ۔ ذرا میری بات سنو"
ناگ کمرے کے باہر برآمدے کے ستون کے پاس رک گیا اور بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تمہارا نام لیلیٰ ہے کیا؟"

لیلیٰ نے کہا۔

"ہاں میرا نام لیلیٰ ہے۔ میں حباشس کی بیٹی ہوں۔ دیوتاؤں کے لیے اگر تم سچ کہہ رہے ہو۔ تو دشمن سانپ کو مار ڈالو۔ میں تمہارا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گی۔"

ناگ بولا۔

"اس سانپ کو تلاش کرنا میرے بس میں نہیں ہے۔ اس کو پکڑنے کے لیے ضروری ہے کہ میں تمہارے باپ کے آس پاس رہوں۔ جب وہ سانپ تمہارے باپ کو دوبارہ ڈسنے کے لیے آئے۔ تو اسے پکڑ لوں۔"

اس کے ساتھ ہی دھارگ غصے میں بھرا ہوا کمرے کے دروازے پر آیا۔ اور ناگ کو جھڑک کر بولا۔

"نکل جاؤ۔ یہاں سے۔ تم ابھی تک یہاں کیوں ہو چلے جاؤ۔ نہیں تو میں نوکروں سے کہہ کر تمہیں باہر پھنکوا دوں گا۔"

ناگ کا سارا جسم ایک دم غصے سے گرم ہو گیا۔ قریب تھا کہ وہ سانپ بن کر دھارگ پر حملہ کر دے کہ لیلیٰ نے کہا۔

"دیوتاؤں کا خوف کرو چچا دھارگ۔ اس نوجوان نے

میرے ابا کی جان بچائی ہے۔"

دھارگ نفرت سے بولا۔

"یہ تمہارے باپ کی دولت بٹورنا چاہتا ہے۔ یہ کوئی کوئی بڑا عیار شخص ہے۔"

ناگ نے بڑی مشکل سے اپنے غصے پر قابو پایا۔ اور برآمدے سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا حویلی کے گیٹ کی طرف آیا اور باہر نکل گیا۔ غصہ تو اُسے بہت تھا۔ مگر وہ بڑے صبر سے کام لیتا ہوا وہاں سے بازار آیا۔ بازار سے روٹی اور مچھلی خریدی۔ اور وہاں سے سیدھا جنگل میں جبال کے پاس پہنچ گیا۔ اِسے کھانے کو روٹی وغیرہ دی اور کہا۔

"ابھی میں تمہیں صرف اتنا ہی بتا سکتا ہوں کہ میں تمہارے ظالم چچا کا تھوڑا سا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ آج رات میں پھر جا رہا ہوں۔"

جبال نے ناگ سے پوچھنے کی بہت کوشش کی کہ وہ کس حکمت عملی پر کام کر رہا ہے مگر ناگ نے اِسے کچھ نہ بتایا۔ اور صرف یہی کہا کہ وہ آرام سے اس غار میں بیٹھے اور صبر سے کام لے۔ بہت جلد اِسے اس کا حق مل جائے گا۔ جب رات کا اندھیرا چھانے لگا تو ناگ جبال سے رخصت ہو کر حباش کی حویلی کی طرف چل پڑا۔ جنگل سے نکلتے ہی ناگ نے ایک سیاہ رنگ کی چھوٹی چڑیا کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکل اختیار کی اور حویلی میں آ گیا۔

حویلی میں حبال کے ظالم چچا نے اپنی زندگی واپس ملنے پر دوستوں کی دعوت کر رکھی تھی۔ بڑی رونق تھی۔ چراغ جل رہے تھے۔ روشنیاں ہو رہی تھیں۔ لڑکیاں رقص کر رہی تھیں۔ گیت گا رہی تھیں۔ مہمان ٹھنڈے شربت پی رہے تھے۔ یہ محفل باغ میں لگی تھی۔ مکار دھارگ بھی دعوت میں موجود تھا۔ اور حباش کے ساتھ بیٹھا بُھنا ہوا مرغ اُڑا رہا تھا۔ ناگ ایک درخت پر بیٹھا یہ سب کچھ خاموشی سے دیکھتا رہا۔ جب رات زیادہ ہو گئی۔ تو مہمان نے واپس جانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد باغ مہمانوں سے خالی ہو گیا اور حبال کا ظالم چچا اپنی خواب گاہ میں آ کر لیٹ گیا۔ دھارگ اس کے ساتھ تھا۔ اس نے حباش کو اکیلا پا کر اپنے مطلب کی بات شروع کر دی۔ اور کہا۔

"حضور! آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ میری خدمات کے عوض مجھے اپنی جائیداد کا آدھا حصہ عطا کریں گے۔ از راہ کرم ان کاغذات پر اپنی مہر لگا دیجیے۔"

حباش بھی بڑا ہوشیار تھا۔ اس نے دھارگ سے وعدہ ضرور کر رکھا تھا۔ مگر وہ بھلا اسے کہاں آدھی جائیداد دینے والا تھا۔ وہ تو اسے احمق بنا رہا تھا۔

مسکرا کر بولا۔

"دھارگ! تم میرے دوست ہو۔ بھائی ہو۔ یہ ساری جائیداد تمہاری ہی تو ہے۔ تم ہی اس کے مالک ہو پھر تم کیوں بے چین ہوتے ہو۔"

دھارگ نے بھی بڑی مکاری سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حضور! وہ تو میں جانتا ہوں لیکن میرے لیے آدھی جائیداد ہی بہت ہے۔ اس پر مہر لگا دیں بس۔"

حباش بولا۔

"یار ابھی تو مجھے نیند آ رہی ہے۔ کل مہر لگا دوں گا۔"

یہ کہہ کر حباش نے آنکھیں بند کر لیں اور یہ ظاہر کیا کہ وہ سو رہا ہے۔ دھارگ کو غصہ تو بہت آیا مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ خاموشی سے کاغذات لپیٹ کر جیب میں رکھے اور شب بخیر کہہ کر خواب گاہ سے باہر آ گیا۔ ناگ چڑیا کی شکل میں خواب گاہ کے اندر ستون کے پیچھے پردے پر بیٹھا یہ سب باتیں سن رہا تھا۔ دھارگ باہر چلا تو حباش نے پہلو بدلا اور ریشمی چادر اوپر کر لی۔

ناگ نے سانپ کا روپ اختیار کیا اور ستون پر سے نیچے اتر کر رینگتا ہوا حباش کے پلنگ کے سرہانے کی طرف آ گیا۔ حباش آہستہ آہستہ سانس لے رہا تھا۔ ابھی وہ سویا بھی نہیں تھا۔ ناگ پلنگ کے اوپر آ گیا۔ اور پھر پھن اٹھا کر اتنی زور سے پھنکار ماری کہ حباش تڑپ کر اٹھ بیٹھا۔ مگر اتنی دیر میں ناگ اسے گردن پر ڈس چکا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ حباشش نے سانپ کو پہچان لیا تھا۔ یہ وہی سانپ تھا جس نے صبح کو اسے ڈسا تھا۔ وہ تو تھر تھر کانپنے لگا۔ ناگ نے ایک اور پھنکار ماری اور تیزی سے پلنگ سے اُتر کر غائب ہو گیا۔

حباشش کی چیخوں کی آواز سن کر نوکر کنیزیں دھارگ اور اس کی بیٹی لیلیٰ خواب گاہ میں آ گئیں۔ جباش نے لڑکھڑاتی زبان میں کہا۔

"دھارگ! مجھے اسی سانپ نے پھر ڈس دیا ہے۔"

یہ کہہ کر وہ بے ہوش ہو گیا اور اس کے منہ سے سبز جھاگ بہنے لگا۔ دھارگ کو اس نوجوان کا خیال آ گیا جس نے کہا تھا کہ وہ سانپ حباش کو ڈسنے ایک بار پھر آئے گا۔ لیلیٰ تو روتے روتے بے ہوش ہو گئی۔ دھارگ دل میں حباش کو بُرا بھلا کہنے لگا کہ کم بخت اگر مرنا ہی تھا تو جائیداد کے کاغذات پر مہر تو لگا دیتے۔ لیکن ابھی مہر نہیں لگی تھی اور دھارگ کو حباشش کی زندگی کی ضرورت تھی۔ اس نے فوراً حکیموں اور ویدوں کو بلا لیا۔ جو پہلے روز کی طرح حباش کا علاج کرنے لگے۔ لیلیٰ کو ہوش آیا تو اس نے کہا۔

"دیوتاؤں کے لیے اس نوجوان کو بلاؤ جس نے پہلے میرے باپ کا علاج کیا تھا۔"

دھارگ نے فوراً شہر میں لوگ دوڑانے کہ وہ اس نوجوان کو پہچان کر حویلی میں لاؤ۔

"وہ جہاں بھی ہو اسے یہاں لے آؤ۔"

لوگ حویلی سے باہر نکل کر شہر کے بازاروں میں پھیل گئے۔ ناگ تو حویلی کے قریب ہی ایک طرف درخت کے نیچے بیٹھا ان لوگوں کا انتظار کر رہا تھا۔ جب ایک نوکر نے ناگ کو دیکھا تو فوراً پہچان لیا اور بولا۔

"بھائی تم نے ہی صبح میرے مالک کا علاج کیا تھا؟"

ناگ نے کہا۔

"ہاں۔ مگر کیا بات ہے؟ تم اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟"

وہ آدمی بولا۔

"بھائی جلدی چلو۔ میرے مالک کو سانپ نے پھر ڈس دیا ہے۔ اس کی بہت بُری حالت ہو رہی ہے۔"

ناگ تو پہلے ہی سے تیار بیٹھا تھا۔ فوراً اس کے ساتھ حویلی کی طرف چل پڑا۔ ناگ کو دیکھتے ہی حباش کی بیٹی ہاتھ باندھ کر بولی۔

"بھائی میرے باپ کی جان بچاؤ۔ اسے پھر اسی سانپ نے ڈس دیا ہے۔ تمہارا کہنا ٹھیک نکلا۔ وہی سانپ پھر آیا اور میرے باپ کو ڈس کر چلا گیا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دھارگ نے بھی ناگ کی تھوڑی بہت منت سماجت کی تو ناگ بولا۔

"تم تو یہ کہتے تھے کہ میں تمہارے آقا کی دولت بٹورنے کے لیے ایسا ڈھونگ رچا رہا ہوں۔ اب ان حکیموں سے اس کا علاج کراؤ۔"

ناگ جانے لگا تو لیلیٰ نے اس کے پاؤں پکڑ لیے۔ ناگ اب رک گیا۔ وہ حباش کے پلنگ کے سرہانے جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اس میں انگلی ڈبو کر بے ہوش حباش کے ہونٹ کے ساتھ لگائی اور آنکھیں بند کر کے جھوٹ موٹ اشلوک پڑھنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر میں ناگ نے سانپ کا سارا زہر حباش کے جسم سے سارا زہر کھینچ کر پیالے میں پھینک دیا۔

حباش نے آنکھیں کھول دیں۔ ناگ نے کہا۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ یہ سانپ پھر آئے گا۔ اور سانپ آگیا۔ مجھے تمہاری دولت کی پروا نہیں ہے۔ میں تمہیں آنے والی مصیبت سے خبردار کرنا چاہتا تھا۔"

حباش نے ناگ کے سامنے پہلی بار ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے معاف کر دو بھائی۔ مگر میں تیرے آگے ہاتھ جوڑتا

ہوں۔ مجھے اس سانپ سے بچا لو۔ میں اپنی ساری جائیداد تمہیں دینے کو تیار ہوں۔"

عیار دھارگ کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ اگر اس نے ساری جائیداد اس نوجوان کو دے دی تو اس کے حصّے میں کیا آئے گا؟ اس نے کہا۔

"حباش! تم گھبراتے کیوں ہو۔ اب اگر سانپ آیا تو ہم تمہاری حفاظت کے لیے موجود ہوں گے۔ میں خود تلوار کے وار سے اس کے ٹکڑے کر دوں گا۔ تمہاری جائیداد اتنی سستی نہیں ہے کہ تم اسے لوگوں لٹاتے پھرو۔"

حباش نے کہا۔

"دھارگ! یہ سانپ بڑا ہوشیار ہے۔ وہ مجھے اس وقت آکر ڈس جائے گا۔ جب تم میرے پاس نہیں ہوگے۔ تم ہر وقت تو میرے پاس نہیں رہ سکتے۔ یہ میری زندگی کا سوال ہے۔"

دھارگ نے ناگ سے کہا۔

"تم ذرا دوسرے کمرے میں جاؤ۔ میں اپنے دوست سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔"

ناگ دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ دھارگ نے ناگ کے جاتے ہی حباش سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

«تم کیوں اتنی جلدی ہمت ہار گئے۔ میں وعدہ کرتا ہوں
کہ میرا محافظ تلوار لیے تمہارے پاس موجود ہو گا۔ میں
اس سانپ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دوں گا۔ تم
بالکل بے فکر ہو جاؤ۔»

دھارگ نے اپنی باتوں سے جباشش پر کچھ ایسا اثر کیا کہ
وہ مان گیا کہ وہ ناگ کو اپنی جائیداد میں سے ایک پائی بھی نہیں دے
گا اور سانپ اگر اب حویلی میں آیا تو اسے موت کے گھاٹ اتار دیا
جائے گا۔ جب ناگ کو یہ معلوم ہوا تو اس نے ایک بار پھر چھوٹ
دے دی کہ جباشش یہ طریقہ بھی آزما کر دیکھ لے۔ وہ خود ہی تو
سانپ تھا۔ اسے دھارگ کے تلوار والے محافظ کے ہوتے ہوئے
جباشش کے پاس آنے کی کیا ضرورت تھی۔

ناگ واپس چلا گیا۔ اس نے عمّال کو مزید کچھ نہ بتایا۔ بس
یہی کہا کہ معاملہ ٹھیک ہوتا جا رہا ہے۔ وہ فکر نہ کرے۔ دوسرے
روز ناگ دوبارہ جباشش کی حویلی کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس نے
اس بار بھی عقاب کی بجائے سیاہ چڑیا کی شکل اختیار کی اور
پرواز کرتا جباشش کی حویلی میں آ گیا۔ وہاں آ کر دیکھا کہ جباشش اپنی
خواب گاہ کے پلنگ پر سکون سے بیٹھا تھا۔ اس کے چاروں
طرف پہرے دار محافظ ہاتھوں میں تلواریں لیے چاق و چوبند
کھڑے تھے کہ ذرا سانپ اندر آئے تو اس کو کاٹ کر رکھ دیں۔

رے میں خوب روشنی ہو رہی تھی۔
ناگ سیاہ چڑیا کی صورت میں خواب گاہ میں داخل ہوا تو جباشش
نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

«یہ چڑیا کہاں سے آ گئی؟ اسے باہر نکالو۔»

فوراً پہرے دار محافظ تلواریں لہراتے چڑیا کے پیچھے دوڑے۔
مگر وہ چڑیا کو کیسے پکڑ سکتے تھے۔ ناگ بڑی پھرتی سے چڑیا
کے روپ میں کمرے میں چکر لگانے لگا۔ وہ محافظوں کے ہاتھ نہیں
آ رہا تھا۔ پھر ناگ نے چڑیا سے اچانک ایک چھوٹے بھونرے
کی شکل بدلی اور چھت کے کونے میں جا لگا۔ محافظوں اور جباشش
نے چڑیا کو اچانک غائب ہوتے دیکھا تو حیران ہوئے کہ چڑیا کہاں
چلی گئی۔ جباشش نے محافظوں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا کہ ان کی
غفلت کی وجہ سے خواب گاہ میں گھس آئی تھی۔

محافظ دوبارہ تلواریں سونت کر اپنے مالک جباشش کے پلنگ
کے آس پاس کھڑے ہو گئے۔ تاکہ رات کو سانپ آئے تو وہ اس کے
ٹکڑے کر ڈالیں۔ ناگ بھونرے کی شکل میں چھت کے کونے
سے چمٹا ہوا تھا۔ اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ ناگ اپنے
آپ کو چھت کے عین اوپر اس جگہ پہ لے آیا جہاں جباشش بالکل نیچے
پلنگ پر لیٹا ہوا تھا۔ پھر ناگ نے اپنے آپ کو جباشش پر
گرا دیا۔ وہ اتنا چھوٹا تھا کہ جباشش کو پتہ ہی نہ چل سکا کہ ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نتھا بھونرا اس کی چادر میں داخل ہو گیا ہے۔ چادر کے اندر ہی اندر سے ناگ حباش کی گردن تک پہنچ گیا۔

گردن پر آتے ہی ناگ نے سانپ کی شکل بدل لی۔ اور وہ حباش کی گردن سے لپٹ گیا۔ اب اگر محافظ اس پر تلوار چلاتے ہیں تو ساتھ ہی ان کے مالک کی گردن کے کٹ جانے کا بھی خطرہ ہے۔ حباش نے سانپ کو اپنی گردن کے گرد لپٹے اور اس کے پھنکارتے ہوئے پھن کو اپنی آنکھوں کے سا لہراتے دیکھا تو خوف کے مارے اس کے پسینے چھوٹ گئے۔ محافظ تلوار لے کر آگے بڑھے تو حباش نے ہاتھ سے انہیں روک دیا۔

"تلوار نہ چلانا۔ وہیں رک جاؤ۔"

محافظ وہیں رک گئے۔ وہ عجیب کش مکش میں تھے۔ سانپ حباش کی گردن سے اس طرح لپٹا تھا کہ تلوار چلانے کی صورت میں حباش کی گردن بھی کٹ سکتی تھی۔ حباش کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ ماتھے سے پسینہ ٹپکنے لگا تھا۔ حلق دہشت کے مارے خشک ہو رہا تھا۔ ناگ پھنکار رہا تھا۔ محافظ باہر کی طرف بھاگے انہوں نے شور مچایا کہ آقا کی گردن کے گرد سانپ لپٹا ہوا ہے۔

محافظ باہر گئے تو ناگ نے اپنے آپ کو حباش کی گردن سے الگ کیا اور اچھل کر پلنگ کے پاس قالین پر آیا۔ اور اپنی شکل بدل کر انسانی صورت میں آگیا۔ وہ پھر سے ناگ بن گیا۔ حباش نے ناگ

دیکھا تو تھر تھر کانپنے لگا۔ اس نے آج تک کسی سانپ کو انسان بنتے نہیں دیکھا تھا ناگ نے کہا۔

"حباش! میں نے یہ کرامت تجھے اس لیے دکھائی ہے کہ تم سمجھ جاؤ کہ میں تمہیں ایک سیکنڈ میں ہلاک کر سکتا ہوں۔ اس سے پہلے بھی میں نے ہی تجھے دوبارہ ڈسا تھا مگر تمہارے جسم میں صرف اتنا ہی زہر داخل کیا تھا کہ تم مر نہ سکو۔ تمہارے ملازم یہاں آنے والے ہیں۔ میں تم سے پھر بات کروں گا۔ اور تمہیں یہ بتاؤں گا کہ یہ سب کچھ میں نے کس لیے کیا ہے۔ اب میں کوئی دوسری شکل اختیار کرتا ہوں۔ اور یاد رکھو کسی سے میری بابت کچھ نہ کہنا۔"

نوکروں، کنیزوں اور محافظوں کے قدموں کی آواز آئی۔ تو ناگ نے سانس کھینچ کر چھوڑا اور حباش کی نگاہوں کے سامنے وہ غائب ہو گیا۔ جہاں ناگ کھڑا اس سے باتیں کر رہا تھا۔ وہاں سے حباش نے ایک تسواری بھونرے کو اڑ کر چھت کی طرف جاتے دیکھا۔ اتنے میں غلام نوکر، لیلیٰ اور دھارگ بھی وہاں پہنچ گئے۔ وہ پریشان تھے۔ جب دیکھا کہ حباش زندہ ہے اور سانپ بھی وہاں پر نہیں ہے تو ان کی جان میں جان آئی۔ لیلیٰ تو اپنے باپ سے لپٹ گئی۔ دھارگ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"جباشش! میرے دوست! سانپ کدھر چلا گیا؟"
جباشش بولا۔
"کون سا سانپ؟ یہاں تو کوئی سانپ نہیں آیا۔"
پہریدار محافظ کچھ کہنے ہی والے تھے کہ جباشش نے انہیں ڈانٹ دیا اور کہا۔
"تم گدھے ہو۔ خوامخواہ سانپ سانپ کا شور مچا دیا۔ چلو دفع ہو جاؤ۔ یہاں سے۔"
پہریدار خاموشی سے باہر نکل گئے۔ لیلیٰ نے کہا۔
"دادا جان! انہوں نے تو کہا تھا کہ سانپ نے آپ کی گردن کے گرد کنڈلی ڈالی ہوئی ہے۔"
جباشش نے کہا۔
"یہ جھوٹ بولتے تھے۔ اصل میں ان پر سانپ کا خوف سوار تھا اور انہوں نے تصور میں سانپ کو دیکھا تھا۔ یہاں کوئی سانپ نہیں آیا اور اب کبھی آئے گا بھی نہیں۔ تم جاکر آرام کرو۔ مجھے نیند آ رہی ہے۔"
دھارگ بڑا چالاک اور زیرک آدمی تھا۔ جباشش کے چہرے کو دیکھ کر اس نے اندازہ لگا لیا کہ وہ غلط بیانی سے کام لے رہا ہے اور اصل حقیقت کو چھپا رہا ہے۔ اور معاملہ کچھ گڑبڑ ہے۔ جباشش انہیں زبردستی چلے جانے کو کہہ رہا تھا۔ اس سے بھی

شک ہوا کہ کوئی راز ضرور موجود ہے۔ اس نے جباشش سے کہا۔
"اچھا تم آرام کرو۔ ہم جاتے ہیں۔ ویسے میں کمرے کے باہر پہرہ لگوا دیتا ہوں۔"
جباشش نے جلدی سے کہا۔
"اس کی ضرورت نہیں دھارگ! اب سانپ نہیں آئے گا۔ تم جاکر آرام کرو۔ بیٹی لیلیٰ تم بھی آرام کرو۔ فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔"
لیلیٰ اور دھارگ خاموشی سے کمرے سے نکل گئے۔ دھارگ نے جباشش کے کمرے میں ایک خفیہ سرنگ بنا رکھی تھی تاکہ وہ جباشش کی نقل و حرکت کو ضرورت کے وقت دیکھ سکے۔ لیلیٰ کو اس کے کمرے میں چھوڑنے کے بعد دھارگ اس خفیہ سرنگ میں آ گیا۔ سرنگ کا ایک خفیہ گول سوراخ جباشش کی خوابگاہ میں مخمل کے بھاری پردے کے پیچھے کھلتا تھا۔ دھارگ اس پردے کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔ اور ایک چھوٹے سے سوراخ میں جباشش کی طرف دیکھنے لگا۔ جباشش نے جب دیکھا کہ سب چلے گئے ہیں اور وہ کمرے میں اکیلا رہ گیا ہے تو اس نے اٹھ کر کمرے کے اندر سے کنڈی لگائی اور پلنگ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔
"ناگ! مجھ سے ظاہر ہو کر بات کرو کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو اور تم نے مجھے دوبارہ کیوں ڈسا تھا؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ بھونرے کی شکل میں کمرے کی چھت سے لگا تھا۔ اس کو معلوم نہیں تھا کہ مکار دھارگ دیوار کے بھاری پردے کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ وہ اُتر کر قالین پر آ گیا اور آتے ہی انسانی شکل اختیار کر لی۔

دھارگ نے اچانک ناگ کو انسانی شکل میں وہاں ظاہر ہوتے دیکھا تو اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ کیا یہ نوجوان کوئی جادوگر ہے؟ یہ کیسے اچانک یہاں ظاہر ہو گیا؟ کیا یہ غائب بھی ہو جاتا ہے؟ دھارگ کے ذہن میں عجیب عجیب خیالات آنے لگے۔ وہ غور سے ناگ اور جباشن کو تکنے لگا۔ ناگ نے کہا۔

"میں تم سے ایک اہم بات کرنے آیا ہوں۔"

جباشن نے کہا۔

"اے نوجوان! مجھ پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تم یا تو بہت بڑے جادوگر ہو اور یا سانپ ہو جو انسان کی شکل بھی بدل سکتا ہے۔ اس لیے میں تم سے کوئی غلط بات نہیں کہوں گا۔ تم مجھ سے جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔"

ناگ اس کے پاس ہی پلنگ پر بیٹھ گیا اور بولا۔

"میں نہ زبردست جادوگر ہوں یا کوئی سانپ ہوں تمہیں ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہونی چاہیے۔ میں

نے ہی دو بار تمہیں سانپ بن کر ڈسا تھا۔ اور پھر خود ہی انسان کی شکل میں تمہارا علاج کرنے آیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں تم پر اثر ڈال کر تم سے ایک حق دار کا حق وصول کرنا چاہتا تھا۔"

جباشن نے سوال کیا۔

"تم مجھ سے کس کا حق لینا چاہتے ہو؟"

ناگ نے اب ساری بات بیان کر دی اور کہا کہ وہ جس جائیداد پر قبضہ کر کے بیٹھا ہوا ہے وہ اس کے بھتیجے جبال کی ملکیت ہے۔

"میں تمہیں صرف یہ کہنے آیا ہوں کہ تم یہ ساری جائیداد جس کی ملکیت ہے اس کے حوالے کر دو۔"

ناگ نے یہ عقلمندی کی کہ جباشن کو یہ نہ بتایا کہ اس کا بھتیجا جبال جنگل کے ایک غار میں چھپا ہوا ہے۔ جباشن نے کہا۔

"مگر جبال تو مر چکا ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"تم نے اس کو جزیرے کی قبر میں جو زندہ دفن کرنے کی سازش کی تھی اسے میں نے ناکام بنا دیا تھا۔ جو آدمی اسے ہلاک کرنے کے لیے جزیرے میں لے گئے تھے اب ان کی لاشیں وہاں گل سڑ گئی ہوں گی۔ جبال زندہ ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"زندہ ہے؟" جباش نے گھبرا کر کہا۔ "مگر وہ ـــــ وہ کہاں ہے۔ میں اسے ساری جائیداد دینے کو تیار ہوں"

ناگ نے کہا۔

"یہ جائیداد اسی کی ہے۔ تم اسے کوئی خیرات نہیں دے رہے۔ لیکن جب تک تم جائیداد جبّال کے نام کرنے کے سارے کاغذات تیار کر کے اس پر اپنی مہر نہیں لگا دیتے۔ میں تمہیں ہرگز نہیں بتاؤں گا کہ جبّال کہاں ہے"

جباش بولا۔

"میں کل ہی کاغذات تیار کرنا شروع کر دیتا ہوں۔ تم بے شک جبّال کے ٹھکانے کے بارے میں کچھ نہ بتاؤ۔ میں کاغذات پر اپنی مہر لگا کر تمہارے حوالے کر دوں گا۔ تم جبّال کو دے دینا۔ پھر وہ اس حویلی اور ساری زمینوں کا مالک ہو گا۔ میں یہ شہر چھوڑ کر کسی دوسرے ملک چلا جاؤں گا"

ناگ نے کہا۔

"مجھے تم سے یہی امید تھی۔ ایک بات یاد رکھنا کہ جو باتیں تمہارے اور میرے درمیان ہوئی ہیں۔ ان کا کسی سے

خاص طور پر دھارگ سے ذکر نہ کرنا۔ وہ آدمی مجھے خطرناک دکھائی دیتا ہے"

جباش نے دیوتاؤں کی قسم کھا کر کہا کہ وہ اس راز کو راز ہی رکھے گا۔ ناگ بولا۔

"اب میں جاتا ہوں۔ اور کل دوپہر کے بعد تمہارے پاس حویلی میں آؤں گا۔ تم جائیداد کی منتقلی کے کاغذات تیار رکھنا"

یہ کہہ کر ناگ نے سانپ کی شکل اختیار کی۔ زور سے پھنکار ماری اور رینگتا ہوا ــــــ خواب گاہ کے بند دروازے کے نیچے سے باہر نکل گیا۔

جباش سانپ کو دیکھ کر ایک بار پھر خوف سے کانپنے لگا تھا۔ دھارگ پردے کے پیچھے چھپا یہ سارا دہشت انگیز ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔ وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جس نوجوان ناگ کو وہ ایک معمولی آوارہ گرد نوجوان سمجھ رہا تھا۔ وہ اس قدر زبردست جادوگر نکلے گا۔ اور اب تو ساری جائیداد اس کے ہاتھ سے جا رہی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اپنی جان بچانے کے لیے جباش ساری جائیداد اپنے بھتیجے کے حوالے کر دے گا۔ اور دھارگ کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آئے گا۔ یہ بات دھارگ کبھی قبول نہیں کر سکتا تھا۔ اس کا ذہن تیزی سے کام کرنے لگا۔ اس نے سوچا کہ کسی طرح جباش پر ہاتھ ڈال کر اس کے ذہن سے ناگ کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خوف دُور کرنا چاہیئے۔ اور اِسے جائیداد اپنے بھتیجے کے حوالے کرنے سے روکنا ہوگا۔ جب اِسے یقین ہوگیا کہ ناگ کمرے سے جا چکا ہے تو وہ پردہ ہٹا کر ایک دم سے حباشی کے سامنے آگیا۔ حباشی نے دھارگ کو دیکھا تو چونک کر بولا۔

"کیا تم بھی جادو کی مدد سے یہاں آگئے ہو دھارگ؟"

دھارگ بڑے سکون کے ساتھ حباشی کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا اور بولا۔

"میرے عزیز دوست! ہماری دوستی بڑی پرانی ہے۔ اور میں ہر مصیبت میں ہمیشہ تمہارے کام آیا ہوں۔ میں اب بھی مصیبت میں تمہارے کام آنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم ایک بہت بڑی مشکل میں پھنس گئے ہو۔"

حباشی اِس سے ساری بات چھپانا چاہتا تھا۔ اس نے کہا۔

"میں کسی مشکل میں نہیں ہوں۔ مجھے یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیسے اچانک آگئے ہو؟"

دھارگ بولا۔

"حباشی! تم نے جب مجھے اور لیلیٰ کو چلے جانے کو کہا۔ تھا تو میں آنکھ بچا کر اس دیوار والے پردے کے پیچھے چھپ گیا تھا۔ کیونکہ میں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ دال میں کچھ کالا کالا ضرور ہے۔ اور تم مصیبت میں ہو۔ میں تمہاری

مدد کرنا چاہتا تھا۔"

حباشی اِدھر اُدھر دیکھ کر بولا۔

"مگر میں مصیبت میں نہیں ہوں۔ تم کو غلط فہمی ہو رہی ہے دھارگ۔"

دھارگ مسکرایا اور بولا۔

"ابھی ابھی تمہاری اور ناگ کی جو باتیں ہوئیں ہیں وہ میں نے ساری کی ساری سُن لی ہیں۔ میں یہ بھی جان گیا ہوں کہ ناگ یا تو کوئی زبردست جادوگر ہے یا کوئی سانپ ہے جو انسانی شکل بدل سکتا ہے۔ اور وہ تمہیں مجبور کر رہا ہے کہ تم ساری جائیداد اپنے بھتیجے کے حوالے کر دو۔"

حباشی نے سر جھکا دیا۔ پھر بولا۔

"دھارگ تم میرے پرانے دوست ہو۔ اب جبکہ تم کو ساری حقیقت کا علم ہو گیا ہے تو تم ہی بتاؤ میں کیا کروں؟ اگر ناگ کی بات نہیں مانتا تو وہ اس قصبے کو تباہ و برباد کر کے رکھ دے گا۔ وہ مجھے اور میری بیٹی کو بھی زندہ نہیں چھوڑے گا۔ وہ سانپ بن کر ہم سب کو باری باری ڈس کر موت کی نیند سُلا دے گا۔"

مکار دھارگ کو یہ کیسے گوارا ہو سکتا تھا کہ اس کے ہاتھ سے جائیداد نکل جائے۔ اسے اپنے دوست حباشی کی جان کی پروا نہیں تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ تو صرف اس کی آدھی جائیداد پر بلکہ پوری جائیداد پر قبضہ کرنا
چاہتا تھا۔ دھارگ نے سوچا کہ ناگ سے تو وہ بعد میں نمٹ لے گا
پہلے جباش کے دل سے ناگ کا خوف دور کر کے اِسے جائیداد
اپنے بھتیجے کے نام کر دینے سے روکنا چاہیئے۔ اس نے ہنستے ہوئے
کہا۔

"میرے دوست جباش! تم میری قابلیت کو نہیں جانتے۔
میرے ہاتھ بڑے لمبے ہیں۔ ناگ اس وقت تمہارے
راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ جو تمہیں تمہاری
ساری جائیداد سے محروم کر کے بے یار و مددگار
اور غریب کنگال بنا دینا چاہتا ہے۔ مگر میں ایسا نہیں
ہونے دوں گا" میں اپنے دوست کو کنگال بنتے دیکھ
نہیں سکتا"

جباش نے امید بھری نگاہوں سے دھارگ کی طرف دیکھا اور
کہا۔

"تو پھر تم ہی کچھ بتاؤ۔ کہ میں کیا کروں۔ ناگ تو بڑا
زبردست جادوگر ہے۔ اس سے پیچھا چھڑانا مشکل لگتا ہے"
دھارگ نے ایک چال چلتے ہوئے کہا۔

"میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جو ناگ سے بھی بڑا
جادوگر ہے۔ وہ جنگل میں ایک جگہ دریا کنارے رہتا
ہے۔ وہ میرا دوست ہے۔ میں صبح اس کے پاس جا کر

اس سے مدد طلب کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ناگ
ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہمارے راستے سے ہٹا دے گا"

جباش کو کچھ امید کی کرن نظر آئی تو بولا۔

"دیوتا تم پر مہربان ہو۔ کچھ کرو۔ اس ناگ کو ہمیشہ ہمیشہ
کے لیے ختم کر دو۔ میں اتنی بڑی جائیداد سے محروم ہو
گیا تو تباہ ہو جاؤں گا"

دھارگ نے کہا۔

"بس تم کسی طرح دو ایک روز تک جائیداد کے
کاغذات پر مہر مت لگاؤ۔ اس عرصے میں میں ناگ کو
ٹھکانے لگا دوں گا"

جباش نے کہا۔

"مگر ناگ نے کل دوپہر کو آنے کا کہا ہے۔ میں اسے
کیا جواب دوں گا"

دھارگ کچھ سوچ کر بولا۔

"تم ایسا کرنا کہ کہہ دینا تمہاری مہر ملک یونان میں تمہارے
ایک خاص آدمی کے پاس ہے جہاں سے منگوانے کے لیے
تم نے آدمی روانہ کر دیا ہے" جو چند دنوں میں مہر لے کر آ جائے
گا"

جباش نے کہا۔

"لیکن ناگ کہے گا کہ میں جا کر اس آدمی سے مہر لے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آتا ہوں۔ اور تم تو جانتے ہو کہ وہ غائب ہو کر وہاں
جا سکتا ہے۔"

دھارگ کہنے لگا۔

"تم کہنا کہ مجھے خود معلوم نہیں کہ وہ آدمی اس وقت کہاں
ہے۔ جس خاص نوکر کو میں نے ملک یونان کی طرف روانہ
کیا ہے۔ وہ اِسے ڈھونڈھ لے گا۔"

جباشس بولا۔

"میں ایسا ہی کروں گا۔ مگر تمہیں اس دوران میں ناگ کو
ختم کر دینا ہو گا۔ میں یہ بہانہ زیادہ دیر تک نہیں چلا
سکوں گا۔"

دھارگ نے کہا۔

"تم اس کی فکر نہ کرو۔ بس تم دو ایک دن تک ناگ کو
کاغذات کے سلسلے میں روکے رکھو۔ باقی میں سنبھال لوں
گا۔ اچھا اب میں جاتا ہوں۔"

دھارگ خواب گاہ میں سے چلا گیا۔ جباشس کو دیر تک بے چینی
کی وجہ سے نیند نہ آئی۔ پھر وہ کافی رات گئے سو گیا۔

اسی روز ناگ نے جنگل میں غار میں جا کر عبّال کو بتا دیا تھا کہ بہت
جلد اس کی جائیداد اس کے پاس واپس آنے والی ہے۔ اس زیادہ
ناگ نے عبّال کو کچھ بتانے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ اگلے روز دوپہر
کے وقت وہ جباشس کے پاس آیا تو جباشس نے اسے وہی کہانی سنا

جو دھارگ نے اسے بتائی تھی۔ کہ اس کی خاص خاندانی مہر ملک
یونان میں ایک خاص آدمی کے پاس ہے۔ جس کو لانے کے لیے
اس نے منہ اندھیرے ہی ایک آدمی کو روانہ کر دیا ہے جو دو تین
دن میں مہر لے کر واپس آ جائے گا۔ ناگ نے کہا۔

"تم اس آدمی کا پتا بتاؤ۔ میں خود اس کے پاس جا کر مہر
لے آتا ہوں۔"

جباشس نے دھارگ کی بتائی ہوئی بات دہرا دی اور کہا۔

"وہ آدمی کس جگہ پر ملے گا یہ میں بھی نہیں جانتا۔ وہ
یونان کی پہاڑیوں میں چلتا پھرتا رہتا ہے۔ میرا آدمی
اِسے ڈھونڈھ نکالے گا۔ تم فکر نہ کرو۔ میں تم سے کوئی
دھوکہ کر ہی نہیں سکتا ناگ۔ صرف تین روز انتظار کر لو۔
مجھے تین دن کی مہلت دے دو۔ پھر یہ ساری جائیداد
تم میرے بھتیجے کے حوالے کر سکتے ہو۔"

ناگ کو اس لیے شبہ نہ ہوا کہ وہ جانتا تھا کہ جباشس اس کے
خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ یہی اس کی حماقت تھی۔ کیونکہ دانا لوگ کہہ گئے
ہیں کہ دشمن کو کبھی کمزور نہیں سمجھنا چاہیے۔

ناگ نے کہا۔

"بہتر ہے۔ میں تمہیں تین روز کی مہلت دیتا ہوں۔ تیسرے دن
شام کو تمہارے پاس آؤں گا۔ اگر تمہارا آدمی تمہاری خاندانی
مہر لے کر نہ پہنچا تو پھر میں تمہیں ڈس دوں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ کہہ کر ناگ تیزی سے باہر نکل گیا۔ جاش کو تو فکر پڑ گئی کہ اب اگر ناگ نے اسے ڈسا تو شاید وہ زندہ نہ بچ سکے گا۔ اس نے اسی وقت دھارگ کو بلوایا اور ساری بات بتائی۔ دھارگ نے کہا۔

"پریشان نہ ہو۔ میں آج ہی ناگ کا بندوبست کرتا ہوں۔"

دھارگ کا ایک بوڑھا افریقی سپیرا واقف تھا۔ جو ایک پہاڑی کے دامن میں جھونپڑی بنا کر رہتا تھا۔ اس کے پاس قسم قسم کے سانپ تھے۔ جن کا زہر نکال کر وہ دوائیں تیار کیا کرتا تھا۔ دھارگ سیدھا اس افریقی سپیرے کے پاس گیا۔ اور اسے صاف صاف بتا دیا کہ یہاں ایک ایسا نوجوان آیا ہوا ہے جو اصل میں سانپ ہے اور انسان کی شکل میں چلتا پھرتا ہے۔ بوڑھے افریقی سپیرے نے یہ سنا تو اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک پیدا ہوئی۔ اس نے دھارگ سے پوچھا۔

"وہ کہاں ہے"۔

آگے کیا ہوا جاننے کے لئے قسط نمبر ۱۴۷
کیٹی سانپ کے سامنے پڑھیئے۔

پیارے انکل اے حمید!

السلام علیکم! آپ کا کیا حال ہے ہم تو سمجھے تھے کہ عنبر ناگ ماریا وغیرہ سے ہم جلد ہی جدا ہو جائیں گے مگر انکل! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے اس سلسلے کو جاری رکھا اور جاری رکھیئے گا۔ انکل آپ کا کمال ہی یہی ہے کہ اگرچہ آپ اس سلسلے کی تقریباً ڈھائی سو قسطیں مکمل کرنے والے ہیں مگر آپ نے اس داستان میں کہیں بھی یکسانیت پیدا نہیں ہونے دی بلکہ جیسے جیسے عنبر ناگ ماریا کی کہانی کا یہ سلسلہ لمبا ہوتا چلا جا رہا ہے مزید دلچسپ اور سبق آموز ہوتا جا رہا ہے۔ انکل بس اس سلسلے میں دو خامیاں مجھے نظر آئیں۔ ایک تو یہ کہ آپ نے کیٹی کو بہت کم طاقتیں دی ہیں اس کے کے پاس بس ایک چٹکی کا جادو ہی ہے جو کہ اکثر بے اثر رہتا ہے اور کبھی کبھی الٹا اثر کر دیتا ہے۔ پلیز آپ کیٹی کو ذرا زیادہ طاقتیں دیجئے نا۔ کیونکہ سوائے کیٹی کے باقی سب کے پاس اپنی اپنی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مستقل طاقتیں ہیں۔ دوسری خامی یہ ہے کہ آپ یا تو بہت ہی لمبے عرصے کے لئے یعنی دس پندرہ قسطوں کے لئے سارے کرداروں کو زمین پر لے آتے ہیں یا پھر بہت ہی لمبے عرصے کے لئے خلاء میں۔ اگر آپ دو تین قسطوں کے لئے انہیں زمین پر رہنے دیا کریں اور دو تین قسطوں کے لئے خلاء میں تو اس داستان کو چار چاند لگ جائیں گے کیونکہ کافی قسطوں سے میں دیکھ رہا ہوں کہ ناول کے باہر تو عنبر ناگ ماریا کیٹی اور تھیوسانگ خلاء میں کا نشان بنا ہوتا ہے اور اندر ان کا سفر زمین پر ہی جاری رہتا ہے نیز ان کو کبھی اکٹھا بھی کر دیا کریں کیونکہ جب سے خلائی سفر شروع ہوا ہے۔ پانچوں کردار ایک دن کے لئے بھی اکٹھے نہیں ہوئے۔ امید ہے کہ آپ میری ان تجاویز پر غور کریں گے۔

یہ تو چند چھوٹی چھوٹی خامیاں تھیں آپ کے ناول تو مجھے اتنے پسند آئے ہیں کہ اب تو میں نے کوئی اور ناول خریدنا ہی بند کر دیا ہے۔ یقین کیجئے اس جملے میں کوئی مغالطہ نہیں۔ میں نے آپ کے ناولوں کا پہلا سلسلہ

"موت کا تعاقب" تب پڑھنا شروع کیا تھا جب میں دوسری جماعت کا طالب علم تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسی سال میں نویں جماعت میں گیا ہوں۔ مجھے یاد ہے پہلی اور دوسری اور تیسری قسطیں جو میں نے پڑھیں، وہ بالترتیب، مصر کی ملکہ فرعون کی تباہی، اور پھانسی کے تختے پر تھیں ان میں عنبر اکیلا تھا۔ پھر مکڑے کا جال، اور میں سانپ ہوں۔ میں ناگ اس سے آن ملا۔ پھر ان کی ملاقات ماریا سے ہوئی۔ خالی تابوت، یاقوتی سانپ اور ماریا اور ممی کی لاش، میں کیٹی ان کے سفر میں شامل ہوئی۔ "عنبر ہوشیار" میں تھیوسانگ ان سے مل گیا۔ یہ تمام کے تمام ناول اب بھی میرے پاس ایک انمول ذخیرے کی صورت میں پڑے ہوئے ہیں۔ انکل! ایک اور بات جو میں کافی دیر سے محسوس کر رہا ہوں، وہ یہ ہے کہ آپ نے کافی عرصہ پہلے ناولوں میں لکھا تھا کہ آپ عنبر، ناگ، ماریا سے ہمارے سوالوں کے جواب دلوائیں گے۔ اس سلسلے میں، میں نے کافی سوالات بھی آپ کو لکھ کر بھیجے مگر وہ سلسلہ شروع ہی نہ ہوا۔ پلیز اسے جلدی شروع کیجئے نا! میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آپ کو کافی خط لکھ چکا ہوں۔ مگر آپ نے کسی کا بھی جواب نہ دیا۔ چلئے کوئی بات نہیں۔ مگر اس خط کا جواب ضرور دیجئے گا۔ میں یہ گھسا پٹا سوال نہیں پوچھوں گا کہ انکل! کیا عنبر، ناگ ماریا واقعی جیتے جاگتے کردار ہیں۔ کیونکہ آپ نے اپنے ایک ناول کے شروع میں ہی ہمیں کہہ دیا تھا کہ آپ اسے ایک دلچسپ داستان سمجھ کر ہی پڑھتے رہیں۔ اچھا اب اجازت دیجئے کیونکہ خط کافی لمبا ہوگیا ہے۔ آپ کے ناولوں کا ایک پرستار

سلائیم البصار علی معرفت البصار عبدالعلی سی/۲۳۔جی او۔آر تھری لاہور

○

ڈیئر انکل اے حمید صاحب۔ السلام علیکم

انکل میں آپ کو پہلی بار خط لکھ رہی ہوں۔ اس لئے جو زحمت میری وجہ سے آپ کو ہوگی۔ اس کے لئے پیشگی معذرت قبول فرمائیں انکل آپ کو زحمت دینے کا مقصد صرف یہ ہے کہ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ جو کہانی بعنوان عنبر ناگ ماریا کے لکھتے رہتے ہیں کیا سچی کہانی ہے اگر یہ سچی کہانی ہے تو آپ اسے کس طرح سے تحریر کا روپ دیتے ہیں مجھے کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ

سب کچھ سچ ہے مگر ایسا لگتا ہے کہ یہ آپ ادے ایک منگھڑت کہانی لکھتے ہیں مگر اگر یہ ہانی اپنی بنائی ہوئی بھی ہے تو بہت دلچسپ اور ہت خوب ہے لیکن انکل ایک اسی سلسلے کی عنبر اگ ماریا کی کہانی کے آخر میں آپ نے بالکل سنجیدہ طریقے سے لکھا تھا کہ یہ واقعات اور عنبر ناگ ماریا بالکل سچ ہے اس میں کردار مقامات وغیرہ بالکل فرضی نہیں انکل اگر یہ سب کچھ سچ ہے تو بتائیے کیا لاہور کے امجد والا قصہ سچ ہے مہربانی فرما کر بتائیے کہ آپ کو یہ سب معلومات کہاں سے حاصل ہوتی ہیں اگر عنبر ناگ ماریا کا کوئی وجود ہے تو براہ مہربانی مجھے ضرور بتائیے کیونکہ یہ کہانیاں پڑھ پڑھ کر مجھے اس قدر شوق ہو گیا ہے ان تینوں سے ملنے کا کہ کیا بتاؤں۔

پلیز انکل اگر یہ سب کچھ جھوٹ ہے سچ نہیں بھی تو یہ بتا کر کہ سچ نہیں میرا دل مت توڑیئے گا آپ شاید ہو سکتا ہے مجھے پاگل سمجھیں مگر میں اور مجھ جیسے دوسرے لوگوں کو اس راہ پر چلانے والے آپ ہی ہیں میں یہ کہانیاں جب بھی پڑھتی ہوں تو دل میں سوچتی ہوں کہ اگر یہ سب کچھ سچ ہے تو یقیناً ماریا مجھے بھی کہیں زندگی کے کسی موڑ پر ضرور ملے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گی اور میں اسے اپنی دوست تو کیا بہن بنا لوں گی اور ہماری یہ بات بھی انکل کو پتہ چلے گی تو وہ اسے بھی تحریر کی شکل دے دیں گے۔ براہ کرم انکل اور کچھ نہیں تو کم از کم میرے خط کا جواب آپ ضرور دیجئے گا۔ عین نوازش ہوگی۔ اگر یہ سب کچھ جھوٹ بھی ہے تو ہماری ملاقات اس کہانی میں ہی کرا دیجئے آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔ ہماری کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے اس سے مراد ہے قیمتی میں اور عنبر ناگ ماریا پلیز محترم انکل میرے خط کو ردی کی ٹوکری کی نظر مت کیجئے گا اور جواب ضرور دیجئے گا اور تھوڑی سی جگہ میرے اس چھوٹے سے کم حیثیت خط کو بھی دے دیجئے۔

فقط آپ کی بیٹی۔ فرخ ناز۔ مہاجر کیمپ۔ کراچی

محترم اے حمید صاحب! اسلام علیکم

میں آپ کا بہت پرانا قاری ہوں اور آپ کی تمام کتابیں بہت شوق سے پڑھتا ہوں خاص طور پر عنبر ناگ اور ماریا کی کوئی کتاب نہیں چھوڑتا ہوں اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں آپ جیسے عظیم مصنف کا قاری ہوں میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ اپنے ناولوں میں بہت اچھی کہانیاں لکھتے ہیں اور کہانیوں کے دوران ہی بہت اچھی اور معیاری نصیحتیں بھی کرتے ہیں اور معلومات بھی فراہم کرتے ہیں۔ لیکن آپ کے عنبر ناگ، ماریا کے ایک ناول "باپ کی خوشبو" میں صفحہ ۱۱۹ کے ایک پیراگراف میں لکھا ہے آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں، ناگ نے کہا۔ ہندوستان میں ہندو قبیلے آباد ہیں ان کے یہاں ایسا ہوتا ہے ان ہندوؤں کا اعتقاد ہے اور جس چیز پر آدمی کا اعتقاد پختہ ہو جائے پھر وہ بات ہو کر رہتی ہے۔

اس ناول میں برسوں پہلے بظاہر مرا ہوا باپ ناگ ماریا اور ہفیوسانگ سے کہتا ہے کہ میری بیٹی مجھ سے جدا کر دی گئی تھی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا لہذا جب سے مرا ہوں اس وقت سے میں بے چین ہوں اور جب تک میری بیٹی مجھ کو نہیں مل جاتی میں اسی طرح بے چین رہوں گا اور مروں گا نہیں اور میری بیٹی ہر جنم میں زندہ ہوتی ہے کوئی اگر اسے جاکر میری لوری کی دھن سنائے گا تو اس کو سب کچھ یاد آجائے گا اور وہ مجھ سے ملنے آجائے گی اور مجھے سکون آجائے گا اور یہ سب باتیں سن کر ناگ نے وہ بات کہی جو میں پہلے پیراگراف میں لکھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آپکا ناول جواس کے بعد کا ہے ماریا کھوپڑی ہیں.
وہ نہیں مل رہا خیر جلد ہی مجھے مل جائے ویسے اس
کے بعد کی تین ناول آسیبی بیج، باپ کی خوشبو اور
تابوت والی لڑکیاں خرید رکھی ہیں۔ ہاں پیارے انکل
ایک بات جو میں بھول ہی گیا ہوں وہ یہ کہ میں
نے آپ کو ٹی وی ایوارڈ کا ونر قرار پانے کی مبارکباد
ہی نہیں دی۔ پیارے انکل معافی چاہتا ہوں آپ
میری طرف سے اور ان دوستوں کی طرف سے بھی
جو میرے جیسے آپ کے پیارے پیارے ناول خرید کر
پڑھ رہے ہیں بہت بہت مبارک ہو۔ خاص کر میرے
سے تو آپ کو بہت ہی مبارک ہو۔ میں آپ کے
تمام ناول راولپنڈی سے خرید کر پڑھتا ہوں پتہ ہے
یہاں ایبٹ آباد میں تو ملتی ہی نہیں مگر یہاں ایک سٹیشنری
والے کے پاس کچھ کہانیاں ہیں،
مگر وہ کرائے کے سوا نہیں دیا کرتا اور آپ
سے تو میں نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں عنبر ناگ، ماریا
کی کہانیاں خرید کر پڑھوں گا. انکل آپ مجھے عنبر ناگ
ماریا کیٹی اور تھیوسانگ کی تصویریں بھیجیں میں آپ کی
طرف سے ایک پیاری نشانی کے طور پر رکھوں گا اور
آٹوگراف اور اپنی ایک خوبصورت سی تصویر بھی

ہیں جس کو میں ایک یادگار کے طور پر رکھوں گا۔ انکل
پ کے ناول کے پیچھے بھی تصویر لگی ہے مگر میں
پ کا آٹوگراف اور علیحدہ تصویر چاہتا ہوں۔ آپ
ے میں نے جو چیزیں مانگی ہیں آپ یقیناً بھیج دیں گے
پ کا بہت بہت شکریہ۔ اگر خط میں کوئی غلطی ہوگئی
ر تو معذرت خواہ ہوں۔ فقط آپ کا مخلص دوست محسن علی
دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ زراعت ہزارہ ڈویژن ایبٹ آباد

پیارے انکل اے حمید السلام علیکم!
امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ عنبر ناگ ماریا
اور کیٹی خلا میں کی دونوں قسطیں "بچھو لڑکی اور ویران
پڑھی نہایت ہی بہترین کہانیاں تھیں۔ پڑھ کر جی چاہا کہ آپ
کو اتنی اچھی کہانیاں لکھنے پر مبارکباد دے دوں۔
انکل آپ کی کہانی "خلائی گھڑی کا قیدی" ابھی
تک شائع نہیں ہوئی ہے۔ آپ جلدی شائع کریں
ہمیں اس کا انتظار ہے۔ فقط آپ کے ناولوں کی منتظر
عائشہ اظہر لالکڑتی راولپنڈی.

پیارے انکل اے حمید صاحب السلام وعلیکم!
آپ نے اب تک جو ناول لکھے ہیں بہت اچھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لکھیں ہیں۔ میں اور میرے دوست سب آپ کے ناول بڑے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں۔

انکل میرے میٹرک کے امتحان ختم ہو گئے ہیں اور میں نے ناول قسط نمبر ۱۳۸ سے دوبارہ پڑھنے شروع کر دیئے ہیں۔

آپ نے اپنے ناول "تابوت والی لڑکیاں" میں ناگ کو "حضرت صالح علیہ السلام" سے ملایا ہے۔ سچ انکل حضرت صالح علیہ السلام کی اچھی اچھی باتیں سن کر بڑی خوشی ہوئی

پتہ نہیں آپ کے ناول میں کیا جادو ہوتا ہے کہ آدمی آپ کے ناولوں میں کھو جاتا ہے اور جب تک ناول مکمل نہ پڑھ لے اس کو چین نہیں آتا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے قلم کو اور زور دیں آپ ہمارے لئے اچھے اچھے ناول لکھیں۔

زبیر منیر اینڈ عاصم جاوید کمبوہ وڈ ایج ہاؤس [illegible] مارکیٹ گلشن راوی لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

۱۰۱ خلائی جہاز کی ممی 4/50
۱۰۲ عینی خلائی شیطان 4/50
ماریا دوزخ میں 4/50
۱۰۳ خلائی کمرہ 4/50
۱۰۴ مُردوں کا ستارہ 4/50
۱۰۵ خونخوار انسانی کھوپڑی 4/50
۱۰۶ خوفناک طلسمی روشنی 4/50
۱۰۷ خطرناک قلعہ 4/50
۱۰۸ ہیبت ناک شیشہ 4/50
۱۰۹ عینی کا گدھ 4/50
۱۱۰ آدھی عورت آدھا سانپ 4/50
۱۱۱ آدمی اور خلائی مخلوق 4/50
۱۱۲ خنجر اور زندہ لاش 4/50
۱۱۳ ماریا طوفانی رات میں 4/50
۱۱۴ خوفناک تجربہ 4/50
۱۱۵ سانپ کا قیدی 4/50
۱۱۶ موت کی چھلانگ 4/50
۱۱۷ مُردے کی موت 4/50
۱۱۸ قبر کا ہاتھ 4/50
۱۱۹ جزیرے کا بھوت 4/50
۱۲۰ خوفناک مقابلہ 4/50
۱۲۱ ماریا کا بچہ 4/50
۱۲۲ سیارے کا بھوت 3/50
۱۲۳ انسانی تیندوا 4/50
۱۲۴ عینی اور رقاص لٹیرے 4/50
۱۲۵ خونی راز 4/50
۱۲۶ سرکٹا ناگ 4/50
۱۲۷ خونی قبر 4/50
۱۲۸ عنبر کا قیدی 4/50
۱۲۹ چاہ بابل کے مورتیاں 4/50
۱۳۰ مصری بچی 4/50
۱۳۱ قبرستان کی ڈراؤنی رات 4/50
۱۳۲ ڈریکولا کا آخری قتل 4/50
۱۳۳ ماریا کھوپڑی میں 4/50
۱۳۴ آسیبی بچے 4/50
۱۳۵ باپ کی خونی قبر 4/50
۱۳۶ تابوت والی لڑکیاں 4/50
۱۳۷ آدم خور شکاری 4/50
۱۳۸ بھٹکی روحوں کا سفر 4/50
۱۳۹ بھیڑیا لڑکی 4/50
۱۴۰ ویران مینار 4/50
۱۴۱ ناگ کا قیمتی تیر 4/50
۱۴۲ مُردے کی راکھ 4/50
۱۴۳ آدھا زندہ آدھا مُردہ 4/50

ناگ ماریا عنبر
عینی اور خلائی مخلوق

اے حمید

مکتبہ اقرا
شاہ عالم مارکیٹ، لاہور – ۸